

# روشنی



علامہ سید محمود احمد رضوی



اللہ

خبردار

بردار

بزرگ

بخشنے والا

شکرپند

بلند

بڑا

نگہبان

قوت دینے والا

کافی

بزرگ

سخی

نگہبان

قبول کرنے والا

فراخی والا

حکمت والا

دوست بڑا

بزرگ

رزق دینے والا

کھولنے والا

جاننے والا

بند کرنے والا

کھولنے والا

پست کرنے والا

بلند کرنے والا

عزت دینے والا

خوار کرنے والا

کھینچنے والا

دیکھنے والا

حاکم

عدل کرنے والا

باریک ہیں

وہ اللہ

کہ نہیں کہنی عبود

مگر وہ

بڑا مہربان

نہایت رحم والا

بادشاہ

پاک

سلامت رکھنے والا

امن دینے والا

نگہبان

فالب

زبردست

بڑائی والا

پیدا کرنے والا

عالم کا بنانی والا

صورت بنانی والا

بخشنے والا

زبردست

بہت دینے والا

السَّحِيحُ

الْحَاكِمُ

الْمُتَمَيِّزُ

الْمُتَمَيِّزُ

بَدَلُ لَيْسَ وَاللَّامِ

اِطْعَانِ وَاللَّامِ

الْمَعْدِي

بِئْسَ نِيَّازُ

الْمَعْدِي

مَعَاذُ كَرِيمٍ وَاللَّامِ

الْمُعْتَمِدُ

الْقَادِرُ

قَدْرَتِ وَاللَّامِ

الْمُعْتَمِدُ

بِهَيْبَتِ مَهْرَبَانَ

السَّجِيءُ

الْمُتَمَيِّزُ

صَاحِبِ قَدْرَتِ كَا

وَاللَّامِ

مَالِكِ مُلْكِ كَا

الْمُعْتَمِدُ

الْمُعْتَمِدُ

پہلا

وَاللَّامِ

صَاحِبِ زُرْقٍ مَخْشَشِ كَا

الْمُعْتَمِدُ

الْمُعْتَمِدُ

پچھلا

الْمُعْتَمِدُ

عَدْلِ كَرِيمٍ وَاللَّامِ

الْمُعْتَمِدُ

الْمُعْتَمِدُ

اَوَّلُ

الْمُعْتَمِدُ

جَمْعِ كَرْنِ وَاللَّامِ

الْمُعْتَمِدُ

الْمُعْتَمِدُ

دوست

الْمُعْتَمِدُ

بِئْسَ پَرَوَاهُ

الْمُعْتَمِدُ

الْمُعْتَمِدُ

قَابِلِ تَعْرِيفِ

الْمُعْتَمِدُ

دَوْلَتْمَنْدِ كَرْنِ وَاللَّامِ

الْمُعْتَمِدُ

الْمُعْتَمِدُ

گھیرنے والا

الْمُعْتَمِدُ

مَنْعِ كَرْنِ وَاللَّامِ

الْمُعْتَمِدُ

الْمُعْتَمِدُ

پہلے پیدا کرنے والا

الْمُعْتَمِدُ

ضَرَرِ دِينِ وَاللَّامِ

الْمُعْتَمِدُ

الْمُعْتَمِدُ

دوبارہ پیدا کرنے والا

الْمُعْتَمِدُ

نَفْعِ دِينِ وَاللَّامِ

الْمُعْتَمِدُ

الْمُعْتَمِدُ

زندہ کرنے والا

الْمُعْتَمِدُ

رُوشَنِ وَاللَّامِ

الْمُعْتَمِدُ

الْمُعْتَمِدُ

مارنے والا

الْمُعْتَمِدُ

رَاہِ دِکْھَانِ وَاللَّامِ

الْمُعْتَمِدُ

الْمُعْتَمِدُ

زندہ

الْمُعْتَمِدُ

نِيَا پِيدَا كَرْنِ وَاللَّامِ

الْمُعْتَمِدُ

الْمُعْتَمِدُ

ہمیشہ رہنے والا

الْمُعْتَمِدُ

ہِمِيشَہ رَہْنِ وَاللَّامِ

الْمُعْتَمِدُ

الْمُعْتَمِدُ

ہانے والا

الْمُعْتَمِدُ

مَالِكِ

الْمُعْتَمِدُ

الْمُعْتَمِدُ

بزرگی والا

الْمُعْتَمِدُ

رَاہِنَسَا

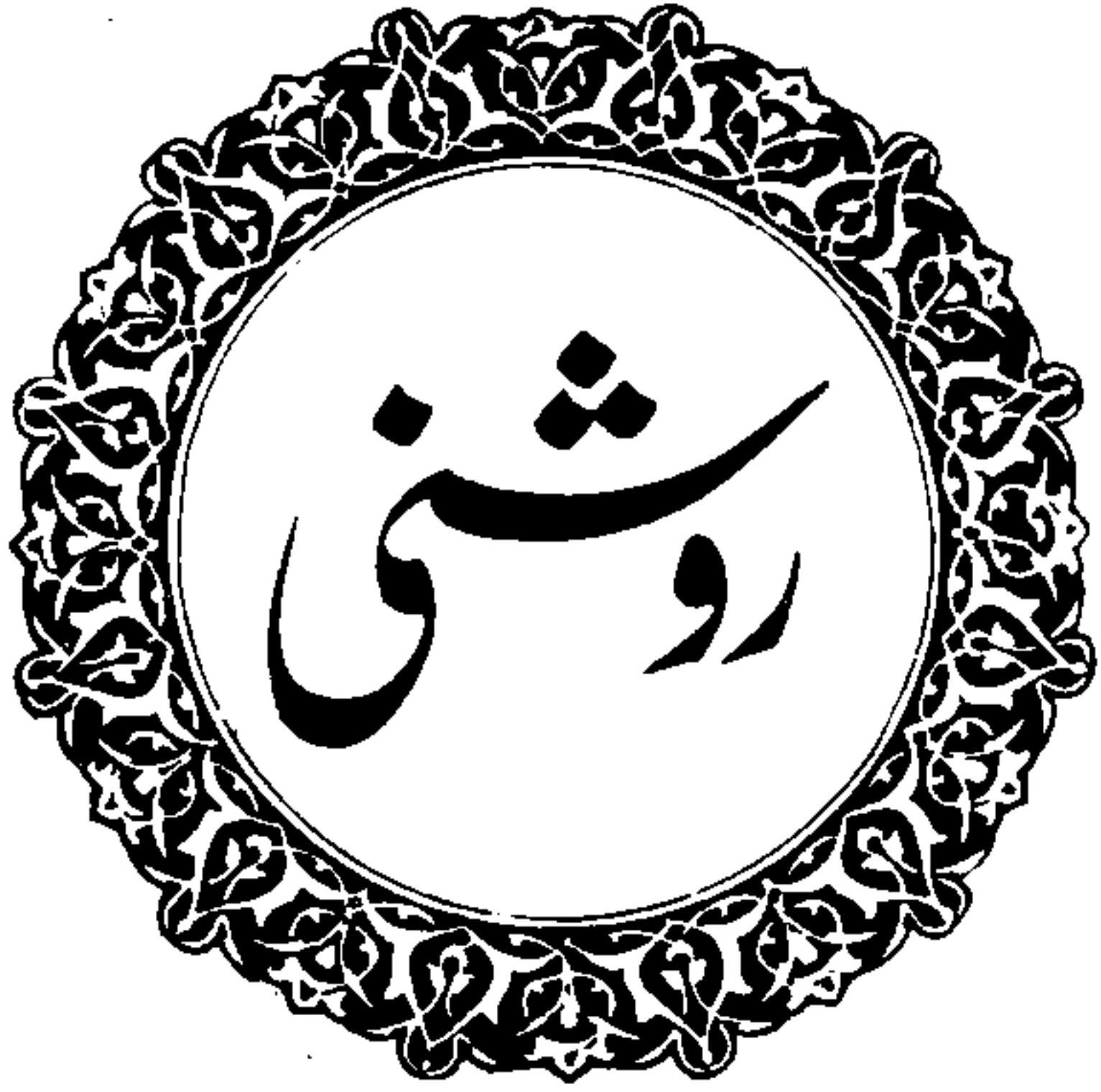
الْمُعْتَمِدُ

الْمُعْتَمِدُ

ایک

الْمُعْتَمِدُ

بُرَا تَعْمَلِ وَاللَّامِ

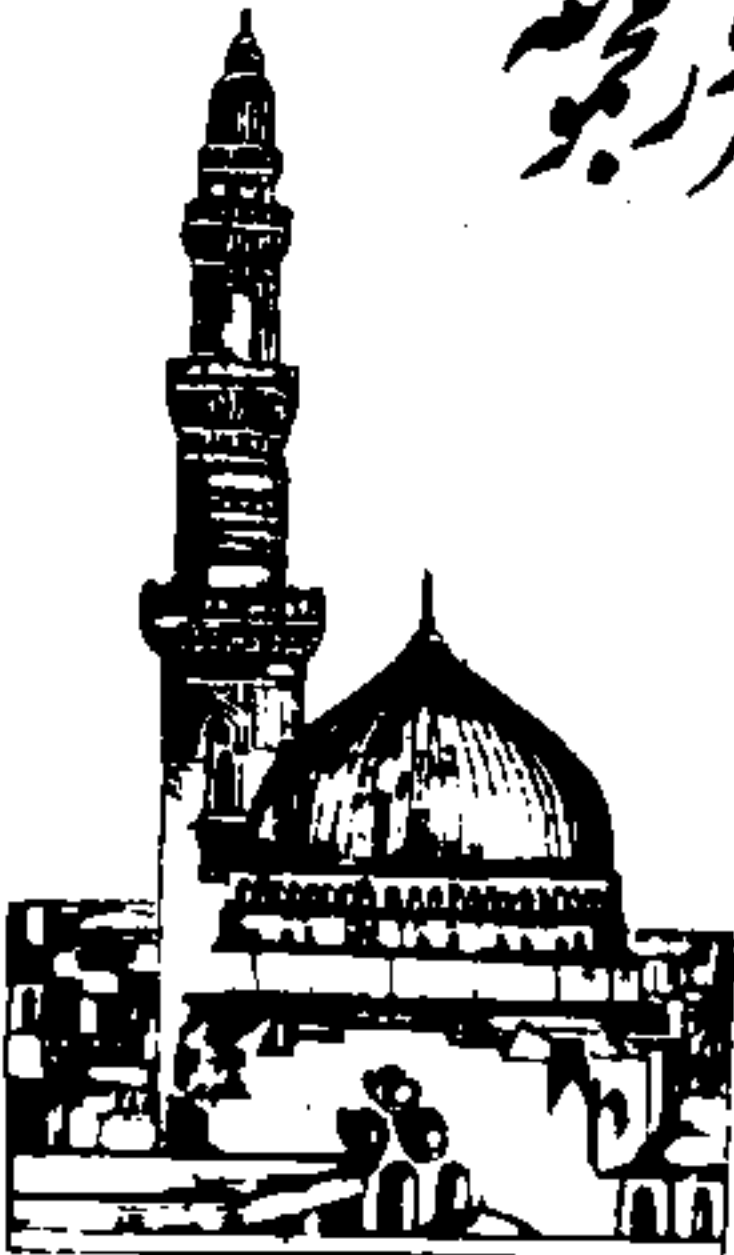


حضور ہادی عالم نور مجسم جیبِ کبریا  
 سرور انبیاء حضرت محمد مصطفیٰ علیہ التحیۃ والثناء  
 کے

ارشادات کا ایمان افروز مجموعہ

(علامہ) **مخدوم سیدنا احمد رضا**

Rs. : / =



فرین بکریو (پرائیویٹ) لمٹیڈ

۳۳۲ منیا محل، اردو مارکیٹ جامع مسجد، دہلی ۱۱۰۰۰۶  
 فون آفس: ۲۲۶۹۹۸۱، ۲۲۶۵۳۰۶ رہائش: ۲۲۶۲۴۸۱



جملہ حقوق بحق ناشر محفوظ ہیں

نام کتاب	:	روشنی
مؤلف	:	سید محمود احمد رضوی
صفحات	:	304
قیمت	:	1/-
ناشر	:	فرید بک ڈپو پرائیوٹ لٹریچر ہاؤس
پرنٹرز	:	فرید انٹرپرائزز

ہمارے یہاں قرآن مجید معرّی، مترجم، نیز ہر قسم کے پارہ جات سیٹ، دینی اسلامی کتب معیاری کتابت، عمدہ طباعت و بہترین کاغذ اور مضبوط جلد بندی کے ساتھ نہایت مناسب نرخ پر دستیاب ہیں۔



# روشنی

صفحہ	مرکزی عنوانات
۲۰ تا ۲۱	○ خطبہ روشنی - ظہور قدسی - حمد و نعت حضور علیہ السلام کا منصب و مقام
۲۱ تا ۲۷	① حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات اقدس پر درود و سلام عرض کرنے کی اہمیت و فضیلت
۲۸ تا ۱۰۶	② حضور سید عالم نور مجسم صلی اللہ علیہ وسلم کے فضائل و مناقب، آپ کے مرتبہ و مقام کی عظمت اور آپ کے خصائص و معجزات
۱۰۷ تا ۱۳۴	③ اسلام کے ارکانِ خمسہ و توحید، رسالت، نماز، روزہ، حج، زکوٰۃ اور اس سلسلہ کی چند اہم اور ضروری ہدایات
۱۳۵ تا ۱۷۹	④ اعمال کے ثواب کا دار و مدار خلوصِ نیت پر ہے۔ مومنِ کامل کی علامات، ایمان کے تقاضے، مرنے کے بعد اعمال خیر ہی کام آئیں گے۔



## عنوانات

صفر

۱۹۰ تا ۲۰۶

⑤ اللہ تعالیٰ کے ذکر کی فضیلت و اہمیت ،  
تلاوت و حفظِ قرآن کا اجر و ثواب ، علم دین اور

علماء دین کا مرتبہ و مقام

۲۰۷ تا ۲۲۹

⑥ والدین کی ابتدائی ذمہ داریاں ، ماں باپ کا  
مرتبہ و مقام ، اسلامی معاشرت اور تمدن و تہذیب

اور حقوق العباد سے متعلق چند اہم ہدایات

۲۵۰ تا ۲۸۳

⑦ بُرائی سے روکنے کے درجات ، بعض ایسے بڑے  
بڑے گناہ جن کی سنگینیت آج کے معاشرہ میں دُھندلی  
پڑ گئی ہے۔

۲۸۴ تا ۲۹۸

⑧ اللہ تعالیٰ کی شانِ رحمت و مغفرت ، دُعا  
عبادت کا جوہر ہے۔ بندے کی عبدیت کا تقاضا یہی  
ہے کہ وہ اپنے رب سے مانگتا رہے ، توبہ اور دعا کے  
آداب

۲۹۹ تا ۳۰۲

خاتمہ : سنتِ مصطفیٰ علیہ السلام ،

صلوٰۃ و سلام





بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

○

اللَّهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ دَائِبًا مَعَ دَوَائِمِكَ وَلَكَ الْحَمْدُ حَسْبًا  
خَالِدًا مَعَ خُلُوقِكَ وَلَكَ الْحَمْدُ حَسْبًا لَأَمْتِهِ لَدُنُوكَ  
مِثَّتِكَ وَلَكَ الْحَمْدُ حَسْبًا عِنْدَ كُلِّ طَرْفَةِ عَيْنٍ وَتَفْسِيرِ كُلِّ نَفْسٍ

○

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

يَا عَزِيزُ زُصِّكْ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلَى النَّبِيِّ الْعَزِيزِ الْمُعْزِزِ الْأَعِينِ  
وَعَلَى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ الْمُعْزِزِينَ اللَّهُمَّ عَزِّزْنِي بِالْإِيمَانِ وَ  
حُسْنِ الْعَمَلِ وَالْعَاقِبَةِ الدَّائِمَةِ وَحُسْنِ الْعَاقِبَةِ فِي  
الْأُمُورِ كُلِّهَا وَهَبْ لَنَا ذُرِّيَّةً طَيِّبَةً إِنَّكَ سَمِيعُ الدُّعَاءِ  
اللَّهُمَّ إِنِّي لَا شَرِيكَ لَكَ

○

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

○

اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَعَلَى مَا فِي عِلْبَيْهِ اللَّهُ صَلَوَاتَهُ  
كَأَمْتِكَ يَا أَمْرُ مَلِكِ اللَّهِ



# روشنی

انے اوراق سے :-

عقائد و عبادات ، سیرت و کردار اور معاملات سے متعلق حضور  
سید المرسلین خاتم النبیین رحمۃ اللعالمین سرور انبیاء حبیب کبریا  
حضرت محمد مصطفیٰ علیہ التمجید والثناء کے بعض ارشادات و ہدایات  
کو پیش کرنے کی سعادت حاصل کر رہا ہوں جو ساری کائنات کے  
انسانوں کے لیے روشنی کا بیجار ہیں۔

اس روشنی کو اگر ہم اپنی زندگی کا لائحہ عمل بنالیں اور انہیں عملی طور  
پر قبول کر لیں تو ہماری دینی اور دنیوی دونوں زندگیاں سنور سکتی ہیں۔  
اللہ تعالیٰ ہم سب کو توفیق عمل عطا فرمائے۔ آمین

رَبَّنَا اقْبَلْ مِنَّا،  
اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِيعُ  
الْعَلِيمُ



## حمد و نعت

اے خدا اے ہر باں مولائے من  
 اے ایس خلوت شہبائے من  
 اے کریم کار سازِ بے نیاز  
 دائم الاحسان شہبِ بندہ نواز  
 اے کہ نامت راحتِ جان و دلم  
 اے کہ فضل تو کفیلِ مشکلم  
 ہر دو عالم بندہ اکرام تو،  
 صد چو جان من فدائے نام تو  
 ما خطا آریم و تو بخشش کنی،  
 فَعْرَةٌ اِنِّیْ غُفُوْرٌ مِیْزَنِیْ  
 اللہ اللہ ایں طرفِ حبرم و خطا  
 اللہ اللہ آن طرفِ رحم و عطا  
 اے خدا بہر جنابِ مصطفیٰ  
 چار یار پاک و آل با صفا  
 پُر کن از مقصد نہی و امان ما،  
 از تو پذیرفتن زما کردن دعا

○ اعلا حضرت بریلوی علیہ الرحمۃ



مُصْطَفَا نُورِ جَنَابِ اَمْرِ كُنْ  
 آفَاتِ بُرْجِ عِلْمِ مَنْ لَدُنْ  
 مَعْدِنِ اسْرَارِ عِلْمِ الْغُيُوبِ  
 بَرَزْخِ بَحْرِيْنِ امْكَانِ وَوُجُوْبِ  
 يَادِ شَاهِ عَرْشِيَانِ وَفَرَشِيَانِ  
 جَلْوَهْ گَاهِ آفْتَابِ كُنْ فَاكَا  
 بِنْدِ كَانَشِ حُوْرٍ وَغُلْمَانِ وَ مَلَكِ  
 چَا كَرَانَشِ بِنْرِ پُوشَانِ فَلَكَ  
 رَا حْتِ دَلِ قَا مَتِ زِيْبَا سَا ئِيْ  
 هِرْ دُو عَا لَمِ وَا لِدِ وَ شِيْدَا ئِيْ  
 جَا نِ اسْمَعِيْلِ بِرُوْيشِ وَ نَدَا  
 اَزْ دُو عَا كُوْيَا نِ خَلِيْلِ وَ مَحْتَبِ  
 وَ صَفِ اُو اَزْ قَدْرَتِ اِنْسَانِ رَا سْتِ  
 خَا شِ بِلَدِ اِيْنِ هِمَّهْ تَفْهِيْمِ رَا سْتِ  
 دَرِ دُو عَا لَمِ نِيْسِتِ مِثْلِ اَنْ شَاهِ رَا  
 دَرِ فَضِيْلَتِ هَا وَ دَرِ قُرْبِ خُدَا  
 ○ اعلىٰ حضرت بریلوی علیہ الرحمۃ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ



قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
نَضَّرَ اللّٰهُ عَبْدًا سَمِعَ مَقَالَتِي  
فَحَفِظَهَا وَوَعَاهَا وَآرَاهَا

(ترمذی و ابوداؤد)

حضور نبی کریم روف رحیم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم نے فرمایا۔ اللہ  
تعالیٰ اس مسلمان کو سرسبز و شاداب رکھے گا جو میری (حدیث)  
سُننے پھر اسے یاد کر لے اور محفوظ رکھے اور پھر دوسروں تک  
(من وعین) پہنچا دے۔

آپ بھی اس روشنی کو دوسروں تک پہنچائیے۔ خود عمل کیجئے  
اور اپنے عزیز و اقارب، دوست و احباب کو ان ہدایات  
نبوی پر عمل کرنے کی تلقین کیجئے اور ثواب دارین حاصل کیجئے۔





# انتساب



اپنے جہدِ مجدِ قدوة السالکین زبدۃ العارفين راس المحرثین  
 امام المفسرین شیخ المشائخ حضرت علامہ ابو محمد سید محمد  
 ویدار علی شاہ صاحب رضوی قادری فضلِ رحمانی  
 قدس سرہ السبجانی — اور اپنے والدِ محترم استاد العلماء  
 امام اہلسنت سید المحرثین حضرت علامہ ابو البرکات  
 سید احمد صاحب رضوی قادری اشرفی علیہ الرحمۃ  
 بانیانِ مرکزی دارالعلوم حزب الاحناف کے نام —  
 جنہوں نے اپنی پوری زندگی دینِ اسلام کی تبلیغ  
 و اشاعتِ علوم عالیہ اسلامیہ قرآن و سنت کی  
 تدریس اور پاکستان میں نظامِ مصطفیٰ کے قیام اور  
 مقامِ مصطفیٰ کے تحفظ کے لیے صرف فرمائی محمود رضوی



## حضور سر کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کا منصب و مقام

۱۔ نبوت و رسالت انسانیت کی معراج کمال ہے یہ ایک ایسا عظیم و جلیل منصب ہے جس سے بالاتر منصب اور کمال عالم امکان میں نہیں ہے اور انبیاء و مرسلین میں حضور کی ذات اقدس تو دو چہ کوین کائنات اور سرچشمہ حسات و برکات ہے اور آپ کے مرتبہ کی عظمت و رفعت اور آپ کے جمال و جلال کا ادراک انسان کی سرحد عقل سے باہر ہے۔ آپ کی نبوت عالمگیر اور آپ کی رسالت جہانگیر ہے۔ آپ ہادی عالم اور مزکی کائنات ہیں اور تمام بنی نوع انسان کے لیے مبشر و نذیر اور داعی الی اللہ اور رسول اللہ اور ہادی جہان ہیں یعنی جس کا خدا رب ہے حضور اس کے رسول ہیں۔ آپ کی رسالت و نبوت کی آفاقیت کے متعلق رب کائنات کا اعلان ہے :-

تَبَارَكَ الَّذِي نَزَّلَ الْفُرْقَانَ  
عَلَى عَبْدِهِ لِيَكُونَ لِلْعَالَمِينَ  
نَذِيرًا ۝

بڑی برکت والا ہے وہ جس نے اپنے  
عبد خاص پر قرآن اتارا جو سارے  
جہانوں کے لیے نذیر ہے۔

جیسے مسلمان اور کافر مطیع و نافرمان سب اللہ کے بندے ہیں۔ ایسے ہی تمام کائنات کے انسان اور جن حتیٰ کہ انبیائے سابقین اور ان کی امتیں حضور کی امت ہیں جنہوں نے آپ کی دعوت کو قبول کیا وہ امت اجابت ہے اور جنہوں نے آپ کی دعوت کو قبول نہ کیا وہ امت دعوت ہے۔ اسی بنا پر حضور نبی کریم علیہ السلام نے فرمایا۔  
مجھے اس ہستی مقدس کی قسم جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے۔ اگر موسیٰ علیہ السلام زندہ ہوتے تو :

مَا وَسِعَهُ إِلَّا أَنْ يَتَّبِعَنِي  
تو میری پیروی کے سوا ان کو چارہ کار  
نہ ہوتا۔

۲۔ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی خلافت و نیابت کے منصب جلیل کے متعلق علامہ ابن تیمیہ اپنی تالیف الصارم المسلول میں لکھتے ہیں کہ قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ

نے حضور کی اطاعت کو اپنی اطاعت حضور کی نافرمانی کو اپنی نافرمانی۔ حضور کی بیعت کو اپنی بیعت، حضور کے فعل کو اپنا فعل اور حضور کی نطق کو اپنی وحی قرار دیا ہے جس سے اس امر کا اظہار ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ اور رسول کا حق ایک دوسرے کے لیے لازم و ملزوم ہیں اور رسول کی عزت اور وقار اور خدا کی عزت اور وقار کی جہت ایک ہے اور اس کی وجہ یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے امر وہی۔ اخبار و بیان کے معاملہ میں

فَأَقَامَهُ اللَّهُ مَقَامَ نَفْسِهِ فِي  
نَهْيِهِ وَأَمْرِهِ وَأَخْبَارِهِ وَ  
بَيَانِهِ فَلَا يَجُوزُ الْفَرْقُ  
بَيْنَهُ وَبَيْنَ اللَّهِ تَعَالَى مِنْ  
هَذِهِ الْأُمُودِ

حضور سید کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنا  
نائب اور قائم مقام بنایا ہے۔ لہذا مذکورہ  
بالا امور کی کسی بات میں یہ جائز نہیں  
ہے کہ خدا اور اس کے رسول میں فرق  
کیا جائے۔

اس لیے ایک مسلمان کا یہ دینی و مذہبی فریضہ ہے کہ وہ جب بھی حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات ستودہ صفات کے کسی پہلو کو بیان کرنا چاہے تو آپ کے رسول اللہ ہونے کے منصب جلیل کو نظروں سے اوجھل نہ ہونے دے۔

۳۔ دنیا کے بادشاہوں اور حاکموں کے حکم اور حکام کی جو کیفیت ہے وہ محتاج بیان نہیں ہے۔ ان کے احکام کی یہ حیثیت نہیں ہے کہ اگر ان کا کوئی حکم اور فیصلہ کوئی نہ مانے یا اس پر تنقید کرے یا اپنے دل میں ہی اسے غلط سمجھے تو اس کا ایمان سلب ہو جائے۔ لیکن حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی حاکمیت اور آپ کی تشریحی حیثیت کی عظمت کا یہ عالم ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ہر زمانہ اور ہر ماحل میں تمام دینی اور دنیوی معاملات میں آپ کی حاکمیت کو جی جان سے قبول کرنے کو مومن ہونے کی لازمی شرط قرار دیا ہے اور آپ کے کسی حکم اور فیصلے سے انکار یا اس پر تنقید یا دل ہی میں اسے غلط سمجھنے کو گمراہی و بے دینی بتایا ہے۔ سورہ نسا میں ارشاد باری ہے۔

فَلَا وَرَبِّكَ لَا يُؤْمِنُونَ حَتَّى  
يُحْكِمُوا مَوْكَ فِي مَا شَجَرَ

اسے رسول محترم تمام لوگ مومن نہیں ہو  
سکتے جب تک اپنے تمام معاملات میں



بَيْنَهُمْ شَرًّا لَا يَجِدُ فِي  
أَنْفُسِهِمْ حَرَجًا مِّمَّا قَضَيْتَ  
وَ يُسَلِّمُوا تَسْلِيمًا ۝

تمہارا حکم نہ مان لیں۔ پھر جو کچھ آپ فیصلہ  
فرمائیں اپنے دلوں میں اس سے رکاوٹ  
پائیں اور وہل سے آپ کے فیصلے کو تسلیم کریں۔

یہ آیت اس موقع پر نازل ہوئی تھی۔ جب کہ امیر المؤمنین فاروق اعظم رضی اللہ  
تعالیٰ عنہ نے اس منافق مسلمان کا سر قلم کر دیا تھا۔ جس نے حضور نبی کریم علیہ السلام کے  
فیصلے کو تسلیم کرنے سے انکار کر دیا تھا اور جب مقتول کے دربار نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے خلاف  
دو بار نبوت میں استغاثہ کیا تو حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ  
وسلم کو مخاطب بنا کر یہ عرض کیا تھا کہ یا رسول اللہ آپ کے رب کی قسم یہ لوگ مومن نہیں ہو  
سکتے جب تک تمام معاملات میں آپ کی حاکمیت اور آپ کے فیصلوں کو تسلیم نہ کریں  
اور اللہ تعالیٰ نے مذکورہ بالا آیت نازل فرما کر حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی رائے کی  
توثیق فرمادی اور دو بار نبوت سے حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فاروق کا خطاب پایا۔ اسی طرح حضور  
نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی پھوپھی زاد بہن حضرت زینب بنت جحش کا نکاح اپنے  
آزاد کردہ غلام حضرت زید بن حارثہ سے کرنا چاہا تو حضرت زینب اور ان کے بھائی  
نے اپنی عالی نسب اور خاندانی وجاہت کی بنا پر پیغام نکاح کو رد کر دیا۔ اس موقع پر  
سورۃ احزاب کی یہ آیت نازل ہوئی۔

وَمَا كَانَ لِمُؤْمِنٍ وَلَا لِمُؤْمِنَةٍ  
إِذَا قَضَى اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَمْراً  
أَنْ يَكُونُوا لَهُمُ الْخِيَرَةُ  
مِنْ أَمْرِهِمْ ۝

کسی مرد مومن اور مومن عورت کو یہ  
حق نہیں ہے کہ جب اللہ اور اس کا  
رسول حکم فرمادیں تو انھیں اپنے معاملہ  
کا کچھ اختیار رہے۔

قابل غور بات یہ ہے کہ حضرت زینب رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو اس نکاح کے رد کو  
دینے کا اختیار حاصل تھا۔ ایک عاقل بالغ کا نکاح اس کی مرضی و اجازت کے بغیر  
کر دیا جائے تو وہ باطل محض ہے اور کسی سربراہ مملکت اور حاکم وقت کو بھی یہ حق نہیں  
ہے کہ وہ ایک عاقل بالغ فرد کے اس اختیار کو ختم کر دے لیکن حضور نبی کریم علیہ السلام

کی حاکمیت اور آپ کے فیصلوں کا اعزاز و اکرام یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت زینب کے اختیار کو رسول کریم کے حکم اور فیصلے کے مقابل بے اختیار قرار دیدیا اور اس آیت کے نزول کے بعد حضرت زینب رضار و رغبت حضرت زید سے نکاح کرنے پر راضی ہو گئیں اور انھوں نے حکم رسول کے سامنے صمیم قلب کے ساتھ اپنے سر کو جھکا دیا۔

۲۔ رسول اللہ ہونے کی بنا پر حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی حاکمیت و سربراہی کو اللہ تعالیٰ نے یہ اعزاز بھی بخشا ہے کہ اگر کوئی شخص اللہ کی عبادت و ریاضت میں بھی مصروف ہو تو عین حالت نماز میں بھی اللہ کے رسول کی آواز پر لبیک کہنا اور ان کے حکم کی تعمیل کرنا لازم و واجب ہے۔ ارشاد باری ہے :

اِسْتَجِیْبُوْا لِلّٰہِ وَ لِلرَّسُوْلِ  
اِذَا دَعَاکُمْ  
اللہ اور رسول جب تمہیں آواز دیں  
تو فوراً لبیک کہو۔

اذا دعاکم کا جملہ مطلق ہے اس میں نہ وقت کی قید ہے اور نہ ماحول و زمانہ کی اسی بنا پر مفسرین نے فرمایا کہ نمازی کو بحالت نماز بھی حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی آواز پر لبیک کہنا لازم و واجب ہے اور اس کی ایک وجہ تو یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کو کل جہان کے لیے مستقل طور پر مطاع و حاکم، امام و پیشوا بنایا ہے اور مستقل طور پر ہی آپ کی اطاعت کو لازم و واجب قرار دیا ہے۔

وَمَنْ یطِيعِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ فَقَدْ  
فاز فوزاً عظیماً  
جس نے اطاعت کی اللہ اور اس کے  
رسول کی اس نے بڑی مراد کو پایا۔

وَمَنْ یَعْصِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ  
فَقَدْ ضَلَّ ضَلٰلاً مُّبِیْنًا  
جس نے نافرمانی کی اللہ اور اس کے  
رسول کی وہ کھلی ہوئی گمراہی میں گیا۔

قرآن مجید میں جہاں جہاں حضور کی اطاعت کا حکم دیا گیا ہے۔ اسے عام رکھا گیا ہے کسی قید کے ساتھ خاص نہیں کیا گیا بلکہ قرآن نے یہ تصریح اور حصر کیا ہے کہ رسول کی اطاعت ہی خدا کی اطاعت ہے اور اطاعت رسول کے بغیر اطاعت خدا ناممکن ہے سورہ نسا میں ارشاد باری ہے۔

مَنْ يُطِيعِ الرَّسُولَ فَقَدْ أَطَاعَ اللَّهَ ج  
جس نے رسول کی اطاعت کی تو اس نے اللہ کی اطاعت کی۔

اس لیے رسول کی اطاعت اللہ کی اطاعت ہے اور رسول کی آواز پر لبیک کہنا اللہ کی آواز پر لبیک کہنا ہے۔ دوسری وجہ یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے نطق رسول کو اپنی وحی قرار دیا ہے :-

وَمَا يَنْطِقُ عَنِ الْهَوَىٰ ۗ إِنْ هُوَ إِلَّا وَحْيٌ يُوحَىٰ ۗ  
وہ اپنی خواہش سے نہیں بولتے وہ جو کچھ کہتے ہیں وحی سے کہتے ہیں جو ان پر کی جاتی ہے

إِنْ هُوَ إِلَّا فِي مَوْضِعِ نَطْقِ رَسُولٍ ۚ  
یہ ہے جس پر نطق رسول کا اطلاق ہو کیونکہ اگر کسی ایک بات میں یہ شبہ ہو جائے کہ رسول خواہش نفس سے بولتا ہے اور اس کا نطق وحی الہی نہیں ہے تو پھر تو رسالت پر سے اعتماد اٹھ جائیگا اس لیے اللہ تعالیٰ نے اعلان فرمایا کہ رسول کریم کا نطق وحی الہی ہے اسی بنا پر حدیث بخاری میں حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی زبان مبارک کی طرف اشارہ کر کے فرمایا :-

فَوَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ مَا خَرَجَ مِنِّي إِلَّا الْحَقُّ  
مجھے اس ذات کی قسم جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے میری زبان پر حق ہی جاری ہوتا ہے۔  
(احمد ابوداؤد)

قرآن مجید کی ان تصریحات پر غور کیجئے کہ اس شان کا حاکم اور اس عظمت کا سربراہ جس کی زبان مرضی الہی کی ترجمان ہو۔ جس کا نطق وحی رحمان ہو۔ جس کا فعل فعل سبحان ہو۔ جس کی بیعت بیعت یزدان ہو جس کی سیرت و صورت تفسیر قرآن ہو اور جس سے محبت و عقیدت روح ایمان ہو

ایسی  
طیب و طاہر اور معصوم شخصیت عالم امکان میں صرف اور صرف حضور سید المرسلین خاتم النبیین سید کائنات فخر موجودات حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہی کی ذات ستودہ



صفات ہے۔

۵۔ قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ نے حضور سرورِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے اسوۂ حسنہ کو اپنانے اور آپ کی سیرتِ طیبہ و اخلاقِ کریمہ کو اختیار کرنے کی ہدایت فرمائی ہے ارشاد باری ہے :-

لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِي  
رَسُولِ اللَّهِ أُسْوَةٌ حَسَنَةٌ

اے مسلمانو! تمہارے لیے رسولِ خدا کی ذاتِ گرامی ایک عمدہ نمونہ ہے۔  
اسوۂ رسول کی عظمت و اہمیت کو جاننے کے لیے یہ ضروری ہے کہ آیاتِ قرآنیہ کی روشنی میں یہ معلوم کیا جائے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کا منصب و مقام اور آپ کے اقوال و اعمال کی دینِ اسلام میں کیا حیثیت ہے؛ دوم یہ کہ کیا آپ کی زندگی اقدس کے حالات و واقعات محفوظ شکل میں موجود ہیں اور نیامت تک محفوظ شکل میں موجود رہیں گے۔

۶۔ سوال اول کے جواب کے لیے یہ بنیادی بات ذہن نشین رہنی چاہیے کہ نبی علیہ السلام صرف ایک قاصد، پیامبر، ایچی یا دنیاوی حاکموں کی طرح ایک حاکم اور بادشاہ ہرگز نہ تھے۔ آپ کے منصب کی یہ کیفیت بھی نہ تھی کہ کسی مجلس مشاورت نے آپ کو اسلامی ریاست کا سربراہ منتخب کر لیا تھا یا آپ از خود ذاتی حیثیت میں اس منصب پر فائز ہو گئے تھے۔ بلکہ آپ کی حیثیت اللہ تعالیٰ کے خلیفہ اعظم اور نائب اکبر اور اس کی ذات و صفات کے مظہرِ انتم کی ہے۔ آپ مامور من اللہ اور اللہ کے رسول ہیں۔ جیسے آپ کی نبوت وہی ہے ایسے ہی آپ کا علم و فضل بھی عطیہ خداوندی ہے۔ چنانچہ قرآنِ کریم کی متعدد آیات میں آپ کے منصبِ جلیل

کی نشاندہی کی گئی ہے اور آپ کی ذاتِ اقدس کو مستقل طور پر آمر، ناہی، مطاع اور شارع ہونے کی حیثیت سے پیش کیا گیا ہے اور آپ کی اطاعت کو کسی زمانہ کے ساتھ خاص نہیں کیا گیا بلکہ مطلق رکھا گیا ہے اور یہ تصریح بھی کی گئی ہے کہ اطاعت رسول ہی اطاعتِ خدا ہے :-

مَنْ يُطِيعِ الرَّسُولَ فَقَدْ  
أَطَاعَ اللَّهَ ۖ (النساء - ۸۰)  
سورہ حشر میں فرمایا :-

وَمَا آتَاكُمُ الرَّسُولُ فَخُذُوهُ  
وَمَا نَهَاكُمُ عَنْهُ فَانْتَهُوا ۚ حُرَّاتٌ  
سورہ اعراف میں ارشادِ ربانی ہے :-

يَأْمُرُهُمْ بِالْمَعْرُوفِ وَيَنْهَاهُمْ  
عَنِ الْمُنْكَرِ وَيُحِلُّ لَهُمُ  
الطَّيِّبَاتِ وَيُحَرِّمُ عَلَيْهِمُ  
الْخَبَائِثَ (اعراف، ۱۵۶)

وہ ان کو معروف کا حکم دیتا ہے اور منکر  
سے ان کو روکتا ہے اور ان کے لیے  
پاک چیزوں کو حلال کرتا ہے اور ان پر  
ناپاک چیزوں کو حرام کرتا ہے۔

اسی طرح سورہ نحل میں آپ کے شارح کتاب اللہ ہونے کے منصب کا بیان  
ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے :-

وَأَنْزَلْنَا إِلَيْكَ الذِّكْرَ  
لِلْبَيِّنَاتِ لِلنَّاسِ مَا نُزِّلَ  
إِلَيْهِمْ  
(نحل : ۴۴)

اور اے نبی یہ ذکر (قرآن) ہم نے  
تمہاری طرف اس لیے نازل کیا ہے کہ  
لوگوں پر واضح کر دو اس تعلیم کو جو ان  
کی طرف نازل کی گئی ہے۔

ان آیات میں قرآن کے امر و نہی کا ذکر نہیں ہے بلکہ امر و نہی اور تحلیل و  
تحریم کو حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کا فعل قرار دیا گیا ہے جس سے اس امر کی  
نشاندہی ہوتی ہے۔ دین صرف قرآن ہی نہیں بلکہ قرآن کے ساتھ حضور اکرم  
صلی اللہ علیہ وسلم کا قول و عمل اور سیرت کردار اور آپ کا اسوۂ حسنہ بھی اللہ کا دین اور  
اس کی شریعت ہے جیسے قرآن مجید کے احکام کو ماننا اور ان پر عمل کرنا ضروری ہے  
ایسے ہی حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے قول و عمل اور دین سے متعلق آپ کی ہدایات کو تسلیم  
کرنا اور ان پر عمل کرنا بھی ضروری ہے۔

۷۔ رہا یہ سوال کہ کیا حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت مبارکہ محفوظ شکل میں موجود ہے تو قرآن کی روشنی میں یہ بات اظہر من الشمس ہے کہ حضور کی سیرت طیبہ اور آپ کے اقوال و اعمال کا قیامت تک محفوظ و مصنون رہنا ضروری ہے۔ آیت لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِي رَسُولِ اللَّهِ أُسْوَةٌ حَسَنَةٌ سے بھی اس سوال کا جواب ملتا ہے کیونکہ اس آیت میں حضور کے اسوۂ حسنہ کو زندگی کا لائحہ عمل بنانے کی جڑ ہدایت دی گئی تو اس پر عمل اسی صورت میں ممکن ہے جب کہ آپ کی سیرت طیبہ قیامت تک محفوظ شکل میں محفوظ رہے۔ اسی طرح آیت وَاللَّهُ يَعْصِمُكَ مِنَ النَّاسِ سے اس امر کی تائید ہوتی ہے۔

۸۔ ابتدائی دور میں صحابہ کرام شمشیر بکف حضور کی حفاظت کے لیے پہرہ دیا کرتے تھے۔ ایک رات صحابہ کرام حسب دستور پہرے پر تھے کہ سورۂ مائدہ کی آیت "وَاللَّهُ يَعْصِمُكَ مِنَ النَّاسِ" نازل ہوئی۔ اس پر حضور علیہ السلام نے فرمایا: اِنْصَرِفُوا فَقَدْ عَصَمَنِي اللَّهُ (ترمذی) ذمہ اللہ تعالیٰ نے لے لیا ہے۔

اگرچہ آیت کا شان نزول خاص ہے مگر اس کا عموم و اطلاق یہ بتاتا ہے کہ جب جسم نبوی حفاظت خداوندی میں آگیا تو ذات کے ساتھ صفات نبوی بھی اللہ کی حفاظت میں آئیں۔ پس جیسے قرآن حفاظت خداوندی میں آکر تحریف و تبدیل اور باطل کی آمیزش سے محفوظ و مصنون ہے تو ایسے ہی اس آیت کی روشنی میں حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات و صفات، قول و عمل اور آپ کی سیرت طیبہ اور اسوۂ حسنہ کا اللہ تعالیٰ کی نگہبانی اور حفاظت میں آکر باطل کی آمیزش سے پاک رصاف رہ کر قیامت تک محفوظ رہنا بھی ضروری و لازمی ہے۔

چنانچہ یہ حقیقت ہے کہ صفحات تاریخ پر حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے مقابلے میں دوسرے مذاہب کے بانیوں کی تصویریں دھندلی ہیں۔ زرتشت کے متعلق آج تک قطعی اور یقینی طور پر یہ معلوم نہ ہو سکا کہ وہ کس زمانہ میں اس ملک میں پیدا ہوا۔

اسی طرح حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی زندگی کے صرف آخری تین سالوں کے کچھ حالات ملتے ہیں۔ لیکن ان کی زندگی کے مکمل حالات و واقعات کے بیان سے تاریخ خاموش ہے۔ یہی کیفیت اللہ تعالیٰ کے بچے اور برحق انبیاء سابقین کی ہے کہ قرآن مجید اور انجیل کے توسط سے ان نفوسِ قدسیہ کے کچھ حالاتِ زندگی مجمل طور پر سامنے آجاتے ہیں مگر ان کی مکمل سوانحِ حیات ایک رازِ سرستہ ہی ہے۔ اس کے برعکس حضور خاتم النبیین محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم ہی کی صرف ایک ایسی ذاتِ گرامی ہے کہ آپ کی سیرت و صورت، اخلاق و کردار، اعمال و افعال آپ کی زبانِ مبارک کا ایک ایک لفظ اور آپ کی حیاتِ مقدمہ کا ایک ایک لمحہ غرضیکہ آپ کی زندگی اقدس کے حالات اپنی تمام جزئیات کے ساتھ محفوظ ہیں۔ نہ صرف یہ بلکہ حضور کے طفیل جن قدسی صفات افراد صحابہ کرام نے آپ کے حالاتِ زندگی محفوظ و مرتب کیے ان میں سے تقریباً دس ہزار صحابہ کرام کے زندگی کے تمام کوائف ان کا نام و نسب اخلاق و سیرت بھی محفوظ ہے۔ حتیٰ کہ ان بے زبان جانوروں اور بے جان چیزوں سے بھی دنیا متعارف ہو گئی۔ جنہیں کسی نہ کسی موقع پر حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی ذاتِ اقدس سے نسبت ہو گئی۔

ایمان و دیانت سے غور کیجئے کہ عالم امکان میں صرف ایک ہی ایسی ذاتی ہے جس کی سیرت و صورت، اخلاق و کردار اور جس کی زندگی کا ہر گوشہ محفوظ ہے۔ محفوظ رہنے کی اس کے سوا اور کچھ وجہ نہیں ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی ذاتِ صفات کا محافظ و نگہبان اللہ تعالیٰ ہے۔ پس ایسے تلبتِ اسلامیہ کا سب سے اہم فرض یہ ہے کہ وہ ہر لمحہ اور ہر آن حضور سرور کائنات فخر موجودات، محبوب خدا حضرت محمد مصطفیٰ علیہ التیمۃ کے منصبِ جلیل کو پیش نظر رکھے اور آپ کے اقوال و اعمال اور سیرت و کردار کو اپنا رہنما بنائے اور اپنے تمام دینی و دنیوی، داخلی و خارجی، سیاسی و تمدنی، معاشرتی و سماجی مسائل اور انھیں حل کرنے میں قرآن اور صاحبِ قرآن کی حاکمیت و سربراہی کو دل و جان سے قبول کرے۔



# صَلُّوا عَلَيَّ وَسَلِّمُوا تَسْلِيمًا

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ



مسلمانوں کی کوئی مجلس اللہ کے ذکر اور صلوات علی النبی سے

خالی نہیں ہونی چاہیے

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا جَلَسَ قَوْمٌ مَجْلِسًا لَمْ يَذْكُرُوا اللَّهَ فِيهِ وَلَمْ يُصَلُّوا عَلَيَّ نَبِيَّهُمْ إِلَّا كَانَ عَلَيْهِمْ نِتْرَةٌ فَإِنْ شَاءَ عَذَّبَهُمْ وَإِنْ شَاءَ غَفَرَ لَهُمْ (ترمذی)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جو لوگ کہیں بیٹھے اور انہوں نے اس مجلس میں نہ اللہ کو یاد کیا اور نہ اپنے نبی پر درود بھیجا تو قیامت کے دن یہ ان کے لیے نقصان و حسرت کا باعث ہوگا۔ پھر اگر اللہ تعالیٰ چاہے تو ان کو عذاب دے اور اگر چاہے تو بخش دے۔

۲

درود شریف کے بغیر دعا قبول نہیں ہوتی

عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ إِنَّ الدُّعَاءَ مَوْقُوفٌ بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ لَا يَصْعَدُ مِنْهُ شَيْءٌ حَتَّى تُصَلِّيَ عَلَيَّ بِنَبِيِّكَ (ترمذی)

حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ انہوں نے فرمایا:-  
دعا آسمان اور زمین کے درمیان ہی رُکی رہتی ہے۔ اوپر نہیں جاسکتی جب

تک کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم پر درود نہ بھیجا جائے۔

(۳)

## قیامت کے دن حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے

### سب سے زیادہ قریب

عَنْ ابْنِ مَسْعُودٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَوْلَى النَّاسِ بِي يَوْمَ الْقِيَامَةِ أَكْثَرُهُمْ عَلَى صَلَاةٍ (ترمذی)

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ قیامت کے دن مجھ سے سب سے زیادہ قریب میرا وہ امتی ہوگا جو مجھ پر زیادہ درود بھیجنے والا ہوگا۔

(۲)

## دُرُودِ شَرِيفِ، بَلَنْدِی دَرَجَاتِ اور گناہوں کی معافی کا ذریعہ ہے

عَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ صَلَّى عَلَيَّ صَلَاةً وَاحِدَةً صَلَّى اللَّهُ عَلَيَّ عَشْرَ صَلَوَاتٍ وَحُطَّتْ عَنْهُ عَشْرُ خَطِيئَاتٍ وَرُفِعَتْ لَهُ عَشْرُ دَرَجَاتٍ (نسائی)

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جو بندہ مجھ پر ایک بار درود بھیجے، اللہ تعالیٰ اس پر دس رحمتیں نازل فرماتا ہے اور اس کی دس خطائیں معاف کر دی جاتی ہیں اور اس کے دس درجے بلند کر دیئے جاتے ہیں۔

۵

بخیل وہ ہے جو حضور علیہ السلام پر درود نہ بھیجے

عَنْ عَلِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْبَخِيلُ الَّذِي مِنْ ذُكْرَتِ عِنْدَهُ فَلَمْ يُصَلِّ عَلَيَّ (ترمذی)

حضرت علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ بخیل وہ ہے جس کے سامنے میرا ذکر آئے اور وہ مجھ پر درود نہ بھیجے۔

۶

حل مشکلات کے لیے صرف درود شریف کافی ہے

عَنْ أَبِي بِنِ كَعْبٍ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي أَكْثَرُ الصَّلَاةِ عَلَيْكَ فَكَمْ أَجْعَلُ لَكَ مِنْ صَلَوَتِي فَقَالَ مَا شِئْتَ قُلْتُ الرَّبْعَ قَالَ مَا شِئْتَ فَإِنْ زِدْتَ فَهُوَ خَيْرٌ لَكَ قُلْتُ النِّصْفَ ، فَقَالَ مَا شِئْتَ فَإِنْ زِدْتَ فَهُوَ خَيْرٌ لَكَ قُلْتُ قَالِثَيْنِ قَالَ مَا شِئْتَ فَإِنْ زِدْتَ فَهُوَ خَيْرٌ لَكَ قُلْتُ أَجْعَلُ لَكَ صَلَوَتِي كُلَّهَا قَالَ إِذَا تَكْفَى هَتَاكَ وَيُكْفِرُ لَكَ ذَنْبَكَ (ترمذی)

حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں عرض کیا۔ میں چاہتا ہوں کہ آپ پر درود



زیادہ بھیجا کروں۔ آپ فرمائیے میں اپنی دعا میں کتنا حصہ آپ پر درود کے لیے مخصوص کروں۔ فرمایا جتنا چاہو۔ میں نے عرض کی چوتھائی حصہ؛ فرمایا جتنا چاہو۔ اگر زیادہ کرو تو تمہارے لیے بہتر ہوگا۔ میں نے عرض کی آدھا وقت؛ فرمایا جتنا تم چاہو اور اگر زیادہ کرو گے تو تمہارے لیے بہتر ہوگا۔ میں نے عرض کی دو تہائی؛ فرمایا جتنا چاہو اور اگر اور زیادہ کرو تو تمہارے لیے بہتر ہی ہوگا۔ میں نے عرض کی پھر تو میں اپنی دعا کا سارا وقت ہی آپ پر درود کے لیے مخصوص کرتا ہوں۔ اس پر آپ نے فرمایا اگر تم ایسا کرو گے تو تمہارا یہ عمل تمہاری تمام نکروں اور ضرورتوں کے لیے کافی ہوگا اور تمہارے گناہ ختم کر دیئے جائیں گے۔

(۷)

## حضور علیہ السلام پر درود و سلام بھیجنے والوں کا درجہ

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَغِمَ أَنْفُ رَجُلٍ ذُكِرْتُ عِنْدَهُ فَلَمْ يُصَلِّ عَلَيَّ وَرَغِمَ أَنْفُ رَجُلٍ دَخَلَ عَلَيَّ رَمَضَانَ ثُمَّ انْسَلَخَ قَبْلَ أَنْ يُغْفَرَ لَهُ وَرَغِمَ أَنْفُ رَجُلٍ أَدْرَكَ عِنْدَهُ أَبَوَاهُ الْكَبَرَ أَوْ أَحَدَهُمَا وَلَمْ يَدْخُلْهُ الْجَنَّةَ (ترمذی)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ ذلیل و خوار ہو وہ آدمی جس کے سامنے میرا ذکر آئے اور وہ اس وقت بھی مجھ پر صلوٰۃ یعنی درود نہ بھیجے اور اسی طرح ذلیل و خوار ہو وہ آدمی جس کے لیے رمضان (معفرت و رحمت والا) کا مہینہ آئے اور اس کے گزرنے سے پہلے اس کی معفرت کا فیصلہ نہ ہو جائے (یعنی رمضان کا مبارک مہینہ بھی وہ غفلت و خدا فراموشی میں گزارے)

اور ذیل ہو وہ آدمی جس کے ماں باپ یا دونوں میں سے کوئی ایک اس کے سامنے بڑھائے  
کو سچپیں اور وہ (ان کی خدمت کر کے) جنت کا استحقاق حاصل نہ کرے۔

(۸)

عَنْ أَبِي طَلْحَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
جَاءَ ذَاتَ يَوْمٍ وَالْبِشْرُ فِي وَجْهِهِ فَقَالَ إِنَّهُ جَاءَنِي جِبْرَائِيلُ  
فَقَالَ إِنَّ رَبَّكَ يَقُولُ أَمَا يُرْضِيكَ يَا مُحَمَّدُ أَنْ لَا يُصَلِّيَ  
عَلَيْكَ أَحَدٌ مِّنْ أُمَّتِكَ إِلَّا صَلَّيْتُ عَلَيْهِ عَشْرًا وَلَا يُسَلِّمُ  
عَلَيْكَ أَحَدٌ مِّنْ أُمَّتِكَ إِلَّا سَلَّمْتُ عَلَيْهِ عَشْرًا

حضرت ابو طلحہ انصاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ  
وسلم ایک دن تشریف لائے اور آپ کے چہرہ نور پر خوشی اور بشارت کے آثار نمایاں  
تھے (اس کا سبب بیان کرتے ہیں) آپ نے فرمایا کہ آج جبرائیل امین آئے اور انہوں  
نے بتایا کہ تمہارا رب فرماتا ہے کہ اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کیا تمہیں یہ بات راضی اور  
خوش نہ کرے گی کہ تمہارا جو امتی تم پر صلوٰۃ بھیجے میں اس پر دس رحمتیں بھیجوں گا اور جو  
تم پر سلام بھیجے میں اس پر دس سلام بھیجوں گا۔

(۹)

عَنْ أَبِي بُرْدَةَ بْنِ نِيَّارٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
مَنْ صَلَّى عَلَيَّ مِنْ أُمَّتِي صَلَوَةً مُّخْلِصًا مِّنْ قَلْبِهِ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ بِهَا عَشْرَ صَلَوَاتٍ وَرَفَعَهُ بِهَا عَشْرَ دَرَجَاتٍ  
وَكَتَبَ لَهُ بِهَا عَشْرَ حَسَنَاتٍ وَفُحِيَ عَنْهُ عَشْرَ سَيِّئَاتٍ  
(نَسَائ)

حضرت ابو بردہ بن نیار رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ میرا جو امتی خلوص دل سے مجھ پر صلوٰۃ بھیجے۔ اللہ تعالیٰ اس پر دس صلوٰتیں بھیجتا ہے اور اس کے صلہ میں اس کے دس درجے بلند کرتا ہے اور اس کے حساب میں دس نیکیاں لکھاتا ہے اور اس کے دس گناہ معاف کر دیتا ہے۔

۱۰

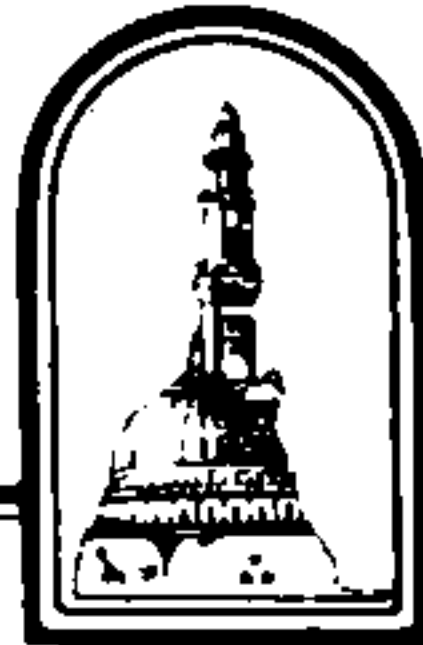
حضرت علیہ السلام نے فرمایا۔ جمعہ کے دن مجھ پر کثرت سے دُرود بھیجو تم جہاں بھی ہو، ہاری آواز مجھ تک پہنچتی ہے

عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
أَكْثَرُ وَالْمَلَأُوهَ عَلَى يَوْمِ الْجُمُعَةِ فَإِنَّهُ يَوْمَ تُرْسُهُ  
تَشْهَدُهُ الْمَلَائِكَةُ وَمَا مِنْ عَبْدٍ يُصَلِّي عَلَيَّ إِلَّا بَلَغَنِي  
صَوْتُهُ حَيْثُ كَانَ (طبرانی)

حضرت ابو بردہ رضی اللہ عنہ راوی ہیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جمعہ کے روز مجھ پر کثرت سے دُرود بھیجا کرو کہ وہ حاضر کی کا دن ہے اس روز فرشتے (دوسرے دنوں کی نسبت زیادہ) حاضر ہوتے ہیں میرا جو امتی مجھ پر دُرود بھیجے اس کی آواز مجھ تک پہنچتی ہے۔ وہ جہاں بھی ہو۔



وَعَلَىٰ رِجَالِكُمْ  
وَبَيْنَهُمْ





ہوئے پہلے آمنہ سے ہویدا دعائے خلیل اور نوید مسیحا

عَنْ الْعَرَبِ بَاضِ بْنِ سَارِيَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنِّي عِنْدَ اللَّهِ مَكْتُوبٌ خَاتَمُ النَّبِيِّينَ وَإِنَّ آدَمَ لَمُنْجَدِلٌ فِي طِينَتِهِ وَسَأُخْبِرُكُمْ بِأَوَّلِ أَمْرِي دَعْوَةَ إِبْرَاهِيمَ وَبَشَارَةَ عِيسَى وَرُؤْيَا أُمِّي الَّتِي رَأَتْ حِينَ وَضَعْتَنِي قَدْ خَرَجَ لَهَا فُؤَادٌ أَضَاءَ لَهَا مِنْهُ قُصُودُ الْمَشَامِرِ (سند احمد، بیہقی، حاکم، ابن عساکر، صحیح ابن حبان اور شرح السنۃ وغیرہ)

حضرت عرباض بن ساریہؓ سے روایت ہے۔ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ میں اللہ تعالیٰ کے ہاں اس وقت سے خاتم النبیین لکھا جا چکا تھا جب کہ آدم ابھی خمیر سے پہلے مٹی میں تھے اور میں نہیں بتاؤں کہ میری نبوت کے بارے میں پہلی خبر ابراہیم کی دعا تھی اور عیسیٰ کی بشارت تھی اور اس کے علاوہ میری والدہ کا وہ خواب تھا جو انھوں نے میری ولادت سے پہلے دیکھا تھا اور انھوں نے میری ولادت کے وقت دیکھا کہ ان سے ایک نور نکلا جس کے سبب شام کے محل روشن و منور ہو گئے۔

حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کا نور مبارک تخلیق آدم سے

چودہ ہزار برس پہلے بارگاہِ الہی میں موجود تھا

عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ  
 إِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كُنْتُ نُورًا  
 بَيْنَ يَدَيْ رَبِّي قَبْلَ خَلْقِ آدَمَ بِأَرْبَعَةِ عَشَرَ أَلْفَ عَامٍ  
 حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے کہا کہ

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ میں تخلیق آدم سے چودہ ہزار برس پہلے اپنے  
 پروردگار کے حضور میں ایک نور تھا۔ (قسطانی جلد ۱ ص ۱۱)

(۱۲)

حضور علیہ السلام کی ذات اقدس نور اول ہے حضور کی

اولیت حقیقی ہے اللہ تعالیٰ نے پہلے حضور نور پاک کو پیدا فرمایا

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ قُلْتُ  
 يَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَأِيُّ أَنتَ وَأُمِّي أَخْبَرَنِي عَنْ  
 أَوَّلِ شَيْءٍ خَلَقَهُ اللَّهُ تَعَالَى قَبْلَ الْأَشْيَاءِ قَالَ يَا جَابِرُ  
 إِنَّ اللَّهَ تَعَالَى خَلَقَ قَبْلَ الْأَشْيَاءِ نُورَ نَبِيِّكَ مِنْ نُورِهِ  
 فَجَعَلَ ذَلِكَ النُّورَ يَدُورُ بِالْقُدْرَةِ حَيْثُ شَاءَ اللَّهُ تَعَالَى  
 وَلَمْ يَكُنْ فِي ذَلِكَ الْوَقْتِ نُوْحٌ وَلَا قَلَمٌ وَلَا جَنَّةٌ وَلَا نَارٌ  
 وَلَا مَلَكٌ وَلَا سَمَاءٌ وَلَا أَرْضٌ وَلَا شَمْسٌ وَلَا قَمَرٌ وَلَا جَنٌّ وَلَا إِنْسٌ —

المحدث (قسطانی جلد ۱ ص ۱۱ و بیہقی وغیرہ) و نشر الطیب ص ۱۴

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے۔ انہوں نے سزا کیا۔

یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرے ماں باپ آپ پر فدا ہوں۔ مجھ کو خبر

دیجئے کہ سب اشیا سے پہلے اللہ تعالیٰ نے کونسی چیز پیدا کی۔ آپ نے فرمایا۔  
 اے جابر، اللہ تعالیٰ نے تمام اشیا سے پہلے تیرے نبی کا نور اپنے نور سے (نبیوں  
 معنی کہ نورِ الہی اس کا مادہ تھا بلکہ اپنے نور کے فیض سے) پیدا کیا۔ پھر وہ نور  
 قدرتِ الہیہ سے جہاں اللہ تعالیٰ کو منظور ہوا سیر کرتا رہا اور اس وقت نہ لوح تھی  
 نہ قلم تھا اور نہ بہشت تھی اور نہ دوزخ تھا اور نہ فرشتہ تھا اور نہ آسمان تھا اور نہ  
 زمین تھی اور نہ سورج تھا اور نہ چاند تھا اور نہ جن تھا اور نہ انسان تھا۔

۱۳

قلم کی اولیت اضافی ہے یعنی قلم کی پیدائش حضور کے  
نور کے بعد اور ساری کائنات سے پہلے ہے

عَنْ عُبَادَةَ بْنِ صَامِتٍ قَالَ قَالَ  
 رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ أَوَّلَ مَا خَلَقَ اللَّهُ الْقَلَمَ  
 فَقَالَ لَهُ أَكْتُبْ قَالَ مَا أَكْتُبُ قَالَ أَكْتُبِ الْقَدْرَ فَكُتِبَ  
 مَا كَانَ وَمَا هُوَ كَأَنَّ الْهَبَّ الْأَبَدِي (ترمذی)

حضرت عبادہ بن صامت سے روایت ہے :-

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ بیشک اللہ تعالیٰ نے سب سے پہلے قلم  
 کو پیدا کیا۔ پھر اسے فرمایا کہ لکھو۔ اس نے عرض کیا، کیا لکھوں؟ اللہ تعالیٰ  
 نے فرمایا قدر تحریر کرو۔ پس اس نے جو کچھ پہلے ہو چکا تھا اور جو کچھ ابد تک  
 ہونے والا تھا سب لکھ دیا۔

○

حضور علیہ السلام اس وقت نصف نبوت ہو چکے تھے جب کہ آدم

روح و جسم کے مرحلے میں تھے

عَنْ مَيْسِرَةَ بْنِ الْفَجْرِ قَالَ

كَلَّمْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَتَى كُنْتُ نَبِيًّا  
قَالَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُنْتُ نَبِيًّا تَرَادُّرُ بَيْنِ الرُّوحِ وَالْجَسَدِ

(احمد بن حنبل، حاکم، بخاری، ابونعیم، طبرانی، ابن سعد)

حضرت میسرہ، ابن ابی الجعدا اور ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے  
روایت ہے: میں اس وقت بھی نبی تھا جب آدم روح اور جسم کے مرحلے میں تھے

حضور علیہ السلام اس وقت نبی تھے جب کہ

آدم روح و بدن کے درمیان تھے

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ

قَالَ قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَتَى وَجَبَتْ لَكَ  
النُّبُوَّةُ قَالَ وَادُّرُ بَيْنِ الرُّوحِ وَالْجَسَدِ (ترمذی، حدیث حسن)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ صحابہ کرام نے بارگاہ رسالت میں عرض کی:-  
یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ کو نبوت کے شرف سے کب پہرہ منڈکیا گیا تھا۔ حضور  
علیہ السلام نے فرمایا۔ اس وقت سے جب کہ آدم روح اور بدن کے درمیان تھے  
یعنی ان کی تخلیق بھی عمل میں نہیں آئی تھی۔



۱۷

## حضورِ قدس صلی اللہ علیہ وسلم کی فاتِ اقدس پر نبوت ختم ہو گئی

عَنْ ثَوْبَانَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَا خَاتَمُ النَّبِيِّينَ لَا نَبِيَّ بَعْدِي (ابوداؤد، ترمذی، مشکوٰۃ ص ۲۶۵)

حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں خاتم النبیین ہوں۔ میرے بعد کوئی نبی نہیں ہوگا۔

۱۸

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خُتِمَ بِرَسُولِي (بخاری، مسلم، مشکوٰۃ ص ۵۱۵)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ رسولوں کا سلسلہ مجھ پر ختم کر دیا گیا

۱۹

عَنِ الْعِدِّ بْنِ سَارِيَةَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ إِنِّي عِنْدَ اللَّهِ مَكْتُوبٌ خَاتَمُ النَّبِيِّينَ وَإِنَّ آدَمَ لَمُنْجَدِلٌ فِي طِينِهِ (شرح السنۃ، مشکوٰۃ ص ۵۱۳)

حضرت عریاض بن ساریہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ میں اللہ تعالیٰ کے ہاں اس وقت خاتم النبیین لکھا گیا

جب کہ حضرت آدم علیہ السلام اپنی گندھی ہوتی مٹی میں تھے (یعنی ان کا پستلا اس وقت تیار نہیں ہوا تھا۔)

## میری اُمت میں کھم ویش ۳۰ جھوٹے عیان نبوت پیدا ہونگے

عَنْ ثَوْبَانَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْتُمْ سَيَكُونُونَ فِي أُمَّتِي كَذَّابُونَ تَلْشُونَ كُلَّهُمْ بِيَزْعُمُ أَنْتُمْ نَبِيُّهُ وَ أَنَا خَاتَمُ النَّبِيِّينَ لَا نَبِيَّ بَعْدِي (رواه مسلم)

حضرت ثوبان سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے۔  
آئندہ میری اُمت میں تیس سخت جھوٹے پیدا ہوں گے۔ ان میں ہر ایک یہ گمان کرے گا کہ وہ نبی ہے حالانکہ میں سب نبیوں کے آخر میں آیا ہوں۔ میرے بعد کوئی نبی نہیں۔

## یہ اُمت آفری اُمت ہے اور سب سے بہتر اُمت

عَنْ بَهْزِ بْنِ حَكِيمٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ نَجْدِيٍّ مَرْفُوعًا تَكْمَلُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ سَبْعُونَ أُمَّةً خَيْرُهَا وَخَيْرُهَا - (رواه ابن ماجہ)

والدارمی کنزانی الکنز ج ۶ ص ۲۳۲، و رواہ الترمذی وقال ہذا حدیث حسن

(المشکوٰۃ ص ۵۸۲)

حضرت بہز بن حکیم اپنے والد حکیم اور ان کے دادا سے مرفوعاً روایت کرتے ہیں۔ حضرت صل اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ قیامت کے دن ستر اُمتیں پوری ہو جائیں گی۔ ہم ان سب سے آخر اور سب سے بہتر ہوں گے۔ (ابن ماجہ و ترمذی)

عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنَحْنُ  
 آخِرَ الْأُمَمِ وَأَوَّلُ مَنْ يُحَاسَبُ - آيِنَ الْأُمَّةِ الْأُمِّيَّةُ وَ  
 نِيَّتُهَا فَتَحْنُ الْأَخِرُونَ الْأَوَّلُونَ (رواه ابن ماجه)

حضرت ابن عباس فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ ہم سب سے  
 آخری امت ہیں اور قیامت میں سب سے پہلے ہمارا حساب ہوگا۔ پکارا جائیگا  
 امتِ امیہ اور ان کے نبی کہاں ہیں؟ اس لیے گو ہم سب سے آخری ہیں مگر  
 (قیامت کے دن) سب سے پہلے ہو جائیں گے۔ (ابن ماجہ)

## یہ امتِ آخری امت ہے مگر قیامت کے دن سب سے پہلی

عَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا أُسْرِيَ  
 لِيَ إِلَى السَّمَاءِ قَرَّبَنِي رَبِّي تَعَالَى حَتَّى كَانَ بَيْنِي وَبَيْنَهُ  
 لِقَابَ قَوْسَيْنِ أَوْ أَدْنَى قَالَ يَا حَبِيبِي يَا مُحَمَّدُ قُلْتُ لَبَيْكَ  
 يَا رَبِّ قَالَ هَلْ عَمَّكَ إِِنْ جَعَلْتُكَ آخِرَ النَّبِيِّينَ قُلْتُ لَا  
 يَا رَبِّ قَالَ حَبِيبِي هَلْ عَمَّكَ إِمْتِكَ إِِنْ جَعَلْتَهُمْ آخِرَ الْأُمَمِ قُلْتُ  
 يَا رَبِّ لَوْ قَالَ أَبْلِغْ عَنِّي السَّلَامَ وَأَخْبِرْهُمْ أَنِّي جَعَلْتَهُمْ  
 آخِرَ الْأُمَمِ (رواه الخطيب والديلمی - الكنز ج ۱ ص ۱۱۲)

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم  
 نے فرمایا۔ جب شبِ معراج میں مجھے آسمان پر لے جایا گیا تو میرے پروردگار نے مجھے  
 قریب بلایا اور بہت قریب بلایا اور کہا۔ اے میرے حبیب، اے محمد! میں نے

کہا حاضر ہوں اے پروردگار۔ ارشاد ہوا۔ اگر ہم تمہیں آخر النبیین بنا دیں تو تم ناخوش نہ ہوؤ گے۔ میں نے عرض کیا اے پروردگار نہیں۔ پھر ارشاد ہوا اگر تمہاری امت کو آخری امت بنا دیں تو وہ ناخوش تو نہ ہوں۔ میں نے عرض کی نہیں اے رب۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا تو اپنی امت کو سلام کہنا اور انہیں بنا دینا کہ میں نے ان کو آخری امت بنا دیا ہے۔ (کنز العمال)

(۲۴)

میں آخری نبی ہوں اور میری مسجد انبیا کی مسجدوں میں آخری مسجد ہے

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَا خَاتِمُ الْأَنْبِيَاءِ وَمَسْجِدِي خَاتِمُ مَسْجِدِ الْأَنْبِيَاءِ (رواه الدہلی و ابن الفجار و البزار، لکنز)

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ میں آخری نبی ہوں اور میری مسجد انبیا کی مسجدوں میں آخری مسجد ہے (دہلی، بزار)

(۲۵)

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ بْنِ قَارِظٍ أَشْهَدُ أَنِّي سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَإِنِّي آخِرُ الْأَنْبِيَاءِ وَمَسْجِدِي آخِرُ الْمَسَاجِدِ - (رواه مسلم والنسائي ولفظ خاتم الانبياء و خاتم المساجد)

حضرت عبد اللہ بن ابراہیم بن قارظ کہتے ہیں۔ میں گواہی دیتا ہوں کہ میں نے ابو ہریرہؓ کو یہ کہتے سنا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے۔ میں سب انبیاء کے آخری

ہوں اور میری مسجد بھی اب آفری مسجد ہے۔ یعنی انبیاء کی بنائی ہوئی مسجد میں آفری مسجد ہے۔ (مسلم و نسائی) ۱۷

پیچھے آنا ہے تری ختم نبوت کی دلیل  
اور سایہ کا نہ ہونا تری یکتائی ہے

## محبت و عقیدتِ رسول کے بغیر کوئی شخص مومن نہیں ہو سکتا

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ هِشَامٍ قَالَ كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ أَحَدٌ بِيَدِ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ فَقَالَ لَهُ عُمَرُ يَا رَسُولَ اللَّهِ لَأَنْتَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ كُلِّ شَيْءٍ إِلَّا مِنْ نَفْسِي فَقَالَ لَا وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ حَتَّى أَكُونَ أَحَبَّ إِلَيْكَ مِنْ نَفْسِكَ فَقَالَ عُمَرُ فَإِنَّكَ أَلَا نَ وَاللَّهِ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ نَفْسِي فَقَالَ أَلَا نَ يَا عُمَرُ (بخاری)

عبداللہ بن ہشام کہتے ہیں کہ ہم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے۔ آپ عمرؓ کا ہاتھ پکڑے ہوئے تھے۔ عمرؓ نے آپ سے عرض کیا یا رسول اللہ آپ مجھے اپنی جان کے سوا ہر چیز سے زیادہ عزیز ہیں۔ حضور علیہ السلام نے فرمایا اس ذات کی قسم جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے۔ جب تک تم کو میں تمہاری جان سے زیادہ محبوب نہ ہوں تم مومن نہیں ہو۔ حضرت عمرؓ نے عرض کی حضور! اب آپ مجھے اپنی جان سے بھی زیادہ عزیز ہو گئے۔ حضور علیہ السلام نے فرمایا تو اب تم مومن بھی ہو گئے۔



حضرت اقدس صلی اللہ علیہ وسلم سے سچی محبت کرنے والا جنت میں حضور ساتھ ہوگا

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ دَجْلًا سَأَلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
مَتَى السَّاعَةُ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ مَا أَعَدَّتْ لَهَا قَالَ مَا  
أَعَدَّتْ لَهَا مِنْ كَثِيرٍ صَلَوةٍ وَلَا صَوْمٍ وَلَا صَدَقَةٍ  
وَلَكِنِّي أُحِبُّ اللَّهَ وَرَسُولَهُ قَالَ أَنْتَ مَعَ مَنْ أَحَبَبْتَ -

(رواه البخاری)

حضرت انس بن مالک سے روایت ہے کہ ایک شخص نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا۔ قیامت کب آئے گی۔ آپ نے فرمایا قیامت کے لیے تو نے کیا تیار کر رکھا ہے؟ اس نے عرض کیا۔ نہ بہت سی نمازیں ہیں۔ نہ روزے اور نہ صدقے۔ ہاں ایک بات ہے کہ اللہ اور اس کے رسول سے محبت رکھتا ہوں۔ آپ نے فرمایا تو پھر قیامت میں (تو ان کے ساتھ ہوگا۔ جن سے تجھے محبت ہے۔

حضرت اقدس صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان لائے بغیر نجات ممکن نہیں

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ  
وَالَّذِي نَفْسِي مُحَمَّدٍ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) بِيَدِهِ لَا  
يَسْمَعُ بِنَا أَحَدٍ مِّنْ هَذِهِ الْأُمَّةِ يَهُودِيٍّ وَلَا نَصْرَانِيٍّ  
شَرَّ يَمُوتُ وَلَمْ يُؤْمِنْ بِالَّذِي أُرْسِلْتُ بِهِ إِلَّا كَانَ  
مِنَ أَصْحَابِ النَّارِ (رواه مسلم)

حضرت ابوہریرہ رضی سے روایت ہے۔ وہ رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا۔ "قسم اس ذاتِ پاک کی جس کے قبضہ قدرت میں محمدؐ کی جان ہے۔ اس اُمت کا جو کوئی بھی یہودی یا نصرانی (یا کوئی اور مذہب رکھنے والا) میری خبر سن لے (یعنی میری نبوت کی دعوت اس کو پہنچ جائے) اور پھر وہ مجھ پر اور میرے لائے ہوئے دین پر ایمان لائے بغیر مر جائے تو ضرور وہ دوزخوں میں ہوگا۔"

۲۹

## حضرت اقدس صلی اللہ علیہ وسلم سے محبت دینِ حق کی شرطِ اول

عَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يُؤْمِنُ أَحَدٌ كُمْ حَتَّىٰ أَكُونَ أَحَبَّ إِلَيْهِ مِنْ وَالِدَيْهِ وَوَلَدِهِ وَالنَّاسِ أَجْمَعِينَ - (رواه البخاری وسلم)

حضرت انس رضی سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ۔ "تم میں سے کوئی شخص مومن نہیں ہو سکتا، جب تک کہ اس کو اپنے ماں باپ، اپنی اولاد اور سب لوگوں سے زیادہ میری محبت نہ ہو۔"

۳۰

لوگ اس وقت تک مومن نہیں ہو سکتے جب تک ہر معاملہ میں حضرت اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی حاجتِ مطلقہ کو تسلیم کر لیں

عَنْ ضَمْرَةَ فَإِنَّ رَجُلَيْنِ اِخْتَصَمَا إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَضَىٰ لِلْمُحَقِّ عَلَى الْمُبْطِلِ فَقَالَ الْمُقْضَىٰ عَلَيْهِ لَا

أَرْضِي فَقَالَ صَاحِبُهُ فَمَا تُرِيدُ قَالَ أَنْ تَذْهَبَ إِلَى  
 أَبِي بَكْرٍ الصِّدِّيقِ فَذَهَبَ إِلَيْهِ فَقَالَ الَّذِي قَضَى لَهُ  
 قَدْ اخْتَصَمْنَا إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَضَى لِي  
 فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ أَنْتُمْ عَلَى مَا قَضَى بِهِ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ

فَأَبَى صَاحِبُهُ أَنْ يَرْضَى فَقَالَ نَأْتِي عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ فَقَالَ  
 الْمُقَضَى لَهُ قَدْ اخْتَصَمْنَا إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
 فَقَضَى لِي عَلَيْهِ فَأَبَى أَنْ يَرْضَى فَسَأَلَهُ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ  
 فَقَالَ كَذَلِكَ فَدَخَلَ عُمَرُ مَنْزِلَهُ وَخَرَجَ وَالسَّيْفُ فِي  
 يَدِهِ قَدْ سَلَّهُ فَضْرَبَ بِهِ رَأْسَ الَّذِي أَبَى أَنْ يَرْضَى فَقَتَلَهُ  
 فَأَنْزَلَ اللَّهُ فَلَا وَرَبِّكَ لَا يُؤْمِنُونَ إِلَّا بِهِ (تفسیر ابن کثیر)

حضرت ضمیر کا بیان ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں  
 دو شخص اپنا جھگڑا لے کر آئے۔ آپ نے جو سچا تھا اس کے حق میں فیصلہ صادر  
 فرما دیا۔ جس شخص کے خلاف فیصلہ ہوا تھا وہ بولا کہ میں تو اس فیصلہ پر راضی  
 نہیں ہوتا۔ اس کے رفیق نے کہا نواب اور کیا چاہتے ہو۔ اس نے کہا۔ آؤ ابوجہ  
 صدیقؓ کے پاس چلیں۔ دونوں روانہ ہو گئے اور جس شخص کے حق میں فیصلہ ہوا  
 تھا۔ اس نے ردداد مقدمہ بیان کی کہ ہم اپنا جھگڑا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم  
 کی خدمت میں لے کر حاضر ہوئے تھے۔ آپ نے میرے حق میں فیصلہ فرما دیا ہے۔  
 یہ اس پر راضی نہیں ہوتا) حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ردداد مقدمہ سنے  
 بغیر کہا تمہارا فیصلہ وہی رہے گا جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرما چکے ہیں۔ اس کے  
 بعد بھی اس کے رفیق نے رضامندی سے انکار کیا اور کہا اچھا عمر بن الخطاب کے  
 پاس چلیں۔ جس شخص کے حق میں فیصلہ ہو چکا تھا۔ اس نے کہا کہ ہم اپنا مقدمہ



وَالشَّجَاشِي فِي مُلْكِهِ وَإِنِّي وَاللَّهِ مَا رَأَيْتُ مَلِكًا فِي قَوْمٍ  
قَطُّ مِثْلَ مُحَمَّدٍ فِي أَصْحَابِهِ (بخاری)

ساتویں سال جب قریش نے عروہ بن مسعود کو حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس صلح کی گفتگو کرنے کے لیے بھیجا تو اس نے آپ کے صحابہ کی حیرت انگیز تعظیم کا جو نقشہ دیکھا وہ ذیل کے الفاظ میں بیان کیا کہ حضور علیہ السلام وضو کرتے ہیں تو آپ کے وضو کے پانی پر خلقت اس طرح ٹوٹ پڑتی ہے کہ اب ان میں جنگ ہوتی اور جب آپ کا بلغم یا تھوک گرتا ہے تو ہاتھوں ہاتھ لے کر اپنے چہرے اور جسموں پر مل لیتے ہیں۔ جب ان کا کوئی بال گرتا ہے تو جلدی سے اس کو لپک لیتے ہیں۔ جب آپ کوئی حکم دیتے ہیں تو اس کو پورا کرنے کے لیے دوڑ پڑتے ہیں جب بات کرتے ہیں تو ان پر خاموشی چھا جاتی ہے۔ کوئی شخص نظر بھر کر ان کی طرف دیکھ نہیں سکتا۔ عروہ جب واپس ہوا تو اس نے کہا اے گروہ قریش میں نے کسریٰ و قیسرا اور نجاشی کے دربار دیکھے ہیں۔ خدا کی قسم کسی بادشاہ کو اپنی رعایا کے درمیان ایسا با عظمت نہیں دیکھا۔ جیسا اپنے رفقاء میں حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا۔

۳۲

عَنْ أَنَسٍ قَالَ لَقَدْ رَأَيْتُ دَسْوَلَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
وَالْحَلَاقُ يُحَلِّقُهُ وَقَدْ أَطَافَ بِهِ أَصْحَابُهُ فَمَا يُرِيدُونَ أَنْ  
تَقَعَ شَعْرَةٌ إِلَّا فِي يَدٍ وَجِلٍ (رواه مسلم)

حضرت انس فرماتے ہیں۔ میں نے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ حجام آپ کا سر منڈھ رہا ہے۔ صحابہ آپ کو گھیرے ہوئے بیٹھے ہیں اور مقصد صرف یہ ہے کہ جو بال آپ کے سر مبارک سے گرے۔ وہ کسی کے ہاتھ آئے۔





حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔ میں نے حضور علیہ السلام کی (پیشانی) کے بال اپنی اس ٹوپی میں رکھ لیے۔ تو میں جس معرکہ میں جاتا ہوں یہ بال (میری ٹوپی) میں ہوتے ہیں اور انہیں کی برکت سے مجھے فتح ہوتی ہے۔

(۳۵) (خصائص کبریٰ ج ۱ ص ۶۸)

## حضور علیہ السلام کے ایک بال کی بھی ادبی کئیوں پر جنت حرام ہے

عَنْ عَلِيِّ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ اخِذٌ شَعْرَةً يَقُولُ مَنْ أَدَى شَعْرَةً مِنْ شَعْرِي فَأَجَنَّتْ عَلَيْهِ حَرَامٌ (جامع صغير ص ۴۵)

حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم کا بیان ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا۔ آپ اپنا ایک موئے مبارک ہاتھ میں لیے ہوئے تھے کہ جس نے میرے ایک بال کی بھی بے ادبی کی اس پر جنت حرام ہے۔

ہم سیہ کاروں پہ یارب تپشِ محشر میں  
سایہ افکن ہوں تیرے پیالے کے پیالے گیسو

(۳۶)

## صحابہ کرام کے دلوں میں حضور کے موئے مبارک کی قدر و قیمت

عَنْ أَنَسٍ قَالَ لَقَدْ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالْحَلَاقُ يُحَلِقُهُ وَقَدْ أَطَافَ بِهِ أَصْحَابُهُ فَمَا يُرِيدُونَ أَنْ تَقَعَ شَعْرَةٌ إِلَّا فِي يَدِي جُلِي (رواه مسلم في حديث طويل)

حضرت انس فرماتے ہیں۔ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ حجام

آپ کا سر موٹا رہا ہے۔ صحابہ آپ کو گھیرے ہوئے بیٹھے ہیں اور مقصد صرف یہ ہے کہ جو بال آپ کے سر مبارک سے گرے، وہ کسی نہ کسی کے ہاتھ پڑ جائے۔

۳۷

## حضرت محمد بن سیرین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی عقیدت

لَا تَكُونُ شَعْرَةً مِنْهُ أَحَبَّ إِلَيَّ مِنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيهَا

(بخاری ج ۲ ص ۱۹)

حضرت محمد بن سیرین نے فرمایا۔ حضور کا ایک موٹے مبارک ہمیں دنیا و ما فیہا

سے زیادہ عزیز ہے۔

۳۸

## حضور سید عالم نور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے فضائل و مناقب

### معجزات و خصائص آپ کے تبرہ و مقام کی عظمت کی ایک جھلک

عَنْ سَلْمَانَ — قَالَ قَالَ جِبْرِيلُ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
إِنَّ رَبَّكَ يَقُولُ إِنَّ كُنْتُ اصْطَفَيْتُ آدَمَ فَقَدْ خَاطَبْتُ بِكَ  
الْأَنْبِيَاءَ وَمَا خَلَقْتُ خَلْقًا أَكْرَمَ مِنْكَ عَلَيَّ (خصائص ج ۲ ص ۱۹۳)

حضرت سلمان سے روایت ہے کہ جبریل علیہ السلام نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

سے کہا کہ آپ کا پروردگار کہتا ہے۔ اگر میں نے آدم کو صغی اللہ کا خطاب دیا ہے تو  
آپ پر تمام انبیاء کو ختم کر کے (خاتم النبیین کا خطاب دیا ہے) اور میں نے کوئی مخلوق  
ایسی پیدا نہیں کی جو مجھے آپ سے زیادہ عزیز ہو۔

## حضور علیہ السلام کا ذکر خدا کا ذکر ہے

حدیث قدسی ہے، اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:-

جَعَلْتُ تَمَامَ الْإِيْمَانِ بِذِكْرِكَ مَعِيَ وَ قَالَ أَيْضًا  
جَعَلْتُكَ ذِكْرًا مِّنْ ذِكْرِي فَمَنْ ذَكَرَكَ ذَكَرَنِي

(شفا شریف، ص ۱۱)

میں نے ایمان کا مکمل ہونا اس بات پر موقوف کر دیا ہے کہ (اے محبوب) میرے ذکر کے ساتھ تمہارا ذکر بھی ہو اور میں نے تمہارے ذکر کو اپنا ذکر ٹھہرا دیا ہے۔ پس جس نے تمہارا ذکر کیا، اس نے میرا ذکر کیا۔

۳۰

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ

وسلم نے فرمایا:-

آتَانِي جِبْرِيلُ فَقَالَ إِنَّ رَبَّكَ يَقُولُ تَدْرِي كَيْفَ رَفَعْتُ  
ذِكْرَكَ قُلْتُ اللَّهُ أَعْلَمُ قَالَ إِذَا ذُكِرْتُ ذُكِرْتُ

مَعِيَ (زرقان علی الموابہ و منشور ص ۳۶)

میرے پاس جبریل امین آئے اور کہا بیشک آپ کا رب فرماتا ہے کہ (اے سبب) تمہیں معلوم ہے کہ میں نے تمہارا ذکر کیا بند کیا ہے۔ میں نے کہا اللہ خوب جانتا ہے۔ فرمایا کہ جب میرا ذکر ہوگا تو میرے ذکر کے ساتھ تمہارا ذکر بھی ہوگا۔



## حضرت اقدس صلی اللہ علیہ وسلم بے مثل بے مثال بشر ہیں

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
عَنِ الْوَصَالِ فِي الصَّوْمِ فَقَالَ لَهُ رَجُلٌ إِنَّكَ تُوَاصِلُ  
يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ وَأَيُّكُمْ مِثْلِي إِنْ آبَيْتَ يُطْعِمُنِي  
وَأَبِيَّ وَيَسْقِيَنِي - (بخاری ص ۲۶۳ ج ۱، مسلم ص ۳۵۲، مشکوٰۃ ص ۱۷۵)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے۔ انہوں نے فرمایا کہ  
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے رات دن پے درپے روزہ رکھنے سے منع فرمایا۔ تو  
ایک شخص نے حضور سے عرض کیا۔ یا رسول اللہ! آپ تو دن رات پے درپے روزہ  
رکھتے ہیں۔ حضور نے فرمایا کہ میرے مثل کون ہے تم میں۔ بے شک میں اس حال  
میں رات گزارتا ہوں کہ میرا رب مجھے کھلاتا پلاتا ہے۔

۴۲

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
لَا تُوَاصِلُوا قَالُوا إِنَّكَ تُوَاصِلُ قَالَ إِنْ لَسْتُ مِثْلَكُمْ  
إِنْ آبَيْتَ يُطْعِمُنِي رَبِّي وَيَسْقِيَنِي (بخاری ص ۱۰۸۲ ج ۲)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے۔ نبی علیہ السلام نے صحابہ  
سے فرمایا کہ تم لوگ رات دن پے درپے روزے مت رکھو۔ صحابہ نے عرض کیا حضور  
آپ تو رات دن پے درپے روزہ رکھتے ہیں۔ حضور نے فرمایا کہ میں تمہارے مثل نہیں  
ہوں۔ بیشک میں اس حال میں رات گزارتا ہوں کہ میرا رب مجھے کھلاتا اور پلاتا ہے۔

اللہ کی سربراہی میں ہیں یہ

ان سا نہیں انسان وہ انسان ہیں یہ



## حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کا حسن و جمال بے مثل و بے مثال

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَحْسَنَ النَّاسِ وَجْهًا وَأَنُورَهُمْ لَوْ نَالَهُمْ يَصِفُهُ وَاصِفٌ قَطُّ إِلَّا شَبَّهَهُ وَجْهَهُ بِالْقَمَرِ لَيْلَةَ الْبَدْرِ وَكَانَ عَرْفُهُ فِي وَجْهِهِ مِثْلَ اللُّوْلُؤِ

(زرقانی علی المصاب ص ۲۲۵)

ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تمام لوگوں سے زیادہ خوبصورت اور خوش رنگ تھے۔ جس کسی نے بھی آپ کی توصیف کی۔ اس نے آپ کو چودھویں کے چاند سے تشبیہ دی۔ پسینہ کی بوند آپ کے چہرہ میں یوں معلوم ہوتی تھی جیسے موتی۔

## چاندنی رات میں حضور علیہ السلام کے حسن و جمال کی کیفیت

عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي لَيْلَةِ إِضْحِيَّانَ وَعَلَيْهِ حُلَّةٌ حُمْرَاءُ فَجَعَلْتُ أَنْظُرَ الْبَيْرَ وَإِلَى الْقَمَرِ فَإِذَا هُوَ أَحْسَنُ عِنْدِي مِنَ الْقَمَرِ (ترمذی - دارمی - مشکوٰۃ ص ۵۸)

حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔ چاندنی رات تھی اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم عہدہ حمر اوڑھے ہوئے بیٹھے تھے۔ میں کبھی چاند کو دیکھتا اور کبھی حضور کے

چہرہ انور کو۔ بالآخر میرا فیصلہ یہی تھا کہ حضور چاند سے زیادہ خوبصورت ہیں۔

حُسنِ بے بے مثل صورتِ لاجواب  
میں فدا تم آپ ہو اپنا جواب

(۲۵)

## بچپن میں حضور علیہ السلام چاند سے گفتگو فرماتے تھے

عَنِ الْعَبَّاسِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ دَعَانِي  
إِلَى الدُّخُولِ فِي دِينِكَ إِمَارَةً نُبُوَّتِكَ وَأَيْتُكَ  
فِي الْمَهْدِ تُنَاغِي الْقَمَرَ وَتُسَيِّرُ الْيَمْرَ بِإِصْبَعِكَ  
فَحَيْثُ أَشْرْتَ إِلَيْهِ مَالَ قَالَ إِنِّي كُنْتُ أُحَدِّثُ  
وَيُحَدِّثُنِي وَيُلْهِمُنِي عَنِ الْبُكَاءِ وَأَسْمَعُ وَجِبْتُهُ  
حِينَ يَسْجُدُ تَحْتَ الْعَرْشِ (بیہقی، ابن عساکر، خصائص کبریٰ ص ۵۲)

حضرت عباس بن عبدالمطلب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک دن میں نے  
حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں عرض کیا کہ میں نے آپ کی  
ایک بات دیکھی تھی جو آپ کی نبوت پر دلالت کرتی تھی اور میرے مسلمان ہونے  
میں اس کو بڑا دخل حاصل ہے اور وہ یہ ہے کہ میں نے آپ کو دیکھا کہ آپ گھوڑے  
میں لیٹے ہوئے چاند سے باتیں کر رہے تھے اور جس طرف آپ اٹھلی سے اشارہ کرتے  
تھے، چاند اسی طرف ہو جاتا تھا۔ فرمایا میں اس سے باتیں کرتا تھا اور وہ مجھ سے  
باتیں کرتا تھا اور مجھے رونے سے بہلاتا تھا اور میں اس کے گرنے کی آواز سُنتا تھا  
جب کہ وہ عرشِ الہی کے نیچے سجدے میں گرتا تھا۔

۲۶

## حسینوں میں حسین ایسے کہ محبوب خدا ٹھہرے

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ مَا رَأَيْتُ شَيْئًا أَحْسَنَ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ الشَّمْسُ تَجْرِي فِي وَجْهِهِ  
(ترمذی مشکوٰۃ ص ۱۵۱)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے زیادہ خوبصورت کسی کو نہیں دیکھا۔ یوں معلوم ہوتا آفتاب آپ کے چہرہ میں چل رہا ہے

۲۷

## حسینان علم میں سب سے حسین

عَنْ بَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَحْسَنَ النَّاسِ وَجْهًا وَأَحْسَنَهُمْ خَلْقًا  
(بخاری شریف، مسلم شریف ص ۲۵۸)

حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم صورت و سیرت میں تمام لوگوں سے زیادہ حسین و جمیل تھے۔

۲۸

## حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کا حسن و جمال بے مثل و بے مثال

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَحْسَنَ النَّاسِ وَجْهًا وَأَنُورَهُمْ كَوْنًا لَمْ يَصِفْهُ وَاصِفٌ قَطُّ

خود دفعہ  
ذکر فرمایا ہے

إِلَّا شَبَّهَ وَجْهَهُ بِالْقَمَرِ لَيْلَةَ الْبَدْرِ وَكَانَ عَرُوقَةَ فِي  
 وَجْهِهِ مِثْلَ الْمَوْلُودِ (زُرْقَانِي عَلَى الْمَوَائِبِ ص ۲۶۵)  
 اُم المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ  
 علیہ وسلم تمام لوگوں سے زیادہ خوبصورت اور خوش رنگ تھے۔ جس کسی نے آپ کی  
 توصیف کی اس نے آپ کو چودھویں کے چاند سے تشبیہ دی۔ پسینہ کی بوند آپ  
 کے چہرہ میں یوں معلوم ہوتی تھی جیسے موتی۔

(۴۹)

### حضور کا چہرہ اقدس چاند کا ٹکڑا

عَنْ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
 إِذَا سَدَّ اسْتِنَارَ وَجْهُهُ حَتَّى كَأَنَّهُ قِطْعَةٌ مِنَ الْقَمَرِ  
 (بخاری و مسلم)

حضرت کعب بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب حضور صلی اللہ علیہ وسلم  
 سرور و شادمان ہوتے تو آپ کا چہرہ ایسا متور ہو جاتا کہ چاند کا ٹکڑا معلوم ہوتا۔

(۵۰)

### حضور صلی اللہ علیہ وسلم خندہ فرماتے تو دیواریں روشن ہو جاتیں

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ إِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا  
 ضَحِكَ يَتَلَوُّ فِي الْجُدْرِ (خصائص کبریٰ ص ۸۲)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم  
 خندہ فرماتے تو دانتوں سے نور کی شعاعیں نکلتیں جن سے درو دیوار روشن ہو جاتے۔

## حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم جس راستے سے گزرتے وہ خوشبو سے مہک جاتا

عَنْ أَنَسٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا مَرَّ فِي طَرِيقٍ مِنْ طُرُقِ الْمَدِينَةِ وَجَدَ وَامِنَهُ رَائِحَةَ الطِّيبِ وَقَالُوا مَرَّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ هَذَا الطَّرِيقِ (دارمی، بیہقی، ابونعیم، بزار، ابویعلی، دلائل النبوت ص ۳۸، خصائص ص ۶۶، زرقانی ص ۲۲۳)

حضرت جابر و حضرت انس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم جب مدینہ منورہ کی کسی گلی میں سے گزرتے تو لوگ اس گلی سے خوشبو پا کر کہتے کہ اس گلی میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا گزر ہوا ہے۔

عنبر زمیں، عیسیر ہوا، مشک ترغبار  
ادنی سی یہ شناخت تری رہجز کی ہے

## حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے تلبسم سے

### دروہام روشن و منور ہو جاتے

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كُنْتُ أَخِيظُ فِي السِّحْرِ فَسَقَطَتْ مِنِّي الْإِبْرَةُ فَطَلَبْتُهَا فَلَمْ أَشِدْ عَلَيْهَا فَدَخَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتَيَبَّتْ الْإِبْرَةُ بِشُعَاعِ نَوْرِ وَجْهِهِ فَأَحْبَبْتُهَا (ابن عساکر، خصائص کبریٰ ص ۶۲)

ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں۔

میں بوقتِ سحر کچھ سی رہی تھی۔ میرے ہاتھ سے سوئی گر گئی۔ ہرچند تلاش کی مگر اندھیرے کی وجہ سے نہ ملی۔ پس حضور ماہِ مدینہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لے آئے تو آپ کے دُخِ انور کی روشنی سے سارا کمرہ روشن ہو گیا اور سوئی چمکنے لگی تو مجھے اس کا پتہ چل گیا۔

۵۳

## پسینہ مبارک کی بے نظیر خوشبو

عَنْ أَنَسٍ قَالَ وَلَا شَمَمْتُ مِسْكَ قَطُّ وَلَا عِطْرًا كَانَ أَطْيَبَ مِنْ عَرَقِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ (شمالِ ترمذی)

حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔ میں نے کبھی کوئی خوشبو اور عطر ایسا نہیں سونگا جو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پسینہ مبارک سے زیادہ خوشبودار ہو۔

۵۴

## حضور علیہ السلام کی انگلیوں سے پانی کے چشمے جاری ہو گئے

عَنْ جَابِرٍ قَالَ عَطَشَ النَّاسُ يَوْمَ الْحُدَيْبِيَّةِ فَوَضَعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدَهُ فِي الرَّكْوَةِ فَجَعَلَ الْمَاءُ يَفُورُ مِنْ بَيْنِ أَصَابِعِهِ كَمَا تُثَالِ الْعِيُونُ (خصائص کبری جلد ۲ صفحہ ۴)

امام بخاری و مسلم حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ جنگِ حدیبیہ میں پانی نہ رہا۔ لشکر پر پائیس کا غلبہ ہوا۔ صحابہ نے خدمتِ اقدس میں عرض کی۔ سرکارِ پانی نہیں ہے۔



حضور علیہ السلام نے اپنا دست اقدس چھال میں ڈالا تو انگشت ہٹے مبارک سے چشموں کی طرح پانی جوش مارنے لگا۔ حضرت جابر کہتے ہیں کہ اگر ایک لاکھ آدمی ہوتے تو بھی وہ اس پانی سے سیراب ہو جاتے مگر ہم چندہ سو آدمی تھے۔  
انگلیاں ہیں فیض پر ٹوٹے ہیں پیاسے جھوم کر  
مدیاں پنجابِ رحمت کی ہیں جاری واہ واہ

(۵۵)

## حضور علیہ السلام کے مبارک سے مشک و عنبر کی خوشبو آتی تھی

عَنْ وَائِلِ بْنِ حُجْرٍ قَالَ قَالَ أُتِيَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِدَلْوَيْنِ مَاءٍ فَشَرِبَ مِنَ الدَّلْوَيْنِ مَجَّ فِي الْبِئْرِ فَفَاحَ مِنْهُ مِثْلُ رَائِحَةِ الْمِسْكِ (ابن ماجہ، احمد بیہقی، ابونعیم، خصائص ص ۹۶، زرقانی ص ۹۶)

حضرت وائل بن حجر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک ڈول میں پانی لایا گیا۔ آپ نے اس میں سے پیا اور کھلی کر کے ایک کنویں میں ڈال دیا تو اس میں سے مشک کی سی خوشبو آنے لگی۔

(۵۶)

## حضور علیہ السلام کے جسم اقدس کا سایہ نہ تھا

عَنْ ذَكَوَانَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَكُنْ لَهُ ظِلٌّ فِي شَهْسٍ وَلَا قَمَرٍ (اخراج الحکیم الترمذی)

حضرت ذکران کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا چاند کی چاندنی اور سورج

ک روشنی میں سایہ نہیں دکھائی دیتا تھا۔

(خصائص کبریٰ ص ۶۸ ج ۱)

۵۷

حضور علیہ السلام کی آنکھیں سوتی ہیں،

دل ہمیشہ بیدار رہتا ہے

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَنَامُ عَيْنِي وَلَا يَنَامُ قَلْبِي (بخاری و مسلم)  
حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ میری آنکھیں سوتی ہیں اور دل بیدار رہتا ہے۔

(خصائص کبریٰ ص ۶۹ ج ۱)

۵۸

حضور علیہ السلام کے لیے اندھیرا حجاب نہیں بنتا

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَرَى فِي الظُّلْمَاءِ كَمَا يَرَى فِي الضُّوئِ (بیہقی)

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں۔ حضور نبی کریم علیہ السلام اندھیرے میں ایسے ہی دیکھتے تھے جیسے اُجالے میں۔

(خصائص کبریٰ ج ۱ ص ۶۹)

حضرت علیہ السلام کا کف دست

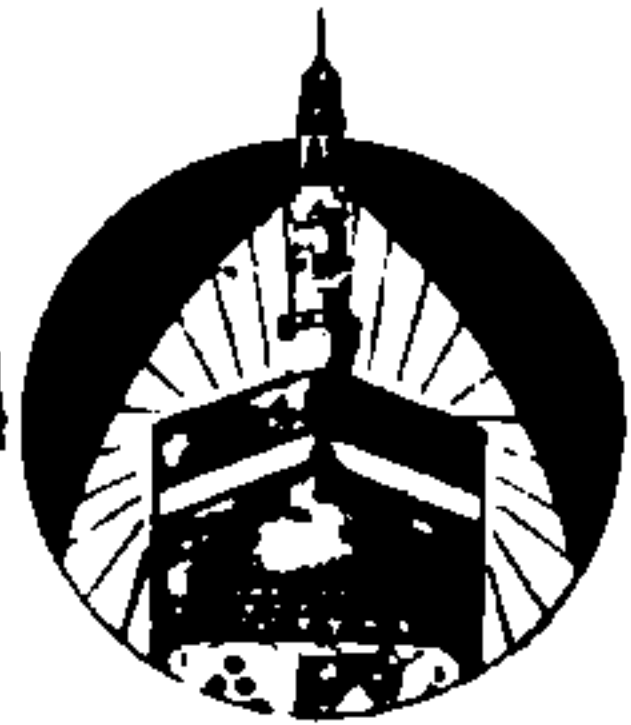
ریشم و دیبا سے زیادہ نرم تھا

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ مَا مَسَسْتُ دِيْبَاجَةً وَلَا حَرِيرِيًّا  
الْبَيْنَ مِنْ كَفِّ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَا شَمَمْتُ  
مِسْكَاً وَلَا عَنْبَرَةً أَطْيَبَ مِنْ رَائِحَةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ (بخاری ص ۲۶۳ ج ۱، مشکوٰۃ ص ۵۱۶)

حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے کسی ریشم اور دیباچ کو حضور  
صلی اللہ علیہ وسلم کے کف دست سے نرم نہیں پایا اور نہ کسی مشک و عنبر وغیرہ کی  
خوشبو کو آپ کی خوشبو سے بڑھ کر پایا۔



يا رسول الله  
صلى الله عليك  
وسلم



## حضورِ اقدس ﷺ کا جسم مبارک مُشک سے زیادہ خوشبودار

حضرت حمید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نماز پڑھ کر تشریف لائے  
فَجَعَلَ النَّاسُ يَأْخُذُونَ بِيَدَيْهِ يَسْحُونَ بِهَا وَجُوهَهُمْ  
قَالَ فَأَخَذْتُ بِيَدِهِ فَوَضَعْتُهَا عَلَى وَجْهِهِ فَإِذَا هِيَ أَبْرَدُ  
مِنَ الْمَلْحِ وَأَطْيَبُ وَأَيْحَتَ مِنَ الْمِسْكِ (بخاری ص ۱)

تو لوگ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے مبارک ہاتھوں کو پکڑ پکڑ کر اپنے چہروں پر ملنے لگے  
میں نے آپ کا ہاتھ پکڑ کر اپنے چہرے پر رکھا تو وہ برف سے زیادہ ٹھنڈا اور کستوری  
سے زیادہ خوشبودار تھا۔

## جسمِ نبوی وفات کے بعد بھی خوشبودار تھا

عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ وَضَعْتُ يَدِي عَلَى صَدْرِ رَسُولِ اللَّهِ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ مَاتَ فَسَمَرْتُ بِهَا جَمْعَ الْكَلِّ وَأَتَوَضَّأُ  
مَا يَذُوبُ رِيحُ الْمِسْكِ مِنْ يَدِي (بیہقی ۱)

ام المؤمنین حضرت سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا بیان ہے۔ میں نے اپنا ہاتھ حضور  
نبی کریم کے سینہ اقدس پر رکھا جس دن آپ نے وفات پائی۔ اس کے بعد مجھ پر  
کئی جمعے (بہتے) گزر گئے۔ کھاتی بھی ہوں اور وضو بھی کرتی ہوں مگر میرے ہاتھ سے  
مُشک کی خوشبو (جو حضور کے سینہ مبارک پر رکھنے کی وجہ سے پیدا ہوئی) نہیں جاتی۔  
واہ اے عطرِ خدا داد ہمکتا تیرا

## شاگردِ رشیدِ حقِ تعالیٰ

عَنْ ابْنِ مَسْعُودٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
وَسَلَّمَ آدَبَ بَنِي رَبِّي فَأَحْسَنَ مَا دِيْبِي

(جو اہل بیچارہ ص ۶۶۳، ص ۲۹۷)

حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور علیہ السلام نے

فرمایا۔ مجھے میرے رب نے پڑھایا اور بہترین تعلیم دی ہے

ایسا اُمی کس لیے منت کش اُستاد ہو

کیا کفایت اس کو اقرار تک الاکرم نہیں

## حضور علیہ السلام دُنیا کی ہر چیز کو جانتے ہیں

عَنْ مَعَاذِ بْنِ جَبَلٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
فَتَجَلَّى لِي كُلُّ شَيْءٍ وَعَرَفْتُ (ترمذی)

حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ ایک طویل حدیث میں مروی ہیں

کہ حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ تو دُنیا کی ہر چیز مجھ پر ظاہر

ہو گئی اور میں نے سب کو پہچان لیا (مشکوٰۃ ص ۷۲)

## حضور کی آنکھوں کے لیے کوئی چیز حجاب نہیں بنتی

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

تَرَوْنَ قِبَلَتِي مَهْنًا فَوَاللَّهِ مَا يَخْفَى عَلَيَّ خُشُوعُكُمْ وَلَا  
 رُكُوعُكُمْ إِنِّي لَأَرَأَيْكُمْ وَرَأَوْظَهْرِي (بخاری ج ۱ ص ۱۲۱)  
 حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ  
 وسلم نے فرمایا۔ کیا تم یہ خیال کرتے ہو کہ میرا قبلہ یہ ہے۔ خدا کی قسم مجھ پر  
 تمہارا نہ خشوع پوشیدہ ہے نہ تمہارا رکوع۔ میں تم کو اپنی پیٹھ کے پیچھے سے  
 بھی دیکھتا ہوں۔

۶۵

حضور نے ایک مجلس میں جو ہو گیا اور جو آئندہ

ہوگا سب کو بیان فرما دیا

عَنْ عَمْرِو بْنِ أَخْطَبِ الْأَنْصَارِيِّ قَالَ ثُمَّ صَعِدَ الْمِنْبَرَ  
 فَخَطَبَنَا حَتَّى غَرَبَتِ الشَّمْسُ فَأَحْبَبْنَا بِمَا كَانَ  
 وَبِمَا هُوَ كَائِنٌ فَاعْلَمْنَا أَحْفَظْنَا (مسلم)

حضرت عمرو بن اخطب انصاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ پھر  
 حضور علیہ السلام منبر پر جلوہ فرما ہوئے اور ہمیں خطبہ دیا۔ حتیٰ کہ سورج غروب  
 ہو گیا تو اس خطبہ میں حضور نے ہمیں اس دنیا میں جو کچھ ہوا اور جو کچھ آئندہ  
 ہوگا۔ سب کی خبر دے دی۔ تو ہم لوگوں میں سب سے بڑا عالم وہ شخص ہے  
 جسے حضور کی بتائی ہوئی خبریں زیادہ یاد ہیں۔ (مسلم جلد دوم ص ۳۹)





حضرت علیؑ کو اللہ تعالیٰ نے زمین و آسمان

کی تمام چیزوں کا علم عطا فرمایا

عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَائِشٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأَيْتُ رَبِّي فِي أَحْسَنِ صُورَةٍ قَالَ فِيمَ يَخْتَصِمُ الْمَلَائِكَةُ الْأَعْلَى قُلْتُ أَنْتَ أَعْلَمُ قَالَ فَوَضَعَ كَفَّهُ بَيْنَ كَتِفَيَّ فَوَجَدْتُ بَرْدَهَا بَيْنَ شَدْيِي فَعَلِمْتُ مَا فِي السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ

(رواه الدارمی)

حضرت عبدالرحمن بن عائش سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ میں نے اپنے رب کو بہترین صورت میں دیکھا۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا۔ ملائکہ کن امور میں سرگرمی سے گفتگو کر رہے ہیں۔ میں نے عرض کیا تو ہی خوب جانتا ہے۔ اس پر اللہ تعالیٰ نے اپنا یہ قدرت میرے دونوں شانوں کے درمیان رکھا جس کی ٹھنڈک میں نے اپنی دونوں چھاتیوں میں محسوس کی۔ بس میں نے جان لیا جو کچھ آسمانوں اور زمینوں میں ہے۔ (مشکوٰۃ، دارمی)

حضرت اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ میں ہر مسلمان کے

سلام کا جواب دیتا ہوں

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ أَحَدٍ يُسَلِّمُ عَلَيَّ إِلَّا رَدَّ اللَّهُ عَلَيَّ رُوحِي حَتَّى آرُدَ عَلَيَّ السَّلَامَ - (رواه ابوداؤد والبیہقی)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب کوئی مجھ پر سلام بھیجے گا تو اللہ تعالیٰ میری روح مجھ پر واپس فرمائے گا (یعنی میری روح جو مشاہدہ حق میں ہوتی ہے۔ اس کی توجہ صلوٰۃ و سلام عرض کرنے والے کی طرف ہو جاتی ہے) پھر میں اس کے سلام کا جواب دیتا ہوں (ابوداؤد)

(۶۸)

حضرت اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

تم جو چاہو مجھ سے پوچھو جواب دوں گا

عَنْ أَنَسٍ قَالَ خَرَجَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ غَضْبَانٌ فَخَطَبَ النَّاسَ فَقَالَ لَا تَسْأَلُونِي عَنْ شَيْءٍ الْيَوْمَ إِلَّا أَخْبَرْتُكُمْ بِهِ وَخَشِنُ نَدَىٰ أَنْ جِبْرِئِيلَ مَعَهُ

حضرت انس فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم باہر تشریف لائے اور اس وقت آپ پر غصہ کے آثار تھے۔ آپ نے لوگوں کے سامنے خطبہ دے کر فرمایا۔ آج تم مجھ سے جو جو سوالات کرو گے میں تم کو جوابات دوں گا۔ راوی کہتا ہے کہ ہم یہ سمجھ رہے تھے کہ اس وقت حضرت جبریل علیہ السلام آپ کے ساتھ ساتھ ہیں۔ اس کے بعد راوی نے پورا واقعہ بیان کیا۔ (ابویعلیٰ)

(۶۹)

حضرت علیہ السلام نے اس دنیا میں جنت کی دیکھا

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبَّاسٍ فِي قِصَّةِ صَلَاةِ الْكُوفِ قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ

رَأَيْتُكَ تَنَاوَلْتَ شَيْئًا فِي مَقَامِكَ هَذَا ثُمَّ رَأَيْتُكَ تَكْمُكْتُ فَقَالَ  
إِنِّي رَأَيْتُ الْجَنَّةَ فَتَنَاوَلْتُ مِنْهَا عُنُقُودًا وَلَوْ أَخَذْتُهَا لَأَكَلْتُمْ  
مِنْهُ مَا بَقِيََتِ الدُّنْيَا وَرَأَيْتُ النَّارَ فَلَمْ أَرَ كَالْيَوْمِ مَنْظَرًا  
قَطُّ أَفْظَعَ (بخاری)

حضرت عبداللہ بن عباسؓ سے روایت ہے کہ صحابہؓ نے عرض کی۔ یا رسول اللہ  
ہم نے آپ کو دیکھا کہ اسی مقام پر آپ نے کسی چیز کے لینے کے لیے ہاتھ بڑھایا تھا۔  
پھر دیکھا کہ آپ پیچھے مہٹ گئے (یہ کیا بات تھی) فرمایا میں نے جنت دیکھی تو یہ ارادہ  
کیا تھا کہ اس میں سے ایک خوشہ لے لوں۔ اگر لے لیتا تو جب تک دنیا رہتی تم  
اس میں سے کھاتے رہتے۔ پھر دوزخ دیکھی تو ایسا خوفناک منظر کبھی نہ دیکھا جیسا آج  
دیکھا تھا (بخاری و مسلم)

(۷)

**حضرت اقدس صلی اللہ علیہ وسلم وہ دیکھتے ہیں جو سب  
کی حد نظر سے باہر ہے اور وہ سنتے ہیں جو کوئی نہیں سنتا**

عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّهُ  
أَرَى مَا لَا تَرَوْنَ وَاسْمَعُ مَا لَا تَسْمَعُونَ أَطَّتِ السَّمَاوُ  
وَحُوقَ لَهَا أَنْ تَأْطَّ مَا فِيهَا مَوْضِعُ أَرْبَعِ أَصَابِعٍ إِلَّا وَ  
مَلِكٌ وَاصِعٌ جِبْهَةً، اللَّهُ سَاجِدًا (ترمذی)

حضرت ابو ذرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا  
میں وہ چیزیں دیکھتا ہوں جو تم نہیں دیکھتے اور وہ آوازیں سنتا ہوں جو  
تم نہیں سنتے۔ آسمان چرچر کر رہا ہے اور اس کو ایسا ہی کرنا چاہیے کیونکہ اس

میں کہیں چار انگشت برابر بھی ایسی جگہ خالی نہیں ہے جہاں کوئی فرشتہ سجدہ میں نہ ہو (ترمذی)

۴۱

اس دنیا میں جو کچھ ہونی والا ہے حضور علیہ السلام  
اسے کف دست کی طرح دیکھ رہے ہیں

عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللَّهَ تَعَالَى قَدْ رَفَعَ لِي الدُّنْيَا فَأَنَا أَنْظُرُ إِلَيْهَا وَإِلَى مَا هُوَ كَائِنٌ فِيهَا إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ كَأَنَّمَا أَنْظُرُ إِلَى كَفِّي هَذِهِ (طبرانی)

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ حضور علیہ السلام نے فرمایا۔ اللہ جل شانہ نے میرے لیے دنیا کو ظاہر فرمایا۔ پس میں دنیا کی طرف اور جو کچھ اس میں تاقیامت ہونے والا ہے۔ سب کی طرف اس طرح دیکھ رہا ہوں جیسے اپنی ہتھیلی کی طرف (زرقانی ج ۷ ص ۲۳۴)

۴۲

حضور علیہ السلام کی آنکھوں کیلئے کوئی چیز حجاب نہیں بنتی

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ هَلْ تَرَوْنَ قِبَلَتِي هَهُنَا وَاللَّهِ مَا يَخْفَى عَلَيَّ رُكُوعَكُمْ وَلَا خُشُوعَكُمْ وَإِنِّي لَأَرَاكُمْ مِنْ وَرَاءِ ظَهْرِي (رواه البخاری)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

کیا تم میرا قبلہ توجہ صرف سامنے کی طرف سمجھتے ہو۔ خدا کی قسم تمہارا رکوع کرنا اور تمہارا خشوع (دل کی کیفیت) مجھ پر پوشیدہ نہیں۔ میں پس پشت سے دیکھتا ہوں۔

۴۳

اللہ تعالیٰ نے زمین کو سمیٹ دیا تو حضور علیہ السلام  
نے اس کے مشرق و مغرب کو دیکھ لیا

عَنْ ثَوْبَانَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
إِنَّ اللَّهَ رَوَى لِي الْأَرْضَ فَرَأَيْتُ مَشَارِقَهَا وَمَغَارِبَهَا  
(رواہ مسلم)

حضرت ثوبان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اللہ تعالیٰ نے مرے لیے زمین سمیٹ دی تو میں نے زمین کے مشرق کو بھی دیکھ لیا اور زمین کے مغرب کو بھی دیکھ لیا۔ (رواہ مسلم، مشکوٰۃ ص ۵۱۲)

۴۴

نبی علیہ السلام نے ابدارِ آفرینش سے دخولِ جنت

و نازتک کے حالات و واقعات بیان فرمائے

عَنْ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَقَامًا فَأَخْبَرَنَا عَنْ بَدْرِ الْخَلْقِ حَتَّى دَخَلَ  
أَهْلُ الْجَنَّةِ مَنَازِلَهُمْ وَأَهْلُ النَّارِ مَنَازِلَهُمْ حَفِظَ  
ذَلِكَ مَنْ حَفِظَهُ وَنَسِيَهُ مَنْ نَسِيَهُ

حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک بار حضور علیہ السلام

ہم لوگوں (کے مجمع) میں کھڑے ہوئے تو حضور نے ابتداءً آفرینش سے جنتیوں کے جنت میں اور دوزخیوں کے دوزخ میں داخل ہونے تک کے سارے حالات کی ہمیں خبر دے دی۔ (حضور سے سننے والوں میں) جس نے اس بیان کو یاد رکھا اس نے یاد رکھا اور جو بھول گیا وہ بھول گیا۔ (بخاری ص ۵۳، مشکوٰۃ ص ۵۱۶)

۴۵

## حضور علیہ السلام نے مجلسِ احد میں قیامت تک ہونیوالے تمام حوادث و واقعات بیان فرمائیے

عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَطِيبًا بَعْدَ الْعَصْرِ فَلَمْ يَدْعُ شَيْئًا يَكُونُ إِلَى قِيَامِ السَّاعَةِ إِلَّا ذَكَرَهُ حَفِظَهُ مَنْ حَفِظَهُ وَنَسِيَهُ مَنْ نَسِيَهُ (ابوداؤد)

ابوداؤد میں حضرت ابوسعید خدری سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک بار عصر کے بعد خطبہ کے لیے کھڑے ہوئے اور جو جو حوادث قیامت تک ظہور میں آنے والے تھے وہ سب بیان فرمائیے۔ جس نے یاد کر لیا یا دکر لیا اور جو بھول گیا وہ بھول گیا۔ (ابوداؤد)

۴۶

## حضور سید المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم کے علم و ریت کی وسعت

عَنْ حُدَيْفَةَ قَالَ وَاللَّهِ لَا أَدْرِي أَلَسِيَ أَصْحَابِي أَمْ تَنَاسَوْا وَاللَّهِ مَا تَرَكَ وَسُئِلَ اللَّهُ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ



قَائِدِ فِتْنَةٍ إِلَىٰ أَنْ تَنْقُضِيَ الدُّنْيَا يَبْلُغُ مِنْ مَعَهُ ثَلَاثَ  
مِائَةٍ فَصَاعِدًا إِلَّا قَدْ سَمَّاهُ لَنَا بِاسْمِهِ وَاسْمِ أَبِيهِ  
وَاسْمِ قَبِيلَتِهِ

حضرت حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ خدا تعالیٰ کی قسم میں نہیں کہہ  
سکتا کہ میرے ساتھی بھول گئے ہیں یا بھول جانے کا اظہار کرتے ہیں (آج سے)  
دنیا کے ختم ہونے تک جتنے فتنے انجیز لوگ پیدا ہوں گے۔ جن کے ساتھیوں کی  
تعداد تین سو سے زائد ہوگی۔ خدا تعالیٰ کی قسم حضور نے ہمیں ان کا نام، ان کے  
باپ کا نام اور ان کے خاندان کا نام (سب کچھ) بتا دیا۔ (ابوداؤد، مشکوٰۃ ص ۴۶۳)

(۷۷)

نبی کریم علیہ السلام نے قیامت تک پیدا ہونے والے

فتنوں کے قائدوں کے نام بیان فرمادیئے

عَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ وَاللَّهِ مَا أَدْرِي أَنَسِيَ أَحْصَابِي أَمْ تَنَاسَوُا وَاللَّهِ  
مَا تَرَكَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ قَائِدِ فِتْنَةٍ إِلَىٰ  
أَنْ تَنْقُضِيَ الدُّنْيَا يَبْلُغُ مِنْ مَعَهُ ثَلَاثِمِائَةٍ فَصَاعِدًا إِلَّا قَدْ  
سَمَّاهُ لَنَا بِاسْمِهِ وَاسْمِ أَبِيهِ وَاسْمِ قَبِيلَتِهِ (رواه ابوداؤد)

حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں۔ خدا کی قسم میں نہیں سمجھتا کہ میرے  
رفقارنی الواقع بھول چکے ہیں یا وہ تجاہل عارفانہ کرتے ہیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ  
وسلم نے دنیا کے خاتمہ تک فتنوں کا کوئی ایسا سرغنہ نہیں چھوڑا جس کی جماعت تین سو  
یا اس سے اوپر پہنچ چکی ہو مگر اس کا اور اس کے باپ اور قبیلہ کا نام لے لے کر

ہم کو بتا دیا۔ (ابوداؤد)

○

(۷۸)

## معرکہ بدر میں صحابہ کرام کی جان نثاری کا ایک منظر

حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے بدر کی لڑائی سے قبل ہی صحابہ کو یہ بتا دیا کہ زمین کے اس حصہ پر فلاں شخص جاں توڑتا ہو پایا جائیگا

عَنْ أَنَسٍ قَالَ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَاوَرَ حِينَ بَلَّغَنَا فَنَدَبَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ النَّاسَ فَاَنْطَلَقُوا حَتَّى نَزَلُوا بَدْرًا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَذَا مَصْرَعُ فُلَانٍ وَيَضَعُ يَدَهُ عَلَى الْأَرْضِ هَهُنَا قَالَ فَمَا مَاطَ أَحَدُهُمْ مَوْضِعَ يَدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ (رواه مسلم)

حضرت انسؓ کہتے ہیں کہ جب ابوسفیان کے شکرکشی کی خبر ملی تو حضور اقدس

صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے متعلق صحابہؓ سے مشورہ فرمایا۔ حضرت سعد بن عبادہؓ نے عرض کی۔ یا رسول اللہ اس کی قسم جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے اگر آپ ہمیں یہ حکم دیں کہ ہم اپنے گھوڑے دریا میں ڈال دیں تو ہم ابھی ڈال دیں گے اور اگر آپ یہ فرمائیں کہ ہم برک العناد تک اپنے گھوڑے دوڑا کر ان کے پتے پانی کر ڈالیں تو ہم یہ بھی کر گزریں گے۔ اس کے بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں کو چلنے کے لیے بلایا۔ لوگ چل پڑے۔ یہاں تک کہ بدر کے میدان میں آکر مقیم ہو گئے۔ آپ یہاں زمین پر ہاتھ رکھ رکھ کر بتاتے جاتے تھے کہ یہاں فلاں مشرک مقتول ہو کر گرے گا اور یہاں فلاں گرے گا۔ راوی کا بیان ہے کہ (سب اسی جگہ مقتول ہوئے اور) ان میں کوئی ایسا نہ تھا جو آپ کی مقرر کردہ جگہ سے ذرا کہیں علیحدہ گوا ہو۔ (مسلم)

○

(۷۹) حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی زبان مبارک سے ہر حال میں حق ہی نکلتا ہے

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرِوٍ وَقَالَ كُنْتُ أَكْتُبُ كُلَّ شَيْءٍ أَسْمَعُهُ  
مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُرِيدُ حِفْظَهُ فَهَتَّنِي  
قُرَيْشٌ وَقَالُوا أَتَكْتُبُ كُلَّ شَيْءٍ تَسْمَعُهُ وَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِشَرِّ يَتَكَلَّمُ فِي الْغَضَبِ وَالرِّضَاءِ  
فَأَمْسَكْتُ عَنِ الْكِتَابَةِ فَذَكَرْتُ

ذَلِكَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَوْمَأَ بِصَبْعِهِ  
إِلَى فِيهِ فَقَالَ أَكْتُبُ قَوْلَ الَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ مَا  
يَخْرُجُ مِنْهُ إِلَّا حَقٌّ

ابوداؤد

حضرت عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں میں جو کچھ حضور علیہ السلام سے سنتا  
لکھ لیتا۔ اور یاد کر لیتا قریش نے مجھ سے کہا۔ حضور سے سنی ہوئی ہر بات نہ لکھا کرو  
کیونکہ ممکن ہے حضور کبھی غصہ و خوشی کی حالت میں ہوں۔ تو میں نے لکھنے میں توقف کیا اور  
اس بات کو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں عرض کیا۔ حضور صلی اللہ  
علیہ وسلم نے فرمایا۔ لکھو اور انگلی سے اپنے منہ کی طرف اشارہ کر کے فرمایا۔ خدا  
کی قسم اس منہ سے سوائے حق کے اور کچھ نہیں نکلتا۔

(۸۰)

حضور علیہ السلام مالکِ شریعت ہیں

عَنْ نَصْرٍ مِّنْ عَاصِمِ اللَّيْثِيِّ عَنْ رَجُلٍ مِّنْهُمْ أَنَّهُ آتَى

السَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَسْلَمَ عَلَيَّ أَنْ لَا يُصَلِّيَ  
 إِلَّا صَلَاتَيْنِ فَقَبِلَ مِنْهُ (رواه احمد وسنده جيد وجمالة الصحابي لا تضرب  
 نصر بن عاصم ليثي اپنے خاندان کے ایک شخص کے واسطے سے روایت کرتے  
 ہیں کہ وہ آپ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور اس شرط پر اسلام لائے کہ صرف  
 دو نمازیں پڑھا کریں گے تو حضور نے ان کی اس شرط کو بھی قبول فرمایا۔

(۸۱)

حج عمر میں ایک بار ہی فرض ہے۔ اگر حضور علیہ السلام

ہاں کہہ دیتے تو ہر سال فرض ہو جاتا

عَنْ عَلِيٍّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ قَالَ — فَقَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ أَفْحَا  
 كُلِّ عَامٍ فَتَالَ لَا وَ لَوْ قُلْتُ نَعَمْ لَوَجِبَتْ (احمد زندی ابن حج  
 حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم سے روایت ہے۔ صحابہ نے عرض کی یا رسول اللہ  
 کیا ہر سال حج فرض ہے۔ فرمایا نہیں۔ اور اگر میں ہاں کہہ دیتا تو ہر سال حج فرض  
 ہو جاتا۔ (زندى ابواب الحج ص ۱۶۸)

(۸۲)

حضور علیہ السلام کی قربت دنیا و آخرت میں نافع ہے

عَنْ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُلُّ سَبَبٍ  
 وَ نَسَبٍ يَنْقَطِعُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مَا خَلَا سَبَبِيَّ وَ نَسَبِيَّ  
 (جواہر ج ۱ ص ۳۲۱) (صواعق محرقة ص ۹۵)

حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ روزِ قیامت تمام قرابتی و نسبی رشتے منقطع ہو جائیں گے سوائے میرے قرابتی و نسبی رشتوں کے (صواعق)

(۸۳)

## خدا چاہتا ہے تمہارے محمد (صلی اللہ علیہ وسلم)

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ فَقَالَ اللَّهُمَّ أُمَّتِي أُمَّتِي وَبِكِي فَقَالَ اللَّهُ تَعَالَى يَا جِبْرِيلُ إِذْهَبِ إِلَى مُحَمَّدٍ وَرَبِّكَ أَعْلَمُ فَسَلَّهُ مَا يَبْكِيهِ فَأَتَاهُ جِبْرِيلُ فَسَأَلَهُ فَأَخْبَرَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَا قَالَ فَقَالَ اللَّهُ لِعِجْرِيئِيلَ إِذْهَبِ إِلَى مُحَمَّدٍ فَقُلْ إِنَّا سُرَرْنَا بِكَ فِي أُمَّتِكَ وَلَا نَسُوؤُكَ (مسلم)

حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی اُمت کے لیے مغفرت کی دُعا کی اور اس دعا میں بحضور رب العالمین روئے تو اللہ تعالیٰ نے جبریل امین کو حکم دیا۔ تم محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس جاؤ اور رونے کا سبب پوچھو۔ حضور نے فرمایا۔ میرے رونے کا سبب فکرِ اُمت ہے۔ اس پر اللہ تعالیٰ نے بذریعہ جبریل فرمایا جبریل ہماری طرف سے محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے کہو۔ تمہاری اُمت کے بارے میں ہم تمہیں راضی کر دیں گے اور رنجیدہ نہیں کریں گے۔ (مسلم)

○

کہ حیف باشد ازو غیر او تمنائے  
سائل ہوا ترا مانگتا ہوں تجھ سے تجھی کو معلوم ہے اقرار کی عادت تھی مجھ کو

○  
عَنْ رَبِيعَةَ بْنِ كَعْبِ الْأَسْلَمِيِّ قَالَ كُنْتُ أَيْتُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَتَيْتُهُ بِوَضُوءِهِ وَحَاجَتِهِ فَقَالَ يَوْمًا يَا رَبِيعَةَ سَأَلْتَنِي فَأَعْطَيْتَكَ  
قَالَ فَقُلْتُ أَسْأَلُكَ مُرَافَقَتَكَ فِي الْجَنَّةِ فَقَالَ أَوْغَيْرَ ذَلِكَ  
قُلْتُ هُوَ ذَلِكَ قَالَ فَأَعِنِّي عَلَى نَفْسِكَ بِكَثْرَةِ السُّجُودِ (مسلم)  
(مسلم، ابوداؤد، طبرانی، ابن ماجہ)

حضرت ربیعہ بن کعب اسلمی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں۔ میں حضور پر نور  
سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے حضور رات کو حاضر رہتا۔ ایک شب حضور کے لیے  
آب وضو وغیرہ ضروریات حاضر لایا (رحمت عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا بحر رحمت  
جوش میں آیا)۔ ارشاد فرمایا مانگ کیا مانگتا ہے کہ ہم تجھے عطا فرمائیں۔ میں نے  
عرض کی۔ میں حضور سے سوال کرتا ہوں کہ جنت میں اپنی رفاقت عطا فرمائیں فرمایا  
کچھ اور میں نے عرض کی میری مراد تو صرف یہی ہے۔ سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ  
وسلم نے فرمایا تو میری اعانت کر اپنے نفس پر کثرت سجد سے۔ (مسلم۔ ابوداؤد)

مالک کو نہیں ہیں گو پاس کچھ رکھتے نہیں  
دو جہاں کی نعمتیں ہیں ان کے خالی ہاتھ میں

○



حضورِ قدس صلی اللہ علیہ وسلم نے کبھی کسی سوال کو نفی میں جواب نہیں دیا

عَنْ جَابِرٍ قَالَ مَا سُئِلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَيْئًا قَطُّ فَقَالَ لَا (رواه البخاری و مسلم)

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ کبھی ایسا نہیں ہوا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کسی چیز کا سوال کیا گیا ہو اور آپ نے جواب میں "نہیں" فرمایا ہو۔

حضورِ قدس صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی دعائے مستجاب کو

بخششِ اُمت کے لیے محفوظ رکھا ہے

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِكُلِّ نَبِيٍّ دَعْوَةٌ مُسْتَجَابَةٌ يَدْعُو بِهَا وَارِيدُ أَنْ أَخْتَبِيَ دَعْوَتِي شَفَاعَةً لِمَتِّي فِي الْآخِرَةِ (بخاری)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ ہر نبی کے لیے ایک دعائے مستجاب ہوتی ہے اور میں نے اپنی دعائے مستجاب کو اٹھا رکھا ہے۔ اپنی اُمت کی شفاعت کے لیے آخرت میں (بخاری)



حضرت علیہ السلام سے پہلے شفاعت فرمائیں گے اور  
سب سے پہلے اپنی قبر مبارک سے اٹھیں گے

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
أَنَا سَيِّدُ وُلْدِ آدَمَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَأَوَّلُ مَنْ يَنْشَقُّ عَنْهُ  
الْقَبْرُ وَأَوَّلُ شَافِعٍ وَأَوَّلُ مُشَفَّعٍ (رواه مسلم)

حضرت ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ روزِ محشر تمام اولادِ آدم کا سردار میں ہوں گا۔ قبر  
پھٹ کر جو سب سے پہلا شخص باہر آئیگا وہ میں ہوں۔ جو نبی سب سے پہلے مخلوق کی  
شفاعت کریگا وہ میں ہوں اور جس کی شفاعت سب سے پہلے قبول ہوگی وہ میں  
ہوں۔ (مسلم شریف)

قیامت کے دن سب سے پہلے جنت کا دروازہ کھلوانے کیلئے حضور دستک دینگے

عَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَا  
أَكْثَرُ الْأَنْبِيَاءِ تَبَعًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَأَنَا أَوَّلُ مَنْ  
يَفْرَعُ بَابَ الْجَنَّةِ (رواه مسلم)

حضرت انس سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ قیامت  
میں جس نبی کے ماننے والے سب سے زیادہ ہوں گے وہ میں ہوں اور جو سب سے  
پہلے جنت کا دروازہ کھلوانے کے لیے دستک دینگا وہ میں ہوں۔

حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ قیامت کے دن پریم حمد میرے ہاتھ میں ہوگا۔ اولین و آخرین میرے جھنڈے تلے ہونگے

عَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَا سَيِّدُ وُلْدِ آدَمَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَلَا فَخْرَ وَبِيَدِي لِيَوْمِ الْحُجَّةِ وَلَا فَخْرَ وَمَا مِنْ نَبِيٍّ يَوْمَئِذٍ آدَمُ فَسِوَاهُ إِلَّا تَحْتَ لِيَوَائِي وَأَنَا أَوْلُ مَنْ تَشَقَّقُ عَنْهُ الْأَرْضُ وَلَا فَخْرَ (رواه الترمذی)

حضرت ابوسعیدؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ قیامت کے دن تمام اولادِ آدم کا سردار میں ہوں اور یہ کوئی فخر نہیں۔ حمد و ثناء کا جھنڈا میرے ہاتھ میں ہوگا اور یہ بھی کوئی فخر نہیں اور اس دن آدم علیہ السلام اور ان کے سوا جتنے رسول ہیں سب میرے جھنڈے کے نیچے ہوں گے اور سب سے پہلا شخص جو زمین پھٹ کر باہر آئے گا وہ میں ہوں اور یہ کوئی فخر نہیں۔

حضرت اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کو اذن شفاعت حاصل ہو گیا ہے

عَنْ عَوْفِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَا بَيْنَ أُمَّتِي وَالْجَنَّةِ وَبَيْنَ الشَّفَاعَةِ فَأَخْتَرْتُ الشَّفَاعَةَ وَهِيَ لِمَنْ مَاتَ لَا يُشْرِكُ بِاللَّهِ شَيْئًا (رواه الترمذی ابن ماجہ)

حضرت عوف بن مالک سے روایت ہے۔ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ میرے پاس میرے رب کی طرف سے ایک آنے والا پیغام لایا اس میں میرے رب نے مجھے اختیار دیا کہ میں ان دو باتوں میں کوئی ایک بات اختیار کر لوں۔ یا یہ کہ اللہ تعالیٰ میری نصف اُمت کو جنت میں داخل فرمادیں، یا یہ کہ مجھے شفاعت کا موقع ملے۔ تو میں نے حق شفاعت کو اختیار کر لیا اور میری شفاعت ان لوگوں کے لیے ہوگی جو اس حال میں مرے کہ وہ اللہ کے ساتھ کسی کو شریک نہیں کرتے تھے۔ (ترمذی و ابن ماجہ)

۹۱

### حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کو بیکر گناہوں کے مرتکبوں کی بھی شفاعت فرمائیں گے

عَنْ أَنَسِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ شَفَاعَتِي لِأَهْلِ الْكِبَائِرِ مِنْ أُمَّتِي (رواه الترمذی و ابوداؤد رواہ ابن ماجہ عن جابر)

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ میری شفاعت میری اُمت کے اُن لوگوں کے حق میں ہوگی جو بیکر گناہوں کے مرتکب ہوئے ہیں۔ (ترمذی)

۹۲

### روزِ قیامت حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم شفاعت کریں گے

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَشَعَدُّ النَّاسِ بِشَفَاعَتِي يَوْمَ الْقِيَامَةِ مَنْ قَالَ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ

خَالِصًا مِّنْ قَلْبِهِ أَوْ نَفْسِهِ (رواہ البخاری)  
 حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم  
 نے فرمایا کہ قیامت کے دن میری شفاعت سے بہرہ مند وہی ہوں گے جنہوں  
 نے خلوص قلب سے لا اِلهَ اِلاَّ اللهُ کہا ہو (بخاری)

۹۳

### انبیاء، علماء اور شہداء کی شفاعت کرینگے

عَنْ عُمَانَ بْنِ عَفَّانَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
 وَسَلَّمَ يَنْفَعُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ ثَلَاثَةٌ الْأَنْبِيَاءُ ثُمَّ الْعُلَمَاءُ  
 ثُمَّ الشُّهَدَاءُ (رواہ ابن ماجہ)

حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی  
 علیہ وسلم نے فرمایا۔ قیامت کے دن تین طرح کے لوگ (خصوصیت سے) شفاعت  
 کریں گے۔ انبیاء علیہم السلام، پھر دین کا علم رکھنے والے علماء اور پھر شہداء  
 (ابن ماجہ)

۹۴

### ساتوں آسمانوں اور ساق عرش پر حضور کا نام لکھا ہوا ہے

عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
 لَمَّا أُخْرِجَ بِنَا إِلَى السَّمَاوَاتِ مَا مَرَرْتُ بِسَمَاوَةٍ إِلَّا وَجَدْتُ  
 اسْمِي فِيهَا مَكْتُوبًا مُحَمَّدٌ وَرَسُولُ اللَّهِ (بخاری)

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے  
 فرمایا (شب معراج) جب مجھے آسمانوں پر لے جایا گیا تو میں جس آسمان سے گزرا

اس پر محمد رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) لکھا ہوا تھا۔

(۹۵)

عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا عُرِجَ بِي دَائِتُ عَلَى سَاقِ الْعَرْشِ مَكْتُوبًا لِلَّهِ إِلَّا اللَّهُ مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللَّهِ (ابن عساکر)

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ شبِ معراج میں نے ساقِ عرش پر لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) لکھا ہوا دیکھا (خصائص کبریٰ ج ۱ ص ۷)

(۹۶)

جنت کی ہر چیز پر حضور علیہ السلام کا نام نامی اسیم گرامی لکھا ہوا ہے

عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَكْتُوبٌ عَلَى بَابِ الْجَنَّةِ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللَّهِ

(ابن عباس)

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ حضور علیہ السلام نے فرمایا۔

جنت کے دروازہ پر لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ لکھا ہوا ہے۔

(۹۷)

عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا فِي الْجَنَّةِ شَجَرَةٌ وَلَا وَرْقَةٌ إِلَّا مَكْتُوبٌ عَلَيْهَا لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللَّهِ (ابن نعیم فی الحلیہ)



حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے۔ سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔  
جنت کا کوئی درخت کوئی پتہ ایسا نہیں ہے۔ جس پر لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ  
لکھا ہو۔

۹۸

حضور علیہ السلام نے فرمایا۔ میں مکہ کے اس پتھر کو آج  
بھی پہچانتا ہوں جو مجھے سلام عرض کرتا تھا

عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
إِنِّي لَأَعْرِفُ حَجْرًا بِمَكَّةَ كَانَ يُسَلِّمُ عَلَيَّ قَبْلَ أَنْ  
أُبْعَثَ إِنِّي لَأَعْرِفُهُ الْآنَ (رواه مسلم)

حضرت جابر بن سمرہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ میں  
مکہ کے اس پتھر کو آج بھی پہچانتا ہوں جو مجھے قبل بعثت سلام عرض کرتا تھا۔ بیشک  
اب بھی میں اس کو پہچانتا ہوں۔

چاند شمس ہو پیر بولیں، جانور سجدہ کریں  
بارک اللہ مرجع عالم یہی سرکار ہے،

۹۹

حضور علیہ السلام جس درخت یا پتھر کے قریب سے گزرتے وہ آپ کو سلام عرض کرتا

عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ قَالَ كُنْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَكَّةَ فَخَرَجْنَا فِي بَعْضِ نَوَاحِيهَا  
فَمَا اسْتَقْبَلَهُ جَبَلٌ وَلَا شَجَرٌ إِلَّا وَهُوَ يَقُولُ السَّلَامُ

عَلَيْكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ (دارمی شکوٰۃ ص ۵۴ ترمذی ج ۲ ص ۲۳)  
 حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم فرماتے ہیں میں تکہ میں حضور علیہ السلام کے ساتھ تھا۔ حضور  
 کسی طرف روانہ ہوئے۔ تو جس پتھر اور درخت نے بھی آپ کا استقبال کیا تو یوں  
 عرض کیا۔ السلام علیک یا رسول اللہ۔

(۱۰۰)

## اللہ تعالیٰ نے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کو دنیا کے خزانوں کی کنجیاں عطا فرمادی ہیں

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
 أُتَيْتُ بِمَقَالِيدِ الدُّنْيَا عَلَى فَرَسٍ أَبْلَقَ جَاءَنِي  
 بِهَا جَبْرَيْلُ عَلَيْهِ قَطِيعَةٌ مِّنْ مَّسْنَدِي.  
 (خصائص کبریٰ ص ۱۱۱ زرقانی علی المواہب ص ۲۶)

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا  
 میں ساری دنیا کی کنجیاں دیا گیا ہوں۔ جبریل امین ان کو ابلق گھوڑے پر رکھ  
 کر میرے پاس لائے اور ان کنجیوں پر ریشمی چادر ڈالی ہوئی تھی۔

(۱۰۱)

## اللہ تعالیٰ نے حضور علیہ السلام کو زمین کے خزانے عطا فرمادیئے

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
 أُتَيْتُ خَزَائِنَ الْأَرْضِ فَوَضِعَ فِي يَدَيَّ (بخاری ص ۱۰۳۲)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:-

میں زمین کے تمام غزانے دیا گیا ہوں اور وہ میرے ہاتھ پر رکھ دیئے گئے۔

(۱۰۲)

### حضور علیہ السلام کا معجزہ شق القمر

عَنْ أَنَسٍ قَالَ أَنَّ أَهْلَ مَكَّةَ سَأَلُوا رَسُولَ اللَّهِ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ يُرِيَهُمْ آيَةً فَأَرَاهُمُ الْقَمَرَ شَقَّتَيْنِ حَتَّى رَأَوْا حِرَاءَ بَيْنَهُمَا (بخاری، مسلم، مشکوٰۃ صفحہ ۵۲۲)

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے۔ انھوں نے فرمایا کہ مکہ والوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا کہ آپ کوئی معجزہ دکھائیں تو حضور نے چاند کے دو ٹکڑے فرما کر انہیں دکھا دیا۔ حتیٰ کہ مکہ والوں نے ہر پہاڑ کو چاند کے دو ٹکڑوں کے درمیان دیکھا۔

(۱۰۳)

### انبیائے کرام کسی اپنے مال و دولت کا وارث نہیں بناتے

عَنْ أَبِي بَكْرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا نُورَثُ مَا تَرَكَنَاهُ صَدَقَةٌ (متفق علیہ)

حضرت ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ ہمارے (مال و دولت) کا کوئی وارث نہیں ہوتا۔ ہم جو کچھ چھوڑ جاتے ہیں۔ وہ راہِ خدا میں صدقہ ہوتا ہے (بخاری و مسلم)۔

## حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم اللہ تعالیٰ کے دیدار سے مشرف ہوئے

عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ سَأَلْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَلْ رَأَيْتَ رَبَّكَ قَالَ نُورَانِي (رواه مسلم)

حضرت ابو ذرؓ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا، کیا آپ نے اپنے رب کو دیکھا ہے۔ آپ نے جواب دیا۔ نورانی دیکھا

## حضور علیہ السلام نے جبرئیل سے پوچھا تم نے خدا کو دیکھا؟

عَنْ زُرَّارَةَ بْنِ أَوْفَى أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِحَبْرَةَ جِبْرِئِيلَ هَلْ رَأَيْتَ رَبَّكَ فَانْتَفَضَ جِبْرِئِيلُ وَقَالَ يَا مُحَمَّدُ إِنَّ بَيْنِي وَبَيْنَهُ سَبْعِينَ حِجَابًا مِّنْ نُورٍ لَوْ دَنَوْتُ مِنْ لَعْنَةٍ لَّحْتَرَقْتُ (بخاری المصابیح ورواه ابو نعیم فی الحلیۃ)

حضرت زرارہ بن اوفیؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جبرئیل علیہ السلام سے سوال کیا۔ تم نے اپنے پروردگار کو دیکھا ہے۔ یہ سن کر وہ کانپ اٹھے اور عرض کی۔ یا محمد صلی اللہ علیہ وسلم میرے اور اس کے درمیان تو نور کے ستر پردے ہیں۔ اگر میں کسی ایک کے نزدیک بھی پہنچ جاؤں تو جل جاؤں۔



۱۰۶

## انبیاء کرام علیہم السلام کے جسموں کو زمین نہیں کھاتی

إِنَّ اللَّهَ حَرَّمَ عَلَى الْأَرْضِ أَنْ تَأْكُلَ أَجْسَادَ الْأَنْبِيَاءِ فَبِنِي  
اللَّهِ حَتَّى يُرْزَقُ (مشکوٰۃ شریف)

حضور نبی کریم ﷺ رحیم علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا۔ بے شک اللہ تعالیٰ نے  
زمین پر حرام فرمادیا انبیاء علیہم السلام کے اجسام کو کھانا تو خدا کے نبی زندہ ہیں اور  
روزی دیتے جاتے ہیں۔

۱۰۷

عَنْ أَوْسِ بْنِ أَوْسٍ قَالَ دَسَّوْلُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللَّهَ  
عَزَّ وَجَلَّ حَرَّمَ عَلَى الْأَرْضِ أَجْسَادَ الْأَنْبِيَاءِ (رواه ابورودوث)

حضرت اوس بن اوس سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے  
فرمایا۔ اللہ عزوجل نے زمین پر انبیاء کرام کے جسموں کو حرام کر دیا ہے (یعنی وہ ان کے  
جسموں پر کوئی اثر نہیں کرتی)۔

۱۰۸

## بوقت نماز حضور کی قبر نور سے اذان کی وازائی تھی

وَلَا يَأْتِي وَرَقْتُ صَلَاةٍ إِلَّا سَمِعْتُ أَذَانَ مِنَ الْقَبْرِ ثُمَّ أَقِيمَتِ الصَّلَاةُ  
فَتَقَدَّمْتُ فَصَلَّيْتُ وَمَا فِي الْمَسْجِدِ أَحَدٌ غَيْرِي وَمَا فِي مَسْجِدِ  
رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَيْرِي وَمَا يَأْتِي وَرَقْتُ الصَّلَاةِ  
إِلَّا وَ سَمِعْتُ الْأَذَانَ مِنَ الْقَبْرِ (دلائل النبوة ص ۳۰۶، وقالونجا ج ۱ ص ۹۴)

حضرت سعید بن مسیب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ جنگ عرہ کے زمانہ میں میں نے اپنے آپ کو اس حال میں دیکھا۔ مسجد نبوی میں میرے سوا کوئی نہ تھا۔ ان ایام میں کسی نماز کا وقت نہ آتا مگر قبر انور سے میں اذان کی آواز سنتا۔ پھر جماعت کھڑی ہو جاتی تو میں آگے بڑھتا اور نماز پڑھتا میرے سوا مسجد میں کوئی نہ تھا۔

(۱۰۹)

حضور علیہ السلام کی طرف کسی ایسی بات کی نسبت کرنا جو آپ نے نہیں فرمائی جہنم کو دعوت دینا ہے

عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَا تُكْذِبُوا عَلِيًّا فَإِنَّهُ مِنْ كَذَبِ عَلِيٍّ فَلْيَتَّبِعُوا مَقْعَدَهُ مِنَ النَّارِ

حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم سے روایت ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ مجھ پر جھوٹ نہ باندھو، جس نے مجھ پر جھوٹ باندھا ضروری ہے کہ وہ اپنا ٹھکانہ جہنم میں بناتے۔ (بخاری)

(۱۱۰)

حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی ذاتِ قدس کی طرف غلط بات منسوب کرنے والا دوزخی ہے

عَنْ سَلَمَةَ بْنِ الْأَكْوَعِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ يَقُلْ عَلِيًّا مَا لَمْ أَقُلْ فَلْيَتَّبِعُوا مَقْعَدَهُ مِنَ النَّارِ



حضرت سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا۔ جس شخص نے وہ کہا جو میں نے نہیں کہا تو وہ اپنا ٹھکانہ جہنم میں بنائے گا۔

(۱۱۱)

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَلِّغُوا عَنِّي وَلَوْ آيَةً وَمَنْ كَذَبَ عَلَيَّ مُتَعَمِّدًا فَلْيَتَّبِعُوا مَقْعَدَهُ مِنَ النَّارِ (مشکوٰۃ شریف، کتاب العلم)

حضرت عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ لوگوں کو میری بات پہنچاؤ۔ خواہ وہ ایک آیت ہی ہو اور جو شخص مجھ پر جان بوجھ کر جھوٹ کہے اس کو چاہیے کہ اپنا ٹھکانہ جہنم میں ڈھونڈے۔

(۱۱۲)

## شیطان خواب میں حضور علیہ السلام کی صوت بنا کر نہیں آسکتا

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ رَأَى فِي الْمَنَامِ فَقْدًا وَإِنِّي فَإِنَّ الشَّيْطَانَ لَا يَتَمَثَّلُ بِهَيْئَةٍ (بخاری و مسلم)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جس نے مجھے خواب میں دیکھا اس نے مجھے ہی دیکھا۔ اس لیے کہ شیطان میری شکل نہیں بنا سکتا۔ (خصائص کبریٰ ج ۲ ص ۲۵۸)

(۱۱۳)

إِنَّ أَبَاهُ هُرَيْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ

مَنْ رَأَى فِي الْمَنَامِ فَسَيَرَانِي فِي الْيَقْظَةِ وَلَا يَتَمَثَّلُ  
الشَّيْطَانُ بِي (بخاری ج ۲ ص ۱۰۳۵ کتاب التفسیر)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو  
یہ فرماتے ہوئے سنا۔ جس نے مجھے خواب میں دیکھا۔ وہ عنقریب مجھے بیداری کی  
حالت میں بھی دیکھے گا اور شیطان میری صورت نہیں اختیار کر سکتا۔

(۱۱۲)

## حضرت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی نیند ناقص وضو نہیں ہے

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَتَنَامُ  
قَبْلَ أَنْ تُوَضَّرَ فَقَالَ يَا عَائِشَةُ إِنَّ عَيْنِي تَنَامَانِ وَلَا يَنَامُ  
قَلْبِي (بخاری شریف ص ۱۶۸)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے۔ آپ فرماتی ہیں کہ میں نے  
ایک مرتبہ عرض کیا کہ یا رسول اللہ آپ وتروں سے پہلے ہی سو جاتے ہیں اور پھر  
بعض دفعہ بغیر وضو فرمائے اٹھ کر وتر شروع کر دیتے ہیں۔ فرمایا۔ اے عائشہ! میری  
آنکھیں سوتی ہیں اور میرا دل بیدار رہتا ہے (وہ نہیں سوتا)۔

(۱۱۵)

## مسجد نبوی میں چابوس کا زین بٹھانے والے کو دوزخ سے برأت

کا پروانہ مل جاتا ہے

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ

صَلَّى فِي مَسْجِدِي أَنْ بَعَيْنَ صَلَاةً لَا تَقُوتُهُ صَلَاةٌ كُتِبَ  
لَهُ بِرَاءَةٌ مِّنَ النَّارِ وَبِرَاءَةٌ مِّنَ الْعَذَابِ وَبِرَاءَةٌ  
مِّنَ النَّفَاقِ (رواه احمد والطبرانی فی الاوسط)

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم  
نے فرمایا۔ جس نے میری اس مسجد میں ۴۰ نمازیں پڑھیں۔ ایک نماز بھی فوت نہیں  
ہوئی۔ اس کے لیے لکھ دی جائے گی نجات اور برأت دوزخ سے اور ہر عذاب  
سے اور اسی طرح نفاق سے (مسند احمد)

(۱۱۶)

مسجد حرام، مسجد اقصیٰ اور مسجد نبوی کے سوا دنیا کی کسی بھی  
مسجد کے لیے اس نیت سے رخت سفر نہ باندھا  
جائے کہ وہاں نماز پڑھنے کا ثواب زیادہ ملے گا

عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ لَا تُشَدُّ الرِّحَالُ إِلَّا إِلَى ثَلَاثَةِ مَسَاجِدَ مَسْجِدِ الْحَرَامِ  
وَالْمَسْجِدِ الْأَقْصَى وَمَسْجِدِي هَذَا — (رواه البخاری و مسلم)

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم  
نے فرمایا کہ دنیا کی تین مسجدوں کے سوا کسی مسجد کے لیے رخت سفر نہ باندھا  
جائے۔ مسجد حرام، مسجد اقصیٰ (بیت المقدس) اور میری یہ مسجد (مسجد نبوی)  
(صحیح بخاری و صحیح مسلم)



حضرت علیہ السلام نے فرمایا جس نے میری وفات کے  
بعد میری قبر انور کی زیارت کی وہ ایسے ہے جیسے  
اس نے میری حیات میں میری زیارت کی

عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ  
 حَجَّ فَزَارَ قَبْرِي بَعْدَ مَوْتِي كَانَ كَمَنْ زَارَنِي فِي  
 حَيَاتِي (رواه البيهقي في شعب الایمان والطبرانی في المعجم والاصطلاح)  
 حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ  
 علیہ وسلم نے فرمایا۔ جس نے حج کیا۔ پھر میری قبر کی زیارت کی میری وفات کے  
 بعد تو وہ انہی لوگوں کی طرح ہے جنہوں نے میری حیات میں میری زیارت کی۔  
 (بیہقی، مشکوٰۃ)

مسجد نبوی میں ایک نماز کا ثواب دوسری مسجد کی ہزار  
نمازوں سے افضل ہے

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الزُّبَيْرِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
 وَسَلَّمَ صَلَاةٌ فِي مَسْجِدِي هَذَا أَفْضَلُ مِنْ أَلْفِ صَلَاةٍ  
 فِي مَا سِوَاهُ مِنَ الْمَسَاجِدِ الْحَرَامِ وَصَلَاةٌ فِي  
 الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ أَفْضَلُ مِنْ مِائَةِ صَلَاةٍ فِي هَذَا (رواه احمد)  
 حضرت عبد اللہ بن الزبیر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی

اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ میری اس مسجد میں ایک نماز دوسری مسجدوں کی ہزار نمازوں سے افضل ہے۔ سوائے مسجد حرام کے، اور مسجد حرام کی ایک نماز میری اس مسجد کی نمازوں سے افضل ہے۔ (سند احمد)

۱۱۹

### منبر رسول صلی اللہ علیہ وسلم اور روضہ قدس کی جگہ جنت کے باغ ہیں

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا بَيْنَ بَيْتِي وَمِثْبَتِي رَوْضَةٌ مِّنْ رِّيَاضِ الْجَنَّةِ وَمِثْبَتِي عَلَى حَوْضِي ————— (رواه البخاری و مسلم)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ میرے منبر اور میرے گھر کے درمیان کی جگہ جنت کا باغ ہے اور میرا منبر میرے حوض پر ہے۔

۱۲۰

### حضرت ابراہیم خلیل علیہ السلام نے مکہ معظمہ کو حرم بنایا

### اور حضور علیہ السلام نے مدینہ منورہ کو حرم قرار دیا

عَنْ أَبِي سَعِيدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اللَّهُمَّ إِنَّ إِبْرَاهِيمَ حَرَّمَ حَرَمَ مَكَّةَ فَبَعَلَهَا حَرَمًا وَإِنِّي حَرَمْتُ الْمَدِينَةَ حَرَامًا مَا بَيْنَ مَا زَمَيْهَا أَنْ لَا يُحْرَقَ فِيهَا دَمٌ وَلَا يُحْمَلَ سَلْحٌ لِقِتَالٍ وَلَا تُحْبَطُ فِيهَا شَجَرَةٌ إِلَّا لِحَلْفٍ (رواه مسلم)

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے۔ رسول اللہ

صلی اللہ علیہ وسلم عرض کرتے ہیں :-

ابہی بے شک ابراہیم نے مکہ معظمہ کو حرام کر کے حرم بنا دیا اور بیشک میں نے  
مدینہ کے دونوں کناروں میں جو کچھ ہے اسے حرم بنا کر حرام کر دیا کہ اس میں کوئی  
خون نہ گرایا جائے۔ نہ لڑائی کے لیے ہتھیار باندھیں۔ نہ کسی پٹر کے پتے جھاڑیں  
مگر جانور کو چارہ دینے کے لیے۔

(۱۲۱)

حضور علیہ السلام نے فرمایا جس نے میری قبر انور کی

زیارت کی اس کے لیے میری شفاعت واجب ہوگئی

عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
مَنْ زَارَ قَبْرِي وَجَبَتْ لَهُ شَفَاعَتِي (رواہ ابن قزیمہ فی صحیحہ  
والدارقطنی و البیہقی)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ

علیہ وسلم نے فرمایا۔ جس نے میری قبر کی زیارت کی۔ اس کے لیے میری شفاعت

واجب ہوگئی۔ (دارقطنی) (۱۲۲)

عَنِ ابْنِ عُمَرَ مَرْفُوعًا مَنْ حَبَّحَ فَنَزَرَ قَبْرِي بَعْدَ مَوْتِي  
كَانَ كَمَنْ زَارَنِي فِي حَيَاتِي (بیہقی)

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے مرفوعاً مروی ہے۔ نبی علیہ السلام نے فرمایا۔

جس نے حج کیا اور میری قبر مبارک کی زیارت کی میری وفات کے بعد تو وہ ایسے ہے

جیسے اس نے میری زندگی میں میری زیارت کی





صحابہ کرام نے عرض کی جب جانور آپ کو سجدہ کرتے ہیں تو حضور

آپ اس امر کے زیادہ حقدار ہیں کہ ہم آپ کو سجدہ کریں۔

عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ فِي  
نَفَرٍ مِنَ الْمُهَاجِرِينَ وَالْأَنْصَارِ فَجَاءَ بَعِيرٌ فَسَجَدَ لَهُ  
فَقَالَ أَصْحَابُهُ يَا رَسُولَ اللَّهِ تَسْجُدُ لَكَ الْبَهَائِمُ وَالشَّجَرُ فَخُنَّ  
أَحَقُّ أَنْ تَسْجُدَ لَكَ فَقَالَ اعْبُدُوا رَبَّكُمْ وَأَكْرِمُوا آخَاكُمْ

(رواہ الترمذی)

ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ حضور  
اکرم صلی اللہ علیہ وسلم مہاجرین و انصار کی ایک جماعت میں تشریف فرما تھے کہ  
اونٹ آیا اور اس نے آپ کو سجدہ کیا۔ یہ دیکھ کر آپ کے صحابہ نے کہا۔  
یا رسول اللہ آپ کو جانور اور درخت بھی سجدہ کرتے ہیں تو ہم اس کے زیادہ  
حق دار ہیں کہ آپ کو سجدہ کریں۔ آپ نے فرمایا۔ اپنے پروردگار کی عبادت کرو  
اور اپنے بھائی کی تعظیم کرو۔

پوچھا ہے ہم نے تجھ کو محراب بے خودی میں  
سو حسن آگئے ہیں آدابِ بندگی میں

حضرت ابوخریبہ نے حضور علیہ السلام کی پیشانی مبارک پر سجدہ کیا

عَنْ أَبِي خُرَيْبَةَ أَنَّ يَدِي فِيمَا بَدَى النَّاسُ مِنْكُمْ أَنَّهُ سَجَدَ  
عَلَى جَبْهَةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخْبَرَهُ فَأَضْطَجَعَ

لَهُ قَالَ صَدَقَ رُؤْيَاكَ فَسَجَدًا عَلَىٰ جَبْهَتِهِ (رواه في شرح السنه في المشكوة)

حضرت ابو خزیمہ بیان کرتے ہیں کہ انھوں نے خواب میں دیکھا کہ وہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشانی پر سجدہ کر رہے ہیں۔ یہ خواب آپ سے بھی ذکر کیا۔ آپ لیٹ گئے اور فرمایا تو اپنا خواب پورا کر انھوں نے آپ کی پیشانی مبارک کے اوپر سجدہ کر لیا۔ (مشکوٰۃ شریف) ۵

وہ حسن مرے پیش نظر ہے جسے اگر  
جلوسے بھی دیکھ لیں تو طوافِ نظر کریں

(۱۲۸)

## حضور کی ذاتِ اقدس پر حضرت یق ابر کے ایمان کی کیفیت

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ لَمَّا أُسْرِيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى الْمَسْجِدِ الْأَقْصَى أَصْبَحَ يَتَعَدَّثُ النَّاسُ بِذَلِكَ فَارْتَدَّ نَاسٌ مِمَّنْ كَانُوا بِهِ وَصَدَّقُوهُ وَسَمِعُوا بِذَلِكَ إِلَى أَبِي بَكْرٍ فَقَالُوا هَلْ لَكَ إِلَى صَاحِبِكَ يَزْعُمُ أَنَّكَ ذَهَبَ اللَّيْلَةَ إِلَى بَيْتِ الْمُقَدِّسِ وَجَاءَ قَبْلَ أَنْ يُصْبِحَ قَالَ إِنْ أُصِدِّقَ فِيمَاهُمْ وَأَبْعُدُ مِنْ ذَلِكَ أُصِدِّقَ فِي خَيْرِ السَّمَاءِ فِي غَدْوَةٍ أَوْ دَوْحَةٍ فَلِذَلِكَ سُمِّيَ أَبُو بَكْرٍ الصِّدِّيقِ — (رواه الحاكم)

ام المؤمنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ جب شبِ معراج کو حضور علیہ السلام کو مسجدِ اقصیٰ تک سفر کا واقعہ پیش آیا تو صبح لوگوں کے درمیان بڑی چہ میگوئیاں

شروع ہو گئیں اور بعض ایمان کے کمزور لوگ جو پہلے آپ کی تصدیق کر چکے تھے مرتد بھی ہو گئے اور حضرت ابو بکر صدیق کے پاس پہنچے اور کہنے لگے کہ آپ نے اپنے نبی کی بات بھی سنی۔ ان کا گمان ہے کہ وہ آج کی شب بیت المقدس کی سیر کر آئے ہیں۔ حضرت ابو بکرؓ نے جواب دیا۔ اگر وہ یہ کہتے ہیں تو بلاشبہ ٹھیک کہتے ہیں۔ لوگوں نے کہا۔ کیا ان کی اس بات کی بھی آپ تصدیق کر لیں گے کہ وہ ایک ہی شب میں بیت مقدس جا کر صبح سے پہلے واپس تشریف لے آئے؟ فرمایا میں تو اس سے بھی کہیں بڑھ کر بعید باتوں میں ان کی تصدیق کر چکا ہوں۔ میں آسمان کی خبروں کے متعلق ان کی تصدیق کرتا ہوں کہ وہ صبح و شام ان کے پاس آتی ہیں۔ (حالانکہ آسمانوں کی مسافت تو بیت مقدس کی مسافت سے کہیں زیادہ ہے) اسی بنا پر ان کا لقب صدیق ہو گیا۔

زنجیر بھی ملتی رہی بستر بھی رہا گرم  
ایک دم میں سر عرش گئے آئے محمدؐ

(۱۲۹)

## حضور علیہ السلام کی قدر میں نماز پڑھنے کی برکت کتنا معاف ہو گئے

عَنْ أَنَسٍ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي أَهَبْتُ  
حَدًّا فَأَقِمَّهُ عَلَيَّ قَالَ وَلَمْ يَسْأَلْهُ وَحَضَرَتِ الصَّلَاةُ  
فَصَلَّى مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا قَضَى النَّبِيُّ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الصَّلَاةَ قَامَ الرَّجُلُ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ  
إِنِّي أَهَبْتُ حَدًّا فَأَقِمَّهُ فِي كِتَابِ اللَّهِ قَالَ أَلَيْسَ قَدْ صَلَّيْتَ  
مَعَنَا قَالَ نَعَمْ قَالَ فَإِنَّ اللَّهَ قَدْ غَفَرَ لَكَ ذُنُوبَكَ أَوْ

حَدَّثَكَ (بخاری و مسلم مشکوٰۃ کتاب الصلوٰۃ)

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں۔ ایک شخص بحضور نبوی حاضر ہوا۔ عرض کی یا رسول اللہ میں حد کو پہنچ گیا۔ (یعنی وہ گناہ کیا ہے جس میں حد ہے) مجھ پر حد قائم کیجئے۔ حضور علیہ السلام نے اس شخص سے کچھ سوال نہ فرمایا اور نماز کھڑی ہو گئی۔ اس شخص نے حضور کے ساتھ نماز پڑھی۔ جب نماز ختم ہوئی وہ شخص کھڑا ہوا۔ عرض کی یا رسول اللہ میں نے حد کو پایا جو کتاب اللہ میں حکم ہے مجھ پر جاری فرمائیے حضور علیہ السلام نے فرمایا۔ کیا تو نے ہمارے ساتھ نماز نہیں پڑھی۔ اس نے عرض کیا پڑھی ہے۔ نبی علیہ السلام نے فرمایا۔ اللہ تعالیٰ نے تیرا گناہ یا تیری حد معاف فرمادی۔

(۱۳۰)

حکم نبوی کی تعمیل میں صحابہ کرام حضور کو سجدہ تو نہ کرتے تھے

مگر صحابہ کا دل چاہتا تھا کہ حضور کو سجدہ کریں

عَنْ قَيْسِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ أَتَيْتُ الْحَيْرَةَ فَرَأَيْتُهُمْ يَسْجُدُونَ لِمَرْزُبَانَ لَهُمْ فَأَتَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ إِنِّي أَتَيْتُ الْحَيْرَةَ فَرَأَيْتُهُمْ يَسْجُدُونَ لِمَرْزُبَانَ لَهُمْ فَأَنْتَ أَحَقُّ بِأَنْ يُسْجَدَ لَكَ فَقَالَ لِي أَرَأَيْتَ لَوْ مَرَدَّتْ بِقَبْرِي أَكُنْتُ تُسْبَدُّ لَهُ فَقُلْتُ لَا فَقَالَ لَا تَفْعَلُوا (رواه ابوداؤد و احمد)

حضرت قیس بن سعد رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں حیرہ گیا تو دیکھا کہ وہاں کے لوگ اپنے سردار کو سجدہ کرتے ہیں تو میں بحضور نبوی صلی اللہ علیہ وسلم حاضر ہوا اور عرض کیا کہ حیرہ گیا تھا۔ وہاں میں نے دیکھا کہ وہ اپنے سردار کو سجدہ کرتے ہیں تو اس کے سب سے زیادہ آپ مستحق ہیں کہ آپ کو سجدہ کیا جائے۔ آپ نے فرمایا۔ بناؤ اگر

تم میری قبر پر گزرتے تو کیا اس کو سجدہ کرتے۔ عرض کی نہیں۔ فرمایا تو پھر اب بھی مت  
 کرو۔ (ابوداؤد و احمد) ۵

پیشِ نظر وہ نو بہار سجدہ کو سر ہے بے قرار  
 روکتے سر کو روکتے ہاں یہی امتحان ہے

(۱۳۱)

## صحابہ کرام سے عقیدت و محبت اور ان کا احترام ہر مسلمان کیلئے ضروری ہے

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَعْقِلٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
 اللَّهُ اللَّهُ فِي أَصْحَابِي اللَّهُ اللَّهُ فِي أَصْحَابِي لَا نَتَّخِذُهُمْ غَرَضًا  
 مَنْ بَدَى فَمَنْ أَحَبَّهُمْ فَبِحُبِّي أَحَبَّهُمْ وَمَنْ أَبْغَضَهُمْ  
 فَبِغَضِي أَبْغَضَهُمْ وَمَنْ آذَاهُمْ فَقَدْ آذَانِي وَمَنْ آذَانِي فَقَدْ  
 آذَى اللَّهَ فَيُوشِكُ أَنْ يَأْخُذَهُ (رواه الترمذی وقال ہذا حدیث غریب)  
 حضرت عبد اللہ بن معقلؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم  
 نے بتا کید فرمایا کہ میرے صحابہ کے بارے میں خدا کا خوف رکھنا اور میرے بعد ان  
 کو ہدفِ ملامت نہ بنانا (یا در کھوم جو ان سے محبت رکھے گا وہ میری وجہ سے  
 محبت رکھے گا اور جو ان سے بغض رکھے گا وہ میری وجہ سے بغض رکھے گا۔ جو  
 ان کو تکلیف دے گا اس نے گویا مجھے تکلیف دی اور جس نے مجھے تکلیف دی  
 اس نے اللہ تعالیٰ کو تکلیف دی تو قریب ہے کہ اللہ تعالیٰ اسے اپنی گرفت میں  
 لے لے (ترمذی)



۱۳۲

## سب صحابہ گناہِ عظیم ہے

عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا  
رَأَيْتُمُ الَّذِينَ يَسُبُّونَ أَصْحَابِي فَقُولُوا لَعْنَةُ اللَّهِ عَلَى  
شَرِّكُمْ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے  
فرمایا۔ جب تم ان کو دیکھو جو میرے صحابہ کو برا کہتے ہیں تو کہو لعنت ہو اللہ کی  
تمہارے شر پر۔ (ترمذی)

۱۳۳

## حضرت علیہ السلام نے فرمایا ابو بکر و عمر میرے سمع و بصر ہیں

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ حَنْطَبٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأَى  
أَبَا بَكْرٍ وَعُمَرَ فَقَالَ هَذَانِ السَّمْعُ وَالْبَصَرُ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ  
حضرت عبد اللہ ابن حنطب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ  
علیہ وسلم نے حضرت ابو بکر و عمر کو دیکھا تو فرمایا۔ یہ دونوں کان اور آنکھیں ہیں (ترمذی)

۱۳۴

## ہم قیامت کے دن اس طرح اٹھائے جائیں گے

وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ  
ذَاتَ يَوْمٍ وَدَخَلَ الْمَسْجِدَ وَأَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ أَحَدُهُمَا

عَنْ يَمِينِهِ وَالْأَحَدُ عَنْ شِمَالِهِ وَهُوَ آخِذٌ بِأَيْدِيهِمَا  
فَقَانَ هَكَذَا نُبِئْتُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ (رواه الترمذی)

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم ایک دن بائیں  
آئے اور مسجد میں تشریف لے گئے اور حضرت ابوبکر و عمر بھی ان دونوں میں  
سے ایک آپ کی داہنی طرف دوسرے بائیں طرف۔ حضور علیہ السلام ان  
دونوں کے ہاتھ پکڑے ہوئے تھے۔ حضور نے فرمایا۔ ہم قیامت کے دن اس  
طرح اٹھائے جائیں گے (ترمذی)

(۱۳۵)

### اگر کسی کو خلیل بنانا تو صدیق اکبر کو بنانا

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا لِأَحَدٍ  
عِنْدَنَا يَدٌ إِلَّا وَقَدْ كَافَيْنَاهُ مَا خَلَا أَبَا بَكْرٍ فَإِنَّ لَهُ  
عِنْدَنَا يَدًا يُكَافِيهِ اللَّهُ بِهَا يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَمَا نَفَعَنِي مَالٌ  
أَحَدٍ قَطُّ مَا نَفَعَنِي مَالُ أَبِي بَكْرٍ وَ لَوْ كُنْتُ مُتَّخِذًا خَلِيلًا لَاتَّخَذْتُ  
أَبَا بَكْرٍ خَلِيلًا إِلَّا وَإِنَّ صَاحِبَكُمْ خَلِيلٌ اللَّهُ (رواه الترمذی)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا  
مجھ پر کسی کا احسان نہیں مگر میں نے اس کا بدلہ چکا دیا سوائے ابوبکر کے احسان کے۔  
مجھ پر ان کا احسان ہے۔ اللہ تعالیٰ اس کا ثواب انہیں قیامت کے دن عطا فرمائے  
گا اور مجھے کسی کے مال نے اتنا نفع نہیں دیا جتنا ابوبکر کے مال نے دیا اور اگر میں کسی کو خلیل  
بنانا تو ابوبکر کو خلیل بنانا۔ مگر تمہارے صاحب خلیل اللہ ہیں۔ (ترمذی)



## سب کے دروازے بند کر دیئے جائیں سوائے ابوبکر کے دروازہ کے

عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا أَبَا بَكْرٍ لَا تَبْكُ إِنَّ أَمَّنَ النَّاسِ عَلَيَّ فِي صُحْبَتِهِ وَمَالِهِ أَبُو بَكْرٍ وَ لَوْ كُنْتُ مُتَّخِذًا مِّنْ أُمَّتِي خَلِيلًا لَو تَّخَذْتُ أَبَا بَكْرٍ وَلَكِنْ أَخُوهُ الْإِسْلَامِ وَمَوْدُئُهُ لَا يُبْقِيَنَّ فِي الْمَسْجِدِ بَابًا إِلَّا سُدَّ إِلَّا بَابُ أَبِي بَكْرٍ (بخاری)

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی علیہ السلام نے فرمایا۔ ابوبکر روومت۔ سب لوگوں میں کسی کے مال اور صحبت کا احسان مجھ پر اتنا نہیں جتنا کہ ابوبکر کا ہے اور میں اپنی امت میں سے کسی کو خلیل بناتا تو ابوبکر کو بناتا۔ لیکن اسلامی محبت و اخوت ہے۔ مسجد کی طرف کسی کا دروازہ باقی نہ رہے مگر اس کو بند کر دو۔ سوائے ابوبکر کے دروازہ کے یہ

آں امن الناس بر مولائے ما آں کلیم اول سینائے

## حضرت عمرؓ کی نیکیاں آسمان کے ستاروں کے برابر ہیں

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ بَعِنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي حُجْرِي فِي لَيْلَةٍ ضَاحِيَةٍ إِذْ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ هَلْ يَكُونُ لِأَحَدٍ مِّنَ الْمُحْسَنَاتِ عَدَدُ نَجْمِ السَّمَاءِ قَالَ نَعَمْ عُمَرُ قُلْتُ فَأَيُّ حَسَنَاتِ أَبِي بَكْرٍ قَالَ إِثْمَا جَمِيعُ حَسَنَاتِ عُمَرَ كَحَسَنَةٍ وَاحِدَةٍ مِّنْ حَسَنَاتِ أَبِي بَكْرٍ

حضرت ام المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں۔ چاندنی رات میں حضور اقدس کا سر مبارک میری گود میں تھا۔ میں نے عرض کی۔ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیا کسی کی نیکیاں آسمان کے ستاروں کے برابر ہوں گی؟ حضور نے فرمایا۔ ہاں وہ عمر کی ہیں۔ میں نے عرض کی حضرت ابو بکر کی نیکیوں کی کیا کیفیت ہے؟ حضور علیہ السلام نے فرمایا۔ حضرت عمر کی ساری نیکیاں حضرت ابو بکر کی ایک نیکی کے برابر ہیں۔

۱۳۸

### رفیقِ قبر و حشر و عار ہیں یہ

عَنْ ابْنِ عُمَرَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِأَبِي بَكْرٍ أَنْتَ صَاحِبِي فِي الْعَنَارِ وَمَا حَبِي عَلَى الْحَوْضِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ  
حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ فرمایا۔ تم میرے عار میں ساتھی ہو اور حوضِ کوثر پر بھی ساتھی ہو۔ ترمذی

۱۳۹

### اگر میرے بعد نبی ہونا ممکن ہوتا تو عمر نبی ہوتے

عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ كَانَ بَعْدِي نَبِيٌّ لَكَانَ مُحَمَّدُ بْنُ الْخَطَّابِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ

حضرت عقبہ ابن عامر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اگر میرے بعد نبی ہوتا تو جناب عمر بن خطاب ہوتے یغزوی

## حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی زبان مرضی الہی کی ترجمان ہے

قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللَّهَ جَعَلَ الْحَقَّ عَلَى لِسَانِ عُمَرَ وَقَلْبِهِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ

حضرت اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اللہ نے عمرؓ کی زبان اور دل پر حق

جاری فرمایا۔ (ترمذی)

۱۳۱

## میرے رفیقِ جنت عثمان رضی اللہ عنہ ہیں

عَنْ طَلْحَةَ بْنِ عُبَيْدِ اللَّهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِكُلِّ نَبِيٍّ رَفِيقٌ وَرَفِيقِي يَعْنِي فِي الْجَنَّةِ عُثْمَانُ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ -

حضرت طلحہ بن عبید اللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ ہر نبی کا کوئی ساتھی ہوتا ہے اور میرے ساتھی یعنی جنت میں عثمان ہیں۔ (ترمذی)

۱۳۲

## ایک نبی ایک صدیق اور دو شہید

عَنْ أَنَسٍ قَالَ

إِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَعِدَ أُحُدًا قَبْلَ بُرَيْكِرٍ وَعُمَرَ وَعُثْمَانَ فَرَجِفَ بِهِمْ فَضْرَبَهُ بِرِجْلِهِ فَقَالَ

اُثْبِتْ أَحَدُ فَاثِمًا عَلَيْكَ نَبِيٌّ وَصِدِّيْقٌ وَ شَهِيدَانِ (بخای)  
 حضرت انسؓ روایت ہے کہ نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام اُحد پہاڑ پر جلوہ فرما  
 ہوئے۔ آپ کے ساتھ حضرت ابو بکر و عمر اور عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہم بھی تھے تو پہاڑ  
 رز نے لگا۔ حضورؐ نے پہاڑ کو ٹھوکر ماری اور فرمایا بٹھیر جا۔ اے اُحد۔ اس وقت  
 تجھ پر ایک نبی ایک صدیق (ابوبکر) اور دو شہید (عمر و عثمان) ہیں۔

۱۴۲۰

## حضرت علیؓ مجھ سے ہیں اور میں علیؓ سے ہوں

عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ قَالَ إِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
 قَالَ إِنَّ عَلِيًّا مِنِّي وَأَنَا مِنْهُ وَمَوْوَلِيٌّ كُلِّ مُؤْمِنٍ  
 حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ حضور علیہ السلام نے  
 فرمایا۔ علیؓ مجھ سے ہیں اور میں علیؓ سے اور وہ ہر مومن کے ولی (مددگار)  
 ہیں۔ (مشکوٰۃ ص ۵۶۵)

۱۴۲۱

## مومن اور منافق کی پہچان؛ حُبِّ عَلِيٍّ وَ بُغْضِ عَلِيٍّ

عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
 لَا يُحِبُّ عَلِيًّا مُنَافِقٌ وَلَا يُبْغِضُهُ مُؤْمِنٌ دَوَاهُ أَحْمَدُ  
 حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ حضور علیہ السلام نے فرمایا  
 حضرت علیؓ سے منافق محبت نہیں کرتا اور مومن حضرت علیؓ سے بغض نہیں رکھتا



## جس نے حضرت علیؑ کو بُرا کہا اس نے حضور کو بُرا کہا

عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ سَبَّ عَلِيًّا فَقَدْ سَبَّ بَنِيَّ (رواه احمد)

حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جس نے حضرت علیؑ کو بُرا کہا اس نے مجھے کہا۔ (احمد، مشکوٰۃ ص ۵۶۵)

## جس کا میں مددگار ہوں علی رضی اللہ عنہ اس کے مددگار ہیں

وَعَنْ زَيْدِ بْنِ أَرْقَمٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ كُنْتُ مَوْلَاهُ فَعَلِيٌّ مَوْلَاهُ رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ

حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جس کا میں مددگار ہوں علی بھی اس کے مددگار ہیں (احمد و ترمذی)

## الہی جو حسینؑ سے محبت کرے تو بھی ان سے محبت کر

عَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ هَذَا ابْنُ ابْنَيْ وَابْنَا بِنْتِي اللَّهُمَّ رَايْتُهُمَا أَحِبَّهُمَا فَأَحِبَّهُمَا وَأَحِبَّ مَنْ يُحِبُّهُمَا (رواه الترمذی)

حضرت اسامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ نبی کریم علیہ السلام نے فرمایا۔ حسینؑ و حسینؑ میرے اور میری صاحبزادی کے بیٹے ہیں۔ الہی میں ان سے محبت کرتا ہوں۔ (الہی) تو ان دونوں کو اور جو ان دونوں سے محبت کرے۔ ان سے محبت فرما۔ (مشکوٰۃ ص ۵۷۰)

## جوانانِ جنت کے سید حسین رضی اللہ عنہ

عَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
الْحُسَيْنُ وَالْحُسَيْنُ سَيِّدَا شَبَابِ أَهْلِ الْجَنَّةِ (رواه الترمذی)  
حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم  
نے فرمایا۔ حسن و حسین جنتی جوانوں کے سردار ہیں (ترمذی)

## امام حسن و حسین میرے دو پھول ہیں

عَنْ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ الْحُسَيْنَ  
وَالْحُسَيْنَ هُمَا رِيحَانِي مِنَ الدُّنْيَا رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ  
حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم  
نے فرمایا۔ حسن و حسین میرے دو پھول ہیں جنت میں۔ (ترمذی)

## جس نے حسینؑ سے محبت کی اس کے مجھ سے محبت کی

وَعَنْ يَعْلَى بْنِ مُرَّةٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
حُسَيْنٌ مِثِّي وَأَنَا مِنْ حُسَيْنٍ أَحَبَّ اللَّهُ مَنْ أَحَبَّ حُسَيْنًا  
حُسَيْنٌ سِبْطٌ مِّنَ الْأَسْبَاطِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ  
حضرت یعلیٰ بن مرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ

علیہ وسلم نے فرمایا۔ کہ حسین مجھ سے ہیں اور میں حسین سے ہوں۔ اللہ تعالیٰ اس محبت کرے جو حسین سے محبت کرے۔ حسین اسباط میں سے ایک سبط ہیں۔

۱۵۱

حضور علیہ السلام نے جناب فاطمہؑ سے فرمایا۔ عائشہؓ سے

میں محبت کرنا ہوں تم بھی ان سے محبت کرو

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا فَقَالَتْ بِنَيْدٍ إِلَّا تُحِبِّينَ مَا أُحِبُّ  
قَالَتْ بَلَى قَالَ فَاحِبِّي هَذِهِ مَتَّفِقَ عَلَيْهِ

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ نبی علیہ السلام نے فرمایا۔ اے میری بیٹی (فاطمہؑ) جس سے میں محبت کرتا ہوں۔ تم ان سے محبت نہیں کرتیں؛ حضرت فاطمہؑ نے عرض کی۔ کرتی ہوں۔ حضور نے فرمایا۔ تو ان سے (عائشہؓ سے) محبت کرو۔ (مسلم و بخاری)

۱۵۲

حضرت عائشہؓ کے پاس میں مجھے دکھ نہ پہنچاؤ

عَنْ عَائِشَةَ لَا تُؤْذِينِي فِي عَائِشَةَ فَإِنَّ الْوَحْيَ لَمَّا يَأْتِينِي  
وَإِنِّي ثَوَّبُ امْرَأَةَ الْأَعَائِشَةَ (بخاری و مسلم)

حضرت ام المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ حضور علیہ السلام نے فرمایا۔ مجھے عائشہؓ کے معاملے میں دکھ نہ دو۔ کیونکہ سوائے عائشہؓ کے کوئی بیوی ایسی نہیں ہے۔ جن کے بستر میں میں جلوہ فرما ہوں اور وحی آئے۔ (مشکوٰۃ صفحہ ۵۷۳)



اُم المؤمنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کو جبریل امین سلام کہتے ہیں

وَعَنْ أَبِي سَلَمَةَ أَنَّ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا عَائِشُ هَذَا جِبْرَائِيلُ يُفْرِعُكَ السَّلَامَ قَالَتْ وَعَلَيْهِ السَّلَامُ وَرَحْمَةُ اللَّهِ قَالَتْ وَهُوَ يَرِي مَا لَا أَرَى مُتَّفِقًا عَلَيْهِ

حضرت ابوسلمہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اے عائشہ یہ حضرت جبریل امین تم کو سلام کہتے ہیں۔ انہوں نے جواب دیا کہ ان پر سلام اور اللہ کی رحمت۔ اور حضرت عائشہ نے فرمایا۔ حضور وہ دیکھتے تھے جو میں نہ دیکھتی تھی۔ (بخاری و مسلم)

جبریل امین نے فرمایا یہ آپ کی زوجہ ہیں

دنیا و آخرت میں

وَعَنْ عَائِشَةَ أَنَّ جِبْرَائِيلَ جَاءَ بِصُورَتِهَا فِي خُرْقَةٍ حَرِيرٍ خَضْرَاءَ الْحَبِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ هَذِهِ ذَوْجُكَ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ رَوَاهُ ترمذی

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ حضرت جبریل امین ان کی تصویر (جو کہ یہ قدرت سے بنی ہوئی تھی) سبز ریشمی کپڑے میں رسول اللہ صلی اللہ

علیہ وسلم کی خدمت میں لاتے اور عرض کی کہ یہ دنیا و آخرت میں آپ کی بیوی  
ہیں۔ (ترمذی)

۱۵۵

مسائل شرعیہ کے بارے میں جب صحابہ کو کوئی مشکل  
پیش آتی تو حضرت عائشہؓ ہی اس کو حل فرماتی تھیں

عَنْ أَبِي مُوسَى قَالَ مَا اشْتَكَلْنَا عَلَيْهِمْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدِيثٌ قَطُّ فَسَأَلْنَا عَائِشَةَ إِلَّا وَجَدْنَا عِنْدَهَا  
مِنْهُ عِلْمًا (رواه الترمذی)

حضرت ابو موسیٰؓ فرماتے ہیں کہ اصحابِ رسولؐ کو احکامِ شریعت کے بارے  
میں جب بھی کوئی مشکل پیش آتی تو ہم جناب عائشہ رضی اللہ عنہا سے سوال کرتے۔

۱۵۶

حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا جنتی عورتوں کی سرور ہیں،

عَنْ حَذِيفَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ  
إِنَّ هَذَا مَلَكٌ لَمْ يَنْزِلِ الْأَرْضَ قَطُّ قَبْلَ هَذِهِ اللَّيْلَةِ  
اسْتَأْذَنَ رَبَّهُ أَنْ يُسَلِّمَ عَلَيَّ وَيُبَشِّرَنِي بِأَنَّ فَاطِمَةَ سَيِّدَةَ  
نِسَاءِ أَهْلِ الْجَنَّةِ وَأَنَّ الْحَسَنَ وَالْحُسَيْنَ سَيِّدَا شَبَابِ  
أَهْلِ الْجَنَّةِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ -

حضرت حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور علیہ السلام نے

فرمایا۔ یہ ایک فرشتہ جو اس رات کے سوا کبھی زمین پر نہیں اُترتا۔  
 اس فرشتہ نے اپنے رب سے یہ اجازت مانگی کہ مجھے سلام کرے اور  
 بشارت دے کہ (حضرت) فاطمہ جنتی عورتوں کی سردار ہیں اور حسن و حسین جنتی جوانوں  
 کے سردار ہیں۔ (ترمذی)



## اسلام کے ارکانِ خمسہ

عَنْ ابْنِ عُمَرَ ۞ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
بُنِيَ الْإِسْلَامُ عَلَى خَمْسٍ شَهَادَةِ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَ  
أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ وَإِقَامِ الصَّلَاةِ وَإِيتَاءِ  
الزَّكَاةِ وَالْحَجِّ وَصَوْمِ رَمَضَانَ (رواه البخاری وسلم)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ اسلام کی بنیاد پانچ ستونوں پر قائم کی گئی ہے۔ اس بات کی گواہی دینا کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم اس کے خاص بندے اور رسول ہیں ۲۔ نماز قائم کرنا ۳۔ زکوٰۃ ادا کرنا ۴۔ حج کرنا ۵۔ رمضان کے روزے رکھنا۔

## سب سے افضل عمل توحید و رسالت پر ایمان ہے

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ۞ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سُئِلَ أَيُّ  
الْعَمَلِ أَفْضَلُ فَقَالَ إِيْمَانٌ بِاللَّهِ وَرَسُولِهِ قِيلَ ثُمَّ مَاذَا  
قَالَ الْجِهَادُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ قِيلَ ثُمَّ مَاذَا قَالَ حَجٌّ مُتَبَرِّكًا  
(بخاری شریف)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا گیا۔ کونسا عمل افضل ہے۔ آپ نے فرمایا۔ اللہ اور اس کے رسول پر

ایمان لانا۔ پوچھا گیا کہ پھر کونسا۔ فرمایا اللہ کی راہ میں جہاد کرنا۔ پوچھا گیا۔ اس کے بعد فرمایا وہ حج جس میں گناہ کا ارتکاب نہ کیا گیا ہو۔

(۱۵۹)

## اسلام اور ایمان کی تعریف

عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ بَيْنَمَا نَحْنُ عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ يَوْمٍ إِذْ طَلَعَ عَلَيْنَا رَجُلٌ شَدِيدٌ بَيَاضِ الثِّيَابِ شَدِيدٌ سُودِ السَّوَادِ الشَّعْرِ لَا يُرَى عَلَيْهِ أَثَرُ السَّفَرِ وَلَا يَعْرِفُهُ مِنَّا أَحَدٌ حَتَّى جَلَسَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَسْنَدَ رُكْبَتَيْهِ وَوَضَعَ كَفَيْهِ عَلَى فَخْذَيْهِ وَقَالَ يَا مُحَمَّدُ أَخْبِرْنِي عَنِ الْإِسْلَامِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْإِسْلَامُ أَنْ تَشْهَدَ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللَّهِ وَتُقِيمَ الصَّلَاةَ وَتُؤْتِيَ الزَّكَاةَ وَتَصُومَ رَمَضَانَ وَتَحُجَّ الْبَيْتَ إِنْ اسْتَطَعْتَ إِلَيْهِ سَبِيلًا قَالَ صَدَقْتَ قَالَ عَجِبْنَا لَهُ يَسْأَلُهُ وَيُصَدِّقُهُ قَالَ فَأَخْبِرْنِي عَنِ الْإِيمَانِ قَالَ أَنْ تُوْمِنَ بِاللَّهِ وَمَلَائِكَتِهِ وَكُتُبِهِ وَرُسُلِهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ وَتُؤْمِنَ بِالْقَدْرِ خَيْرِهِ وَشَرِّهِ قَالَ صَدَقْتَ قَالَ فَأَخْبِرْنِي عَنِ الْإِحْسَانِ قَالَ أَنْ تَعْبُدَ اللَّهَ كَمَا تَرَاهُ فَإِنْ لَمْ تَكُنْ تَرَاهُ فَإِنَّهُ يَرَاكَ (بخاری و مسلم)

حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک دن ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر تھے۔ دفعۃً ایک شخص آیا۔ اس کے کپڑے نہایت سفید

بال نہایت سیاہ تھے۔ نہ اس پر سفر کی کوئی علامت تھی۔ نہ ہم میں سے کوئی اسے پہچانتا تھا۔ یہاں تک کہ وہ آپ کے اتنا قریب آ بیٹھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے گھٹنوں سے اپنے گھٹنے ملا دیتے اور اپنے دونوں ہاتھ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دونوں زانوئے مبارک پر رکھ دیتے اور عرض کی۔ اے محمد مجھے بتائیے اسلام کیا چیز ہے؟ آپ نے ارشاد فرمایا۔ اسلام یہ ہے کہ تو اس بات کا اقرار کرے کہ سوائے ایک خدا کے اور کوئی معبود نہیں۔ محمد صلی اللہ علیہ وسلم، بلاشبہ اس کے پیغمبر ہیں۔ نماز ادا کرے، زکوٰۃ دے۔ رمضان شریف کے روزے رکھے اور اگر طاقت ہو تو خدا کے گھر کا حج کرے۔ وہ بولا آپ نے ٹھیک کہا۔ راوی کہتا ہے ہمیں اس پر تعجب ہوا کہ یہ پہلے تو آپ سے دریافت کرتا ہے۔ پھر (خود ہی) آپ کی تصدیق بھی کر دیتا ہے۔ (گویا واقفکار ہے) پھر بولا اچھا اب ایمان کے متعلق بتائیے؟ آپ نے فرمایا۔ خدا، اس کے فرشتوں، اس کی کتابوں، اس کے رسولوں اور قیامت کو دل سے مانو اور اس بات پر یقین کرو کہ بڑا بھلا جو کچھ ہے وہ سب نوشتہ تقدیر کے موافق ہے۔ اس نے کہا آپ نے صحیح کہا۔ اب یہ بتائیے احسان کیا چیز ہے؟ اللہ کی اس طرح عبادت کرنا جو یا تم اسے دیکھ رہے ہو۔ کیونکہ تم اگر اس کو نہیں دیکھتے وہ تو نہیں دیکھتا ہے (بخاری)

۱۶۰

عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ جَلَسَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُجَلِّسًا  
فَجَاءَ جِبْرِئِيلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَجَلَسَ بَيْنَ يَدَيْ رَسُولِ اللَّهِ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاضْعًا كَقَيْدِ عَلَى رُكْبَتَيْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ حَدِّثْنِي بِالْإِسْلَامِ فَقَالَ  
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْإِسْلَامُ أَنْ تُسَلِّمَ وَجْهَكَ

لِلَّهِ وَتَشْهَدَ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا  
 عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ قَالَ إِذَا فَعَلْتَ ذَلِكَ فَأَنَا مُسْلِمٌ قَالَ إِذَا فَعَلْتَ  
 ذَلِكَ فَقَدْ أَسْلَمْتَ قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ فَعَدِ مَنِّي مَا الْإِيْمَانُ قَالَ  
 الْإِيْمَانُ أَنْ تُؤْمِنَ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ وَالْمَلَائِكَةِ وَالْكِتَابِ  
 وَالنَّبِيِّينَ وَتُؤْمِنَ بِالْمَوْتِ وَبِالْحَيَاتِ بَعْدَ الْمَوْتِ وَتُؤْمِنَ  
 بِالْجَنَّةِ وَالنَّارِ وَالْحِسَابِ وَالْمِيزَانَ وَتُؤْمِنَ بِالْقَدْرِ كُلِّهِ  
 خَيْرِهِ وَشَرِّهِ قَالَ فَإِذَا فَعَلْتَ ذَلِكَ فَقَدْ أَمَنْتَ قَالَ فَإِذَا  
 فَعَلْتَ ذَلِكَ فَقَدْ أَمَنْتَ قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا الْإِحْسَانُ قَالَ  
 رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْإِحْسَانُ أَنْ تَعْمَلَ لِلَّهِ كَأَنَّكَ  
 تَرَاهُ فَإِنَّكَ إِن لَّمْ تَرَهُ فِيمَا تَعْمَلُ يَبْرَأُكَ (احمد)

حضرت ابن عباس فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف فرما تھے  
 کہ (اچانک) جبریل علیہ السلام آگئے اور اپنے دونوں ہاتھ آنحضرت صلی اللہ علیہ  
 وسلم کے دونوں زانو مبارک پر رکھ کر سامنے بیٹھ گئے اور عرض کیا یا رسول اللہ مجھ  
 سے اسلام کی حقیقت بیان کیجئے۔ آپ نے فرمایا۔ اسلام یہ ہے کہ تو اپنے آپ کو  
 اللہ کے سپرد کر دے اور یہ گواہی دے کہ معبود کوئی نہیں۔ مگر وہی صرف ایک  
 اللہ جس کا کوئی شریک نہیں اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم اس کے بندہ اور رسول ہیں،

اس نے عرض کیا۔ اچھا جب میں یہ گواہی دے دوں گا تو کیا میں مسلمان ہو جاؤں  
 گا؟ آپ نے فرمایا۔ بیشک جب تو یہ عہد کرے گا تو یقیناً مسلمان ہو جائے گا۔  
 اس نے عرض کیا یا رسول اللہ! ایمان کی حقیقت بتائیے؟ آپ نے فرمایا ایمان یہ ہے کہ  
 تو اللہ تعالیٰ، قیامت، فرشتے، اللہ تعالیٰ کی کتابوں اور اس کے سب نبیوں کو  
 مانے اور موت پھر موت کے بعد جی اٹھنے، جنت اور دوزخ، حساب و کتاب



اور اعمال کی ترازو کا یقین کرے اور اس کا یقین کرے کہ اچھی اور بُری بات تقدیر میں لکھی ہوئی ہے۔ اس نے کہا جب میں ان باتوں کو مان لوں گا تو کیا میں مومن بن جاؤں گا۔ آپ نے فرمایا جب تو یہ باتیں مان لے گا تو مومن ہو جائے گا۔ اس نے عرض کیا یا رسول اللہ! احسان کسے کہتے ہیں؟ آپ نے فرمایا۔ احسان یہ ہے کہ اللہ کی عبادت اس طرح کرے جو یا تو اس کو اپنی آنکھوں سے دیکھ رہا ہے۔ کیونکہ تو احرا سے نہیں دیکھتا مگر وہ تو تجھے دیکھتا ہے۔ (احمد)

۱۶۱

## تقدیر کے مسئلہ پر بحث نہیں کرنی چاہئے

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ خَرَجَ عَلَيْنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنَحْنُ نَتَنَازَعُ فِي الْقَدْرِ فَغَضِبَ حَتَّى احْمَرَ وَجْهَهُ حَتَّى كَانَتْهَا فِئَقٌ فِي وَجْنَتَيْهِ حَبَّ الرُّمَّانِ فَقَالَ أَبْهَذَا أُمِرْتُمْ بِهَذَا أُرْسِلْتُ إِلَيْكُمْ إِنَّمَا هَلَكَ مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ حِينَ تَنَازَعُوا فِي هَذَا الْأَمْرِ عَزَمْتُ عَلَيْكُمْ عَزَمْتُ عَلَيْكُمْ أَنْ لَا تَنَازَعُوا (رواه الترمذی)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک دفعہ ہم لوگ (مسجد نبوی میں بیٹھے) قضا و قدر کے مسئلہ میں بحث و مباحثہ کر رہے تھے کہ اسی حال میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لے آئے (اور ہم کو بحث کرتے دیکھا) تو آپ بہت غضبناک ہوئے۔ یہاں تک کہ چہرہ مبارک سُرخ ہو گیا اور اس قدر سُرخ ہوا کہ معلوم ہوتا تھا۔ آپ کے رُخساروں پر انار چھوڑ دیا گیا ہے۔ پھر آپ نے ہم سے فرمایا۔ کیا تم کو یہی حکم کیا گیا ہے کہ کیا میں تمہارے لیے یہی پیام

لایا ہوں (کہ تم قضا۔ و قدر جیسے اہم اور نازک مسائل میں بحث کرو۔) خبردار تم میں سے پہلی امتیں اس وقت ہلاک ہوئیں جب کہ انھوں نے اس مسئلہ میں حجت و بحث کو اپنا طریقہ بنا لیا۔ میں تم کو قسم دیتا ہوں۔ میں تم پر لازم کرنا ہوں کہ اس مسئلہ میں ہرگز حجت و بحث نہ کیا کرو۔

(ترمذی)

(۱۶۲)

## اسلام قبول کرنے کے بعد جان و مال عزت و آبرو محفوظ رہتی ہے

عَنْ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُمِرْتُ أَنْ أُقَاتِلَ النَّاسَ حَتَّى يَقُولُوا لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ فَمَنْ قَالَهَا فَقَدْ عَصَمَ مِنِّي مَالَهُ وَنَفْسَهُ إِلَّا بِحَقِّمْ وَحِسَابُهُ عَلَى اللَّهِ

(رواہ البخاری و مسلم)

حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ مجھے حکم ہے کہ میں لوگوں سے اس وقت تک جنگ جاری رکھوں جب تک کہ وہ لا الہ الا اللہ کے قائل نہ ہو جائیں۔ پس جو شخص لا الہ الا اللہ کا قائل ہو گیا۔ (یعنی اس نے دین کی تمام ضروری باتوں کو تسلیم کر لیا) تو اس نے اپنے مال و جان کو محفوظ کر لیا، سوائے اس کے حق کے، اور اس کا حساب اللہ کے سپرد ہے۔

(بخاری و مسلم)



پابندی وقت کے ساتھ نماز ادا کرنا اللہ تعالیٰ

کو بہت پسند ہے

عَنْ ابْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ سَأَلْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ آتَى الْعَمَلِ أَحَبُّ إِلَى اللَّهِ قَالَ الصَّلَاةُ عَلَى وَقْتِهَا قَالَ ثُمَّ آتَى قَالَ بِرُّ الْوَالِدَيْنِ قَالَ ثُمَّ آتَى قَالَ الْجِهَادُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ (بخاری)

حضرت ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کی۔ کونسا عمل اللہ تعالیٰ کو بہت پسند ہے۔ فرمایا نماز جو وقت پر ادا کی گئی ہو۔ ابن مسعود نے عرض کی اس کے بعد فرمایا والدین کی اطاعت۔ ابن مسعود نے عرض کی اس کے بعد فرمایا جہاد فی سبیل اللہ (بخاری)

پابندی وقت کے ساتھ نماز کی ادائیگی نور و برہان

اور ذریعہ نجات ہے

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ ذَكَرَ الصَّلَاةَ يَوْمًا فَقَالَ مَنْ حَافِظَ عَلَيْهَا كَانَتْ لَهُ نُورًا وَبُرْهَانًا وَنِجَاةً يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَمَنْ لَمْ يَحَافِظْ عَلَيْهَا لَمْ تَكُنْ لَهُ نُورًا وَلَا بُرْهَانًا وَلَا نِجَاةً وَكَانَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مَعَ قَارُونَ وَفِرْعَوْنَ وَأُمِّيَّةَ بْنِ خَلْفٍ (احمد و دارمی)

حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص سے روایت ہے۔ نبی علیہ السلام نے نماز

کے متعلق فرمایا۔ جس نے نماز کی حفاظت کی (پابندی وقت کے ساتھ ادا کی)۔ اس کے لیے نماز نور ہوگی اور مومن ہونے کی دلیل اور ذریعہ نجات ہوگی قیامت کے دن اور جس نے اس کی حفاظت نہ کی اس کے لیے نہ نور ہوگی اور نہ دلیل اور نہ نجات کا ذریعہ اور بے نمازی قیامت کے دن قارون و فرعون اور امیہ بن خلف (ایسے کفار) کے ساتھ اٹھایا جائیگا۔ (احمد)

## جنتیوں کے کام نماز، روزہ، حج اور زکوٰۃ

عَنْ مَعَاذٍ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَحْبَبَ إِلَيَّ بِعَمَلٍ يُدْخِلُ خَلْقَ الْجَنَّةِ وَيُبَاعِدُنِي مِنَ النَّارِ قَالَ لَقَدْ سَأَلْتُ عَنْ أَمْرٍ عَظِيمٍ وَإِنَّهُ لَيَسِيرٌ عَلَى مَنْ يَسَّرَهُ اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ تَعَبُ اللَّهِ وَلَا تَشْرِكُ بِهِ شَيْئًا وَتُقِيمُ الصَّلَاةَ وَتُؤْتِي الزَّكَاةَ وَتَصُومُ رَمَضَانَ وَتَحُجُّ الْبَيْتَ

(مشکوٰۃ شریف)

حضرت معاذ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ فرماتے ہیں۔ میں نے عرض کیا۔ یا رسول اللہ مجھے کوئی ایسا عمل بتا دیجئے جو مجھے سنت میں داخل کرے اور دوزخ سے دور کر دے۔ آپ نے فرمایا تم نے بہت بڑی بات پوچھی ہے۔ لیکن یہ اس شخص کیلئے آسان بھی ہے جس پر اللہ تعالیٰ آسان کر دے۔ (وہ عمل یہ ہے) کہ تو اللہ تعالیٰ کی عبادت کرے اور اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہراتے اور نماز قائم کرے زکوٰۃ ادا کرے۔ رمضان کے روزے رکھے اور بیت اللہ کا حج کرے۔

## نماز کی پابندی اور زکوٰۃ کی ادائیگی پر بیعت

عَنْ جَرِيرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ بَايَعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى إِقَامَةِ الصَّلَاةِ وَإِيتَاءِ الزَّكَاةِ وَالنُّصْحِ لِكُلِّ مُسْلِمٍ (رواه مسلم)

حضرت جریر ابن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دست مبارک پر ان باتوں پر بیعت کی ۱۔ نماز کی پابندی ۲۔ زکوٰۃ کی ادائیگی ۳۔ اور ہر مسلمان سے خیر خواہی (مسلم)

## نماز کی روحانی کیفیت کا ایک منظر

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ مَا أَوْحَسَانُ قَالَ أَنْ تَعْبُدَ اللَّهَ - كَأَنَّكَ تَرَاهُ فَإِنْ لَمْ تَكُنْ تَرَاهُ فَإِنَّهُ يَرَاكَ (بخاری)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ ایک شخص نے نبی علیہ السلام سے دریافت کیا۔ احسان کیا ہے؟ فرمایا یہ ہے کہ جب تم عبادت کرو تو تم کو یہ معلوم ہو کہ تم خدا کو دیکھ رہے ہو، کیونکہ اگر تم خدا کو نہیں دیکھ رہے تو وہ تو تم کو بہر حال دیکھ رہا ہے (بخاری)



## وقت پر نماز پڑھنے کو امور خیر میں بہت اہمیت اور فوقیت حاصل ہے

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ سَأَلْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
أَيُّ الْعَمَلِ أَحَبُّ إِلَى اللَّهِ قَالَ الصَّلَاةُ عَلَى وَجْهِهَا قَالَ شِعْرَ أَيٍّ  
قَالَ بَرِّئُوا الدِّينَ قَالَ شِعْرَ أَيٍّ قَالَ الْجِهَادُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ  
(بخاری کتاب الادب)

حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں۔ میں نے نبی علیہ السلام  
سے عرض کیا۔ اللہ کے نزدیک سب سے زیادہ محبوب عمل کونسا ہے۔ فرمایا  
وقت پر نماز پڑھنا۔ عرض کیا پھر کونسا۔ فرمایا۔ ماں باپ کے ساتھ نیک سلوک  
کرنا۔ عرض کیا پھر کونسا۔ فرمایا۔ اللہ کی راہ میں جہاد۔

## نماز نور و برہان ہے اور آخرت میں نجات کی ضامن

وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو بْنِ الْعَاصِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ أَنَّهُ ذَكَرَ الصَّلَاةَ يَوْمًا فَقَالَ مَنْ حَافِظٌ عَلَيْهَا  
كَانَتْ لَهُ نُورًا وَبُرْهَانًا وَنَجَاةً يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَمَنْ لَمْ  
يُحَافِظْ عَلَيْهَا لَمْ تَكُنْ لَهُ نُورًا وَلَا بُرْهَانًا وَلَا نَجَاةً  
كَانَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مَعَ قَارُونَ وَفِرْعَوْنَ وَهَامَانَ وَأَبِي  
بْنِ خَلْفٍ رَوَاهُ أَحْمَدُ

حضرت عبد اللہ بن عمرو بن العاص سے روایت ہے۔ نبی صلی اللہ علیہ

وسلم نے نماز کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا۔ جس نے نماز کی پابندی کی تو نماز اس کے لیے نور، برہان اور باعثِ نجات ہوگی قیامت کے دن۔ اور جس نے نماز کی پابندی نہ کی تو اس کے لیے نماز نہ نور ہوگی نہ دلیل نہ نجات (اور بے نمازی) قیامت کے دن۔ قارون، فرعون، ہامان اور ابی ابن خلف کے ساتھ ہوگا۔  
(داری)

۱۴۰

### صحیح طریقہ وضو کر نیو لانا اور نماز پختہ کر نیو لانا منقول ہے

عَنْ عُبَادَةَ بْنِ صَامِتٍ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
اِفْتَرَضَهُنَّ اللهُ تَعَالَى مِنْ أَحْسَنِ وَضُوءٍ هُنَّ وَصَلَاةٍ هُنَّ  
لِوَقْتِهِنَّ وَاتَمَّرُوا كُوعَهُنَّ وَخَشَوْعَهُنَّ كَانَ  
لَهُ عَلَى اللهِ عَهْدٌ أَنْ يُعْفِرَ لَهُ وَمَنْ لَمْ يَفْعَلْ فَلَيْسَ لَهُ  
عَلَى اللهِ عَهْدٌ إِنْ شَاءَ عَفَرَ لَهُ وَإِنْ شَاءَ عَذَّبَهُ (رواه احمد)

حضرت عباده بن صامت سے روایت ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ پانچ نمازیں اللہ تعالیٰ نے بندوں پر فرض کیں۔ جس نے اچھی طرح وضو کیا اور وقت پر نمازیں پڑھیں اور رکوع و خشوع کو پورا کیا تو اس کے لیے اللہ تعالیٰ نے اپنے (ذمہ کرم) کا یہ عہد کر لیا ہے کہ اسے بخش دے اور جس نے نہیں کیا اس کے لیے عہد نہیں چاہے بخش دے چاہے عذاب کرے (ابوداؤد)





## نماز کی پابندی گناہوں کی مغفرت کا سبب بنتی ہے

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
 أَرَأَيْتُمْ لَوْ أَنَّ نَهْرًا بِبَابِ أَحَدِكُمْ يَغْتَسِلُ فِيهِ كُلَّ  
 يَوْمٍ خَمْسًا هَلْ يَبْقَى مِنْ ذَرَمِهِ شَيْءٌ قَالُوا لَا يَبْقَى  
 مِنْ ذَرَمِهِ شَيْءٌ قَالَ فَذَلِكَ مِثْلُ الصَّلَاةِ الْمُخْتَمِسِ يَمْحُوا  
 اللَّهُ بِهِنَّ الْخَطَايَا (مشکوٰۃ، کتاب الصلوٰۃ ص ۵۷)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اگر کسی کے گھر کے سامنے کوئی صاف شفاف نہر جاری ہو اور وہ اس میں پانچ دفعہ نہانا ہو تو کیا اس کے بدن پر میل رہ سکتا ہے؟ سب سے عرض کی نہیں رہے گا۔ فرمایا تو یہی مثال پانچوں وقت کی نمازوں کی ہے کہ ان سے اللہ تعالیٰ گناہوں کو دھو دیتا ہے۔

## باجماعت نماز پڑھنے کا ثواب پچیس درجہ زیادہ ہے

وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَاةُ الرَّجُلِ فِي جَمَاعَةٍ تَزِيدُ عَلَى صَلَاتِهِ فِي سُوقِهِ وَبَيْتِهِ بِضْعًا وَعِشْرِينَ دَرَجَةً (رواہ البخاری)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جماعت سے نماز ادا کرنے کا ثواب بازار اور گھر میں نماز

ادا کرنے سے پچیس درجہ زیادہ ہے (مسلم)

(۱۴۳)

## جماعت میں شمولیت کے لیے سکون و وقار کا دامن نہ چھوڑا جائے

إِنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِذَا أُقِيمَتِ الصَّلَاةُ فَلَا تَأْتُوا هَا تَسْعُونَ وَآتَوْهَا تَمْشُونَ وَعَلَيْكُمْ السَّكِينَةُ فَمَا آذَرَكُمْ فَصَلُّوا وَهَافَاتِكُمْ فَأَتِمُّوا (مسلم باب ایتان الصلوة بوقار) ص ۲۱ ج ۱

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں۔ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے سنا کہ جب جماعت کھڑی ہو جائے تو (شمولیت) کے لیے دوڑو نہیں بلکہ سکون و وقار کے ساتھ جماعت سے ملو جتنی رکعت امام کے ساتھ مل جائیں پڑھ لو اور جو رہ جائیں انہیں پوری کر لو (مسلم)

(۱۴۴)

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا سَمِعْتُمُ الْإِقَامَةَ فَأَمْشُوا إِلَى الصَّلَاةِ وَعَلَيْكُمْ السَّكِينَةُ وَالْوَقَارُ وَلَا تُشْرِعُوا (مشکوٰۃ صفحہ ۵۹)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جب تم نماز کی اقامت سُنو (نماز میں ملنے کے لیے) سکون و وقار اور اطمینان کو اختیار کرو اور اس موقع پر دوڑو نہیں۔



## سب سے بڑا چور وہ ہے جو نماز کی چوری کرتا ہے

عَنْ النُّعْمَانِ بْنِ مُرَّةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ قَالَ وَاسْوَأُ السَّرِيقَةِ  
الَّذِي لَيْسَ رَقِيٌّ صَلَواتُهُ قَالُوا وَكَيْفَ لَيْسَ رَقِيٌّ صَلَواتُهُ  
يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ لَا يَتِمُّ رُكُوعُهَا وَلَا سُجُودُهَا  
(مشکوٰۃ باب الركوع ص ۸۳)

حضرت نعمان بن مرہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم  
نے فرمایا۔ سب سے بڑا چور وہ ہے جو نماز کی چوری کرتا ہے۔ صحابہ نے دریافت  
کیا کہ یا رسول اللہ نماز کی چوری کیا ہے۔ فرمایا رکوع اور سجدہ اچھی طرح نہ کرنا۔  
(مسندک ج ۱ ص ۲۳۶)

## ایسی نماز تو منافق کی سی نماز ہے

عَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تِلْكَ  
صَلَاةُ الْمُنَافِقِ يَجْلِسُ يَدُوقُ الشَّمْسَ حَتَّى إِذَا أَصْفَرَتْ  
وَكَانَتْ بَيْنَ قَرْنَيْ الشَّيْطَانِ قَامَ فَنَقَرَ أَرْبَعًا لَا يَدْكُرُ  
اللَّهُ فِيهَا إِلَّا قَلِيلًا (رواه مسلم)

حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم  
نے فرمایا۔ یہ نماز تو منافق کی نماز ہے کہ آفتاب کو دیکھتا رہے (اور اس میں انسی تاخیر)  
کرے کہ جب وہ زرد ہوتے لگے اور شیطان کی عبادت کا وقت آجائے تو اب اُٹھے اور  
(جلدی جلدی) چار چوڑی مارے کہ اللہ کا ذکر نہ کرے مگر بہت کم (مسلم)

## بحالت نماز آسمان کی طرف نظر پل اٹھانا منع ہے

عَنْ قَتَادَةَ أَنَّ النَّسَّ بْنَ مَالِكٍ حَدَّثَهُمْ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا بَالُ أَقْوَامٍ تَبَيَّنَتْ أَبْصَارُهُمْ إِلَى السَّمَاوَاتِ فِي صَلَوَاتِهِمْ فَاسْتَدَّ قَوْلَهُ فِي ذَلِكَ حَتَّى قَالَ لَيْسَتْ هُنَّ عَنْ ذَلِكَ أَوْلَتْ خُتْفٍ أَبْصَارُهُمْ (بخاری ج ۱۲، مسلم، مشکوٰۃ باب ما لا يجوز من العمل في الصلوة وما يباح)

حضرت قتادہؓ وہ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روای ہیں کہ انہوں نے نبی علیہ السلام کو یہ فرماتے ہوئے سنا۔ ان لوگوں کا کیا حال ہے جو بحالت نماز اپنی نگاہیں آسمان کی طرف اٹھاتے ہیں۔ آپ نے اس بات کو سختی کے ساتھ بیان فرمایا۔ یہ سب تک فرمایا کہ اس فعل سے باز آجاؤ۔ ورنہ ان کی توت بصارت اچک لی جائے گی۔ (بخاری باب رفع البصر إلى السماء)

## امام نماز کو اتنا طول دے کہ کمزور و ضعیف یوں پر بار ہو

وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا صَلَّى أَحَدُكُمْ لِلنَّاسِ فَلْيُخَفِّفْ فَإِنَّ فِيهِمُ الضَّعِيفَ وَالسَّقِيمَ وَالْكَبِيرَ وَإِذَا صَلَّى أَحَدُكُمْ لِنَفْسِهِ فَلْيُطَوِّلْ مَا يَشَاءُ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ

## وَفِي رِوَايَةٍ وَذَا الْحَاجَةِ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جب کوئی اوروں کو نماز پڑھانے تو تخفیف کرے (یعنی قرأت کو طول نہ دے) کیونکہ مقتدیوں میں ضعیف، بیمار، بوڑھے اور عاجز تہمت بھی ہوتے ہیں اور جب کوئی شخص اکیلا نماز پڑھے تو جس قدر پہلے طول دے (مسلم)

(۱۶۹)

## نمازی کے آگے سے گزرنا گناہ ہے

عَنْ أَبِي جُهَيْمٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَوَيْلٌ يَعْلَمُ الْعَارَ بَيْنَ يَدَيِ الْمُصَلِّيِّ مَاذَا عَلَيْهِ، لَكَانَ أَنْ يَقِفَ أَرْبَعِينَ حَتِيرًا لَهُ، مِنْ أَنْ يَمُرَّ بَيْنَ يَدَيْهِ قَالَ أَبُو النَّضْرِ لَا أَدْرِي قَالَ أَرْبَعِينَ يَوْمًا أَوْ شَهْرًا، أَوْ سَنَةً، رَوَاهُ الْجَمَاعَةُ

حضرت ابو جہیمؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ نمازی کے آگے سے گزرنے والا جاننا کہ اس میں جو کچھ گناہ ہے تو چالیس سال تک کھڑے رہنے کو گزرنے سے بہتر جاننا۔ راوی حدیث کہتے ہیں مجھے یاد نہیں۔ حضورؐ نے چالیس دن یا چالیس مہینے یا چالیس برس ارشاد فرمائے (مسلم)



## فرائض کی دائیگی میں اپنی طرف سے شدت پیدا کرنا جائز نہیں

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأَى رَجُلًا يُهَادِي بَيْنَ ابْنَيْهِ فَسَأَلَ عَنْهُ فَقَالُوا نَذَرَ أَنْ يَمْشِيَ فَقَالَ إِنَّ اللَّهَ لَعَنِي عَنْ تَعْذِيبِ هَذَا نَفْسَهُ وَآمَرَ أَنْ يُرْكَبَ (ابوداؤد، کتاب الایمان والنذور)

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک دفعہ حج کے سفر میں آپ نے ایک بڑھے کو دیکھا جو خود چل نہیں سکتا تھا۔ اس کے پیٹے اس کو دونوں طرف سے پکڑ کر چلا رہے تھے۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت فرمایا تو معلوم ہوا کہ اس نے پیدل حج کی نذر مانی ہے۔ فرمایا خدا کو اس کی حاجت نہیں کہ یہ اپنی جان کو اس طرح عذاب میں ڈالے اس کو سوار کرادو۔ (ابوداؤد و ترمذی، کتاب الایمان والنذور)

عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّ وَهُوَ يَطُوفُ بِالْكَعْبَةِ بِإِنْسَانٍ يَقُودُ اثْنَتَا بَحْرًا مِمَّا فِيهِ أَنْفِهِ فَقَطَعَهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِبِيَدِهِ شَرًّا أَمْرًا أَنْ يَقُودَهُ بِبِيَدِهِ (بخاری باب التذرية ما يملك وفي معية)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے حج میں دیکھا کہ ایک شخص اپنی ناک میں نیکیل ڈالے ہوئے ہے اور دوسرا اس کو جانور کی طرح اس کی نیکیل پکڑ کر کھینچ رہا ہے۔ آپ نے جا کر نیکیل کاٹ دی اور فرمایا کہ اگر ضرورت ہو تو ہاتھ پکڑ کر اس کو طواف کراؤ۔ (بخاری)

## نفل عبادت کی دائگی ہیں بھی اعتدال و توازن کا خیال رکھاجائے

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ دَخَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَإِذَا حَبْلٌ مَمْدُودٌ بَيْنَ السَّارِيَتَيْنِ فَقَالَ مَا هَذَا الْحَبْلُ قَالُوا هَذَا حَبْلٌ لِرِزْنِيبٍ فَإِذَا فَتَرَتْ تَعَلَّقَتْ فَقَالَ النَّبِيُّ لَأَحَلُّوهُ لِيُصَلَّ أَحَدُكُمْ نَشَاطَةً فَإِذَا فَتَرَ فَلْيَقْعُدْ

(بخاری باب ما یکره من التشدید فی العبادۃ) ص ۱۵۴

حضرت انس کہتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم مسجد میں جلوہ فرماہوئے تو آپ نے دیکھا۔ ایک کھجے میں ایک رسی ٹسک رہی ہے۔ دریافت کیا تو لوگوں نے عرض کیا۔ یہ زینب نے باندھی ہے۔ رات کو نماز میں جب وہ کھڑی کھڑی تھک جاتی ہیں تو اسی کے سہارے کھڑی ہوتی ہیں۔ یہ سن کر آپ نے فرمایا۔ یہ رسی کھول دو۔ لوگو! تم اسی وقت تک (نفل) نماز پڑھو جب تک تم میں نشاط باقی رہے۔ جب کوئی تھک جائے تو بیٹھ جائے۔ (بخاری)

## بلاعذر شرعی جمعہ چھوڑنے والے اصلاح کی توفیق سے محروم ہو جائیں گے

وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَابْنِ عُمَرَ أَنَّهِمَا سَمِعَا النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ عَلَى أَعْوَادِ مِنْبَرِهِ - " لَيَنْتَهِيَنَّ أَقْوَامٌ عَنْ وُدِّهِمُ الْجُمُعَاتِ أَوْ لِيَخْتَمَنَّ اللَّهُ عَلَى قُلُوبِهِمْ - شَرٌّ لِيَكُونَنَّ مِنَ الْغَافِلِينَ (رواه مسلم)



حضرت ابوہریرہ و ابن عمر رضی اللہ عنہم دونوں سے مروی ہے۔ ہم نے خود رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو برسِ منبر پر فرماتے ہوئے سنا کہ (بلاغِ شرعی) جمعہ چھوڑنے والے اپنی اس حرکت سے باز آجائیں ورنہ اللہ تعالیٰ ان کے دلوں پر مہر لگا دے گا۔ پھر وہ غافلوں میں سے ہو جائیں گے۔ (یعنی خیر کی توفیق سے محروم کر دیتے جائیں گے)

(۱۸۳)

## روزہ رکھنے والوں کا جنت میں ریان دروازے کا نام ہوگا

عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْجَنَّةِ ثَمَانِيَةَ أَبْوَابٍ مِنْهَا بَابٌ يُسَمَّى الرَّيَّانَ لَا يَدْخُلُهُ إِلَّا الصَّائِمُونَ مُتَّقُونَ عَلَيْهِ

حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جنت کے آٹھ دروازے ہیں۔ جن میں سے ایک دروازہ کا نام ریان ہے۔ اس دروازہ سے صرف روزہ دار (جنت) میں داخل ہونگے (مسلم)

(۱۸۴)

## ایمان اور طلبِ ثواب کے لیے روزہ رکھنے والے

کے گذشتہ گناہ معاف ہو جاتے ہیں

وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ صَامَ رَمَضَانَ إِيمَانًا وَاحْتِسَابًا غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ وَمَنْ صَامَ رَمَضَانَ إِيمَانًا وَاحْتِسَابًا غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ وَمَنْ صَامَ لَيْلَةَ الْقَدْرِ إِيمَانًا وَاحْتِسَابًا

عَفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّرَ مِنْ ذَنْبِهِ — متفق علیہ (بخاری و مسلم)  
 حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ  
 علیہ وسلم نے فرمایا۔ جس نے ایمان و اخلاص کے ساتھ رمضان کے روزے رکھے  
 تو اس کے گزشتہ گناہ معاف کر دیئے جائیں گے اور جس نے ماہ رمضان کی راتوں  
 میں ایمان اور طلبِ ثواب کے لیے عبادت کی اس کے پچھلے گناہ بخش دیئے  
 جائیں گے اور جس نے شب قدر میں ایمان و احتساب کے ساتھ عبادت کی  
 تو اس کے پچھلے گناہ معاف کر دیئے جائیں گے۔

(بخاری و مسلم)

۱۸۵

### لیلۃ القدر میں عبادت اور ذکر الہی موجب رحمت و برکت ہے

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى  
 اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ يَتِمُّ لَيْلَةَ الْقَدْرِ إِيمَانًا وَاحْتِسَابًا  
 عَفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّرَ مِنْ ذَنْبِهِ (بخاری)  
 حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ  
 علیہ وسلم نے فرمایا۔ جس نے لیلۃ القدر میں ایمان اور طلبِ ثواب کے لیے  
 قیام کیا۔ اس کے پچھلے گناہ معاف کر دیئے جائیں گے۔

۱۸۶

### مالکِ نصاب ہونے کے باوجود زکوٰۃ نہ ادا کرنے پر وعید شدید

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ  
 آتَاهُ اللَّهُ مَالًا فَلَمْ يُؤَدِّ زَكَوَاتَهُ مُثَلِّ لَهٗ مَالَهُ يَوْمَ

الْقِيَامَةِ شُجَاعًا أَفْشَرَ لَهُ زَبَيْبَتَانِ يَطْوِفُهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ  
شُرَّ يَأْخُذُ بِلَهْزِمَتَيْهِ يَعْنِي بِشِدْقَيْهِ ثُمَّ يَقُولُ أَنَا  
مَالِكٌ أَنَا كَنْزُكَ (بخاری)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ  
وسلم نے فرمایا۔ جس شخص کو اللہ تعالیٰ نے مال دیا اور اس نے اس کی زکوٰۃ  
ادا نہیں کی تو قیامت کے دن اس کے مال کو گھنچے سانپ کی صورت میں بنا دیا  
جائے گا۔ جس کی آنکھوں پر دو کالے نشان ہوں گے اور وہ اس کے گلے کا طوق  
بنا دیا جائے گا۔ پھر وہ اس کی دونوں چھین پکڑ کر کہے گا۔ میں تیرا مال ہوں میں  
تیری دولت ہوں۔ (کتاب الزکوٰۃ)

(۱۸۶)

## مسلمان حاکم نے زکوٰۃ وصول کر لی تو زکوٰۃ ادا ہو گئی

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
وَإِسْمُهَا عَلَى مَنْ بَدَّلَهَا (مُحْتَصِرًا لِأَحْمَدَ)

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ ایک شخص نے رسول اللہ  
صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا۔ اگر میں آپ کے زکوٰۃ وصول کر نیالے کو زکوٰۃ  
دیدوں تو میری زکوٰۃ ادا ہو جائے گی؟ فرمایا اگر تم نے میرے تحصیلدار کو زکوٰۃ  
دیدیں تو اللہ و رسول کے ہاں بری ہو جاؤ گے اور اس کا اجر تمہیں ملے گا جو

حاکم اس میں رد و بدل کرے گا یعنی شریعت کی متعین حدود سے تجاوز کرے گا، تو اس کا گناہ حاکم پر ہوگا۔

۱۸۸

## صدقہ فطر کی ادائیگی بھی ضروری ہے

عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ فَرَضَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ زَكَاةَ الْفِطْرِ صَاعًا مِنْ تَمْرٍ أَوْ صَاعًا مِنْ شَعِيرٍ عَلَى الْعَبْدِ وَالْحُرِّ وَالذَّكْرِ وَالْأُنْثَى وَالصَّغِيرِ وَالْكَبِيرِ مِنَ الْمُسْلِمِينَ وَآمَرَ بِهَا أَنْ تُؤَدَّى قَبْلَ خُرُوجِ النَّاسِ إِلَى الصَّلَاةِ

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے واجب ٹھہرایا صدقہ فطر کو غلام، آزاد، مرد، عورت، بچے اور بوڑھے ہر مسلمان پر، ایک صاع جو یا کھجور اور حکم فرمایا کہ نماز (عید) کے لیے نکلنے سے پہلے اس کو ادا کیا جائے۔ (بخاری، مسلم)

۱۸۹

عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ فِيْ اٰخِرِ رَمَضَانَ اَخْرِجُوا صَدَقَةً صَوْمِكُمْ فَرَضَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَذِهِ الصَّدَقَةُ صَاعًا مِنْ تَمْرٍ أَوْ شَعِيرٍ أَوْ نِصْفَ صَاعٍ مِنْ مَنُجٍ عَلَى كُلِّ حُرٍّ أَوْ مَمْلُوكٍ ذَكَرٍ أَوْ اُنْثَى صَغِيرٍ أَوْ كَبِيرٍ

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے رمضان کے آخر میں لوگوں سے فرمایا

کہ تم لوگ اپنے روزوں کا صدقہ ادا کرو۔ کیونکہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اس صدقہ کو ہر مسلمان پر مقرر فرمایا ہے۔ خواہ وہ آزاد ہو یا غلام، مرد ہو یا عورت، چھوٹا ہو یا بڑا۔ ہر ایک کی طرف سے ایک صاع کھجور یا جو یا نصف صاع گجھوں (ابوداؤد، نسائی)

۱۹۰

## حج فرض کی ادائیگی میں جلدی کی جائے

عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ  
قَالَ تَعَجَّلُوا إِلَى الْحَجِّ - يَعْنِي الْفَرِيضَةَ - فَإِنَّ أَحَدَكُمْ  
لَا يَدْرِي مَا يَعْْرِضُ لَهُ " رَوَاهُ أَحْمَدُ

حضرت ابن عباسؓ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی۔ آپ نے فرمایا۔ فرض حج ادا کرنے میں جلدی کرو۔ کیونکہ تم میں سے کسی کو کیا معلوم کہ اسے کیا پیش آجائے۔ (احمد)

۱۹۱

## حج و عمرہ گناہوں کے صاف کر دیتے ہیں جیسے بھٹی لوہے کو

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَابِعُوا  
بَيْنَ الْحَجِّ وَالْعُمْرَةِ فَإِنَّمَا يَنْفِيَانِ الْفَقْرَ وَالذَّنُوبَ كَمَا  
يَنْفِي الْحَكْبَرُ خُبثَ الْحَدِيدِ وَالذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ وَكَيْسَ  
لِلْحَجَّةِ الْمَبْرُورَةِ ثَوَابٌ إِلَّا الْجَنَّةَ (ترمذی باب ماجاء فی ثواب الحج

والعمره) ۱۶۶  
۱۶۷

حضرت عبد اللہ رضی اللہ عنہ روایت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا حج اور عمرہ ایک ساتھ کرو کیونکہ حج اور عمرہ فقر اور کمنا ہوں کو اس طرح صاف کر دیتے ہیں۔ جس طرح بھٹی لوہے، سونے اور چاندی کے میل اور کھوٹ کو صاف کر دیتی ہے اور نہیں ہے حج مبرور کا ثواب مگر جنت (ترمذی)

۱۹۲

## حجرِ سودا، قیامت کے اپنے چومنے والوں پر چائے کا انکی شفا کریگا

عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْتِي هَذَا الْحَجَرُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ لَهُ عَيْنَانِ يَبْصُرُ بِهِمَا وَلسَانٌ يَنْطِقُ بِهِ يَشْهَدُ لِمَنْ اسْتَلَمَهُ بِحَقِّهِ (رواه احمد و ابن ماجه و ترمذی (نیل ص ۹۶۹)

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ خدا کی قسم حجرِ سودا کو اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس طرح اٹھائے گا کہ اس کی دو آنکھیں ہوں گی جن سے وہ دیکھے گا۔ زبان ہوگی جس سے وہ بولے گا۔ جن مسلمانوں نے اس کو چوما ہوگا ان کے حق میں سچی شہادت دے گا۔ (ترمذی، ابن ماجہ، دارمی)

عسید (۱۹۳)

## عسید کی شربتی واجب ہے

عَنْ زَيْدِ بْنِ أَرْقَمٍ قَالَ قَالَ أَصْحَابُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا هَذِهِ الْأَضَاحِيُّ قَالَ

سُنَّةُ أَبِيكُمْ إِبْرَاهِيمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالُوا فَمَا لَنَا  
فِيهَا يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ بِكُلِّ شَعْرَةٍ حَسَنَةٌ قَالُوا  
فَالصُّوفُ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ بِكُلِّ شَعْرَةٍ مِنَ الصُّوفِ  
حَسَنَةٌ (رواه احمد)

حضرت زید بن اوسم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں۔ صحابہ نے عرض کیا  
کہ یا رسول اللہ! یہ قربانیاں کیا ہیں؟ آپ نے فرمایا۔ یہ تمہارے باپ حضرت  
ابراہیم علیہ السلام کی سنت ہے۔ صحابہ نے عرض کیا۔ یا رسول اللہ! کیا اس سے  
ہم کو ثواب ملے گا؟ فرمایا ہر بال کے بدلے ایک نیکی ہے۔ عرض کیا اور اون  
یا رسول اللہ! تو آپ نے فرمایا کہ اون کے ہر بال میں بھی ایک نیکی ملے گی۔  
(احمد، ابن ماجہ)

۱۹۲

## نبی علیہ السلام مدینہ میں دس سال قیام فرمایا اور ہر سال قربانی دی

عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ أَقَامَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
بِالْمَدِينَةِ عَشْرَ سِنِينَ يُضَحِّي (رواه الترمذی)  
حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ  
علیہ وسلم (ہجرت کے بعد) مدینہ طیبہ میں دس سال قیام فرمایا۔ آپ نے (ہر سال)  
قربانی کی۔ (ترمذی)



## قربانی کے جانور کا خون زمین پر گرنے سے پہلے بارگاہِ الہی میں قبول ہو جاتا ہے

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
مَا عَمِلَ ابْنُ آدَمَ مِنْ عَمَلٍ يَوْمَ النَّحْرِ أَحَبَّ إِلَى اللَّهِ مِنْ  
إِحْرَاقِ الدَّمِ وَإِنَّهُ لَيَأْتِي يَوْمَ الْقِيَامَةِ بِقُرْوِنِهَا  
وَإَشْعَارِهَا وَأَخْطَلِهَا وَإِنَّ الدَّمَ لَيَقَعُ مِنَ اللَّهِ عَزَّ وَ  
جَلَّ قَبْلَ أَنْ يَقَعَّ الْأَرْضَ فَطَيَّبُوا بِهَا نَفْسًا (رواه الترمذی)

(ابن ماجہ و ترمذی)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا کہ رسول کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام نے  
فرمایا کہ قربانی کے ایام میں ابنِ آدم کا کوئی عمل خدا تعالیٰ کے نزدیک خون بہانے  
(قربانی کرنے) سے زیادہ پیارا نہیں اور وہ جانور قیامت کے دن اپنے سینگوں،  
بالوں، کھڑوں کے ساتھ آئے گا اور قربانی کا خون زمین پر گرنے سے قبل بارگاہِ الہی  
میں شرفِ قبولیت پالینا ہے۔ اس لیے قربانی خوشدلی سے کرو۔

(ابن ماجہ و ترمذی)

## نبی علیہ السلام نے فرمایا۔ مالکِ نصاب کے باوجود جو

## قربانی نہیں کرتا وہ ہماری عید گاہ میں نہ آئے

وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ

مَنْ وَجَبَتْ سَعَةً فَلَمْ يُضَحَّ فَلَا يَقْرُبَنَّ مُصَلَّنَا - رَوَاهُ أَحْمَدُ  
وَابْنُ مَاجَةَ

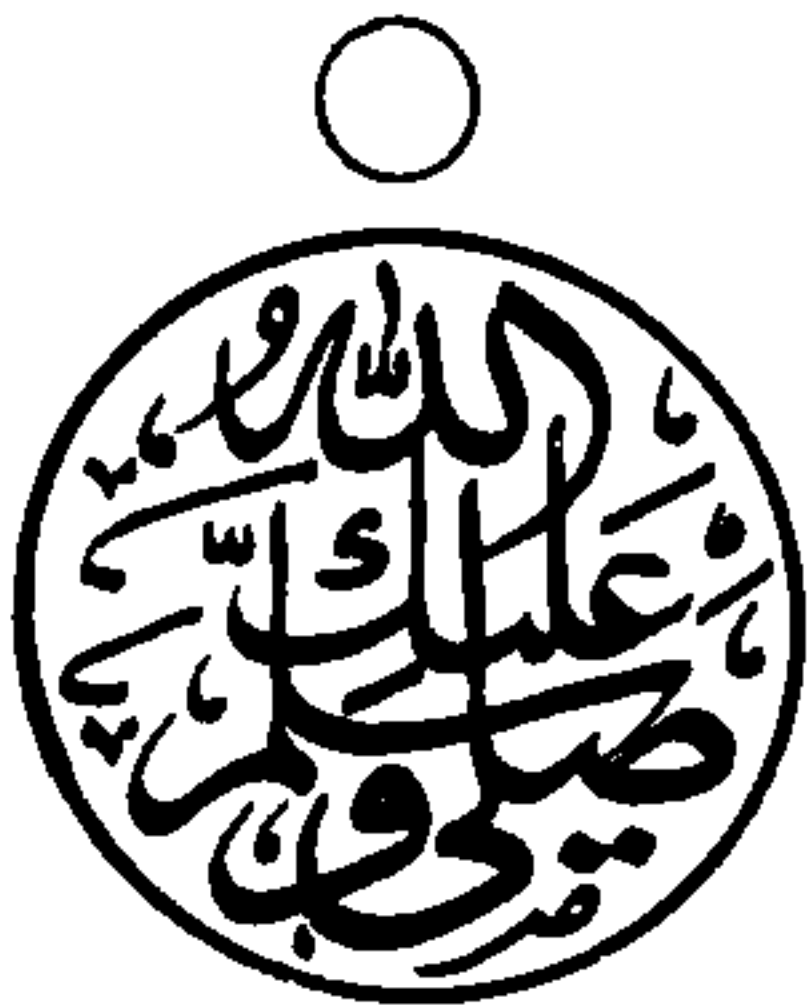
حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جو باوجود وسعت کے قربانی نہیں کرتا وہ ہماری عید گاہ کے قریب نہ آئے۔ (ابن ماجہ)

(۱۹۷)

ذوالحجہ کی دس تاریخ کو خدا کے ہاں قربانی سے زیادہ کی کوئی عمل افضل نہیں

وَعَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ  
وَسَلَّمَ مَا أَنْفَقْتِ الْوَرِقُ فِي شَيْءٍ أَفْضَلَ مِنْ نَحْرَةٍ فِي  
يَوْمِ عِيدٍ رَوَاهُ الدَّارُ الْقُطَنِي

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ عید الاضحیٰ کے دن (کسی بھی نیک کام) میں روپیہ پیسہ خرچ کرنا، قربانی کرنے سے افضل نہیں ہے۔ (دارقطنی)



۴

اعمال کے ثواب کا دار و مدار غلوّص

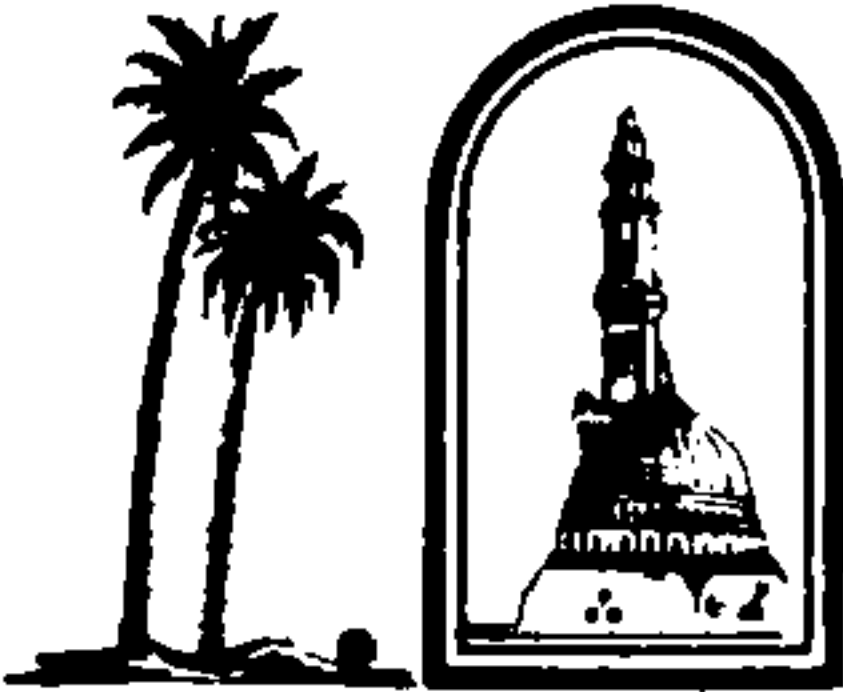
نیت پہ ہے۔ مؤمن کا بل کی علامات اور

ایمان کے تقاضے۔ مرنے کے بعد

اعمال خیر ہی کام آئیگی

محمد

یا رسول اللہ صلی اللہ علیک وسلم



## اعمال کا ثواب خلوص نیت پر موقوف ہے

عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنَّمَا الْأَعْمَالُ بِالنِّيَّاتِ وَإِنَّمَا لِكُلِّ امْرِئٍ مَا نَوَى فَمَنْ كَانَتْ هِجْرَتُهُ إِلَى اللَّهِ وَرَسُولِهِ فَهِجْرَتُهُ إِلَى اللَّهِ وَرَسُولِهِ وَمَنْ كَانَتْ هِجْرَتُهُ إِلَى دُنْيَا يُصِيبُهَا أَوْ امْرَأَةٍ يَتَرَوُّهَا فَهِجْرَتُهُ إِلَى مَا هَاجَرَ إِلَيْهِ (رواه البخاري ومسلم)

حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے کہ اعمال کا دار و مدار نیتوں پر ہے اور آدمی کو اس کی نیت ہی کے مطابق اجر ملتا ہے۔ تو جس شخص نے اللہ اور اس کے رسول کی طرف ہجرت کی تو اس کی ہجرت اللہ اور اس کے رسول ہی کی طرف ہوتی ہے اور جس نے کسی دنیاوی غرض کے لیے کسی عورت سے نکاح کی خاطر ہجرت کی تو اس کی ہجرت دنیا اور عورت کی طرف ہی ہجرت قرار پائے گی۔ (بخاری و مسلم)

## اللہ کے ہاں شکل و صورت اور مال و دولت کی نہیں بلکہ خلوص کی قدر ہے

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللَّهَ لَا يَنْظُرُ إِلَى صُورِكُمْ وَأَمْوَالِكُمْ وَلَكِنْ يَنْظُرُ إِلَى قُلُوبِكُمْ وَأَعْمَالِكُمْ (رواه مسلم)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ "اللہ تعالیٰ تمہاری صورتوں اور تمہارے مالوں کو نہیں دیکھتا۔ وہ تو تمہارے دلوں اور تمہارے عملوں کو دیکھتا ہے۔" (صحیح مسلم)

(۲۰۰)

## نیک کام کی ترغیب دینے والے کو اس نیک پر عمل کرنے والے

کے برابر ثواب ملتا ہے

عَنْ ابْنِ مَسْعُودٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ دَلَّ عَلَى حَنِيْرٍ فَلَهُ مِثْلُ أَجْرِ فَاعِلِهِ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت ابن مسعود سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو کسی نیک کام کی ترغیب دے گا تو اس کو اس نیک کام پر عمل کرنے والے کے برابر ثواب ملے گا۔ (مسلم)

(۲۰۱)

وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَنْ دَعَا إِلَى هُدًى كَانَ لَهُ مِنَ الْأَجْرِ مِثْلُ أُجُورِ مَنْ تَبِعَهُ لَا يَنْقُصُ ذَلِكَ مِنْ أُجُورِهِمْ شَيْئًا، وَمَنْ دَعَا إِلَى ضَلَالَةٍ كَانَ عَلَيْهِ مِنَ الْإِثْمِ مِثْلُ إِثْمِ مَنْ تَبِعَهُ لَا يَنْقُصُ ذَلِكَ مِنْ إِثْمِهِمْ شَيْئًا (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ ہدایت کی طرف جو بلاتا ہے اسے ان لوگوں کے برابر ثواب ملتا ہے جو اس ہدایت کا اتباع کرتے ہیں۔ ثواب میں کسی کے کمی نہیں ہوتی اور جو شخص

گمراہی کی طرف بلاتا ہے تو وہ اس گمراہی پر عمل کرنے والوں کے برابر گنہگار ہوتا ہے۔ ان کے گناہوں میں کچھ کمی نہیں ہوتی (مسلم)

۲۰۲

## دکھاوے کی نیکیاں شرکِ اصغر کے اثر ہیں داخل ہیں

عَنْ شَدَّادِ بْنِ أَوْسٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
مَنْ صَلَّى يُرَائِي فَقَدْ أَشْرَكَ وَمَنْ صَامَ يُرَائِي فَقَدْ أَشْرَكَ وَمَنْ  
تَصَدَّقَ يُرَائِي فَقَدْ أَشْرَكَ (رواه احمد)

شداد بن اوس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا، آپ فرماتے تھے۔ جس نے دکھاوے کے لیے نماز پڑھی اس نے شرک کیا اور جس نے دکھاوے کے لیے روزہ رکھا اس نے شرک کیا اور جس نے دکھاوے کے لیے صدقہ خیرات کیا اس نے شرک کیا۔

۲۰۳

## مومن کی نیت اس کے عمل سے بہتر ہوتی ہے

عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نِيَّةُ  
الْمُؤْمِنِ مِنْ خَيْرٍ مِنْ عَمَلِهِ وَعَمَلُ الْمُنَافِقِ خَيْرٌ مِنْ نِيَّتِهِ وَكُلُّ  
يَعْمَلُ عَلَى نِيَّتِهِ فَإِذَا عَمِلَ الْمُؤْمِنُ عَمَلًا ثَارَ فِي قَلْبِهِ  
نُورٌ (رواه في المحلية)

حضرت سہل بن سعد سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

مومن کی نیت اس کے عمل سے بہتر ہوتی ہے اور منافق کا عمل اس کی نیت سے زیادہ

خوش نما نظر آتا ہے اور ہر شخص کا عمل اس کی نیت کے تابع رہتا ہے۔ جب مومن کوئی عمل کرتا ہے تو اس کی وجہ سے اس کے قلب میں ایک نور چمکتا ہے (مُنافق کی نیت چونکہ اچھی نہیں ہوتی اس لیے اس کا عمل بے نور ہوتا ہے)۔ (پہلی)

۲۰۴

## زیادہ ثواب کی نیت سے صرف تین مسجدوں کی

### طرف قصد سفر کیا جائے

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تُسَدُّ الرِّحَالَ إِلَّا إِلَى ثَلَاثَةِ مَسَاجِدَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ وَالْمَسْجِدِ الرَّسُولِ وَالْمَسْجِدِ الْأَقْصَى

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: نہ سفر کیا جائے مگر تین مسجدوں کی طرف یعنی ۱۔ مسجد حرام کعبہ ۲۔ مسجد رسول اور ۳۔ مسجد اقصیٰ

(یعنی مذکورہ بالا تینوں مسجدوں کے علاوہ دنیا کی کسی مسجد کی طرف اس عقیدہ کے ساتھ سفر کرنا کہ وہاں نماز پڑھنے کا ثواب زیادہ ملے گا ممنوع ہے)

۲۰۵

## ضرور ہیں پید ہوئیوں کے خلاف شرع کا مورچہ مواخذہ نہ ہوگا

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللَّهَ تَجَاوَزَ عَنْ أُمَّتِي مَا وَسَّوَسَتْ بِهِ صَدُورُهُمَا مَا لَمْ تَعْمَلْ بِهِ أَوْ تَتَكَلَّمْ (رواه البخاری و مسلم)



حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اللہ تعالیٰ نے میری امت سے دل میں پیدا ہونے والے دوسوں اور بڑے خیالات کو معاف کر دیا ہے۔ جب تک ان پر عمل نہ ہو اور زبان سے نہ کہا جائے۔  
(بخاری و مسلم)

(۲۰۶)

## آفت کے مقابلہ میں دنیا کی حقیقت

عَنْ مُسْتَوْرِدِ بْنِ شَدَّادٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ وَاللَّهِ مَا الدُّنْيَا فِي الْأَخِرَةِ إِلَّا مِثْلُ مَا يَجْعَلُ أَحَدُكُمْ إِضْبَعَةً فِي الْيَمِّ فَلْيَنْظُرْ بِمَ يَرْجِعُ (رواه مسلم)

حضرت مستورد بن شداد سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا، آپ فرماتے تھے کہ دنیا کی مثال آفت کے مقابلہ میں ایسی ہے جیسے تم میں سے کوئی اپنی ایک انجل دریا میں ڈال کر نکال لے اور پھر دیکھے کہ پانی کی کتنی مقدار اس میں لگ کر آئی ہے۔ (مسلم)

(۲۰۷)

## کسی مسلمان کو بلا وجہ شرعی کافر یا فاسق کہنا جائز نہیں

عَنْ أَبِي ذَرٍّ أَنَّ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَا يَزِمِي رَجُلٌ رَجُلًا بِالْفُسُوقِ وَلَا يَدْمِيهِ بِالْكَفْرِ إِلَّا أَدْبَتَتْ عَلَيْهِ إِنْ لَمْ يَكُنْ صَاحِبُهُ كَذَلِكَ

(بخاری باب ما ينهى عن السباب واللعن) ص ۸۹۳ ج ۲

حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ کوئی شخص اپنے بھائی کو فاسق و کافر نہ کہے۔ کیونکہ اگر وہ فاسق و کافر نہ ہوگا تو یہ تہمت خود تہمت لگانے والے پر لوٹ آئے گی۔

۲۰۸

### زمانہ کو برا بھلا کہنا ممنوع ہے

قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ يَسُبُّ ابْنَ آدَمَ الدَّهْرُ وَأَنَا الدَّهْرُ بِيَدِي النَّيْلُ وَالنَّهَارُ (بخاری باب لا تسبوا الدهر) ص ۹۱۳ ج ۲

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ انسان زمانہ کو برا بھلا کہتا ہے۔ حالانکہ میں خود زمانہ ہوں اور رات اور دن میرے ہاتھ میں ہیں۔

۲۰۹

### مذکبِ کبیرہ کافر نہیں ہوتا اور فریضہ جہاد قیامت تک جاری رہے گا

عَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلَاثٌ مِّنْ أَصْلِ الْإِسْلَامِ الْكُفُّ عَمَّنْ قَالَ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ لَا تُكْفِرُهُ بِذَنْبٍ وَلَا تُخْرِجُهُ مِنَ الْإِسْلَامِ بِمَكَلٍ وَالْجِهَادُ مَا ضَمَّنْتُ إِلَيْهِ اللَّهُ إِلَى أَنْ يُقَاتَلَ أَخِرُ هَذِهِ الْأُمَّةِ الدَّجَالُ لَا يُبْطِلُهُ جَوْرٌ جَائِرٌ وَلَا عَدْلٌ عَادِلٌ وَالْإِسْلَامُ بِالْأَقْدَارِ (رواه ابو داؤد)

حضرت انس سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ تین

باتیں اسلام میں داخل ہیں۔ ۱۔ جو لا اِلهَ اِلاَّ اللهُ کا اقرار کر لے اس سے جنگ ختم کر دینا۔ اب کسی گناہ کی وجہ سے اس کو کافر مت کہو اور نہ کسی عمل کی وجہ سے اس پر اسلام سے خارج ہونے کا فتویٰ لگاؤ۔ ۲۔ جب سے کہ مجھے اللہ تعالیٰ نے رسول بنا کر بھیجا ہے۔ جہاد ہمیشہ ہمیشہ کے لیے جاری رہے گا۔ یہاں تک کہ اس اُمت کے آخر میں ایک شخص آکر دجال سے جنگ کرے گا۔ کسی منصف بادشاہ کے انصاف یا کسی ظالم کے ظلم کا بہانہ لے کر جہاد ختم نہیں کیا جاسکتا۔ ۳۔ اور اللہ تعالیٰ کی تقدیر پر ایمان لانا (ابوداؤد)

(۲۱۰)

## مومن ایک سو رنج سے دوبارہ نہیں ڈسا جاتا،

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يُلْدَعُ الْمُؤْمِنُ مِنْ جُحْرِ وَاحِدٍ قَرَّتَيْنِ (احمد، بخاری و مسلم وغیرہما)  
حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ ایمان دار آدمی ایک سو رنج سے دوبارہ ڈسا نہیں جاتا (احمد، بخاری و مسلم وغیرہما)

(۲۱۱)

## خدا کی قسم مجھے اپنی امت کے شرکِ جلی میں مبتلا ہونے کا خوف نہیں ہے،

عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَإِنِّي وَاللَّهِ لَأَنْظُرُ إِلَى حَوْضِي الْأَنْ وَإِنِّي أُعْطِيتُ مَفَاتِيحَ حَزَائِنِ الْأَرْضِ وَإِنِّي وَاللَّهِ مَا أَخَافُ عَلَيْكُمْ أَنْ تَشْرِكُوا

بَعْدِي وَ لَكِنِّي أَخَافُ عَلَيْكُمْ أَنْ تَنَافَسُوا فِيهَا

(بخاری ج ۲۷ ص ۱۹۷)

حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے (جس میں یہ ہے) کہ رسول کریم علیہ السلام نے فرمایا۔ خدا کی قسم میں اس وقت حوض کوثر کو دیکھ رہا ہوں اور مجھے زمین کے خزانوں کی کنجیاں دی گئی ہیں اور خدا کی قسم مجھے تم پر یہ خوف نہیں ہے کہ تم میرے بعد شرک (جلی) میں مبتلا ہو جاؤ گے۔ خوف ہے تو اس کا کہ تم دنیاوی ساز و سامان کی طرف رغبت کرو گے۔ (بخاری)

۲۱۲

## ریا کاری شرکِ خفی ہے

عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ لَبِيدٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ  
أَخْوَفَ مَا أَخَافُ عَلَيْكُمْ الشِّرْكَ الْأَصْفَرَ قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ  
وَمَا الشِّرْكَ الْأَصْفَرُ قَالَ الرِّيَاءُ (رواه احمد)

حضرت محمود بن لبید سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا  
خوب یاد رکھو۔ مجھے تمہارے متعلق سب سے زیادہ ڈر ہے تو شرکِ اصفر کا ہے۔  
لوگوں نے پوچھا۔ یا رسول اللہ! شرکِ اصفر کیا چیز ہے۔ فرمایا۔ ریا اور نمائش  
(مسند امام احمد)

۲۱۳

## شرکِ خفی کی تعریف

عَنْ شَدَّادٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

يَقُولُ أَخَوْفُ عَلَى أُمَّتِي الشِّرْكَ وَالشَّهْوَةَ الْخَفِيَّةَ قَالَ قُلْتُ  
 يَا رَسُولَ اللَّهِ أَتَشْرِكُ أُمَّتَكَ مِنْ بَعْدِكَ قَالَ أَمَا إِنَّهُمْ لَا تَعْبُدُونَ  
 شَيْئًا وَلَا قَمَرًا وَلَا حَجَرًا وَلَا وَشْنَاوًا لَكِنْ يُرَاءُونَ بِأَعْمَالِهِمْ  
 وَالشَّهْوَةَ الْخَفِيَّةَ أَنْ يُصْبِحَ أَحَدُهُمْ صَائِمًا فَتَعْرِضُ لَهُ  
 شَهْوَةٌ مِنْ شَهَوَاتِهِ فَيَتْرُكُ صَوْمَهُ (رواه احمد وابيهقي في شعب اليمان)  
 حضرت شدار کہتے ہیں۔ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے سنا کہ مجھے  
 اپنی امت کے متعلق شرکِ نخنی اور شہوتِ نخنی کا خوف ہے۔ میں نے عرض کی۔ یا رسول اللہ  
 کیا آپ کے بعد آپ کی امت بھی شرک میں مبتلا ہو جائے گی۔ آپ نے فرمایا سن روزہ تو  
 وہ آفتاب و ماہتاب کی عبادت کرے گی اور نہ کسی پتھر اور بت کی لیکن اپنے اعمال میں  
 ریاکاری کا شکار ہو جائے گی (یہ شرکِ نخنی ہے) اور شہوتِ خفیہ یہ ہے کہ کوئی شخص تم  
 میں سے صبح کے وقت روزہ دار ہو۔ پھر اس کے سامنے کوئی ایسی چیز آجائے جو اس  
 کی مرغوب خاطر ہو اور صرف اتنی سی بات پر اپنا روزہ توڑ ڈالے (احمد، شعب الیمان)

(۲۱۳)

## جہادِ فی سبیل اللہ کے برکات و حسنات

عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ  
 مَنْ رَضِيَ بِاللَّهِ رَبًّا وَبِالْإِسْلَامِ دِينًا وَبِمُحَمَّدٍ رَسُولًا وَجَبَتْ لَهُ  
 الْجَنَّةُ فَعَجِبَ لَهَا أَبُو سَعِيدٍ فَقَالَ أَعِدُّهَا عَلَيَّ يَا رَسُولَ اللَّهِ فَأَعَادَهَا  
 عَلَيْهِ ثُمَّ قَالَ وَأُخْرَى يَرْفَعُ اللَّهُ بِهَا الْعَبْدَ مِائَةَ دَرَجَةٍ فِي  
 الْجَنَّةِ مَا بَيْنَ كُلِّ دَرَجَتَيْنِ كَمَا بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ قَالَ وَمَا  
 هِيَ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ الْجِهَادُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ الْجِهَادُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ الْجِهَادُ

فِي سَبِيلِ اللَّهِ (رواه مسلم)

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جو شخص اللہ کو رب اور اسلام کو دین اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو رسول مان کر راضی ہو گیا اس کے لیے جنت واجب ہو گئی۔ ابوسعید کو یہ خوشخبری بہت امید افزا معلوم ہوئی۔ انھوں نے عرض کیا۔ یا رسول اللہ مگر فرمائیے۔ آپ نے پھر وہی ارشاد فرمایا۔ اس کے بعد آپ نے فرمایا کہ ایک بات اور بھی ہے جس کی وجہ سے اللہ بندوں کے لیے جنت میں سو درجے بلند کرتا ہے۔ ہر دو درجوں کے درمیان اتنا فاصلہ ہے جتنا کہ زمین اور آسمان کے درمیان۔ انھوں نے عرض کیا۔ یا رسول اللہ وہ بات کیا ہے۔ آپ نے فرمایا۔ اللہ کے لیے جہاد کرنا، اللہ کے لیے جہاد کرنا، اللہ کے لیے جہاد کرنا (مسلم)

## کلمہ حق کی بلندی کیلئے جو کوشش کی جائے وہی جہاد ہے

عَنْ أَبِي مُوسَى قَالَ رَجُلٌ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ  
الرَّجُلُ يُقَاتِلُ لِلْمَغْنَمِ وَالرَّجُلُ يُقَاتِلُ لِلدِّكْرِ وَالرَّجُلُ  
يُقَاتِلُ لِسَبِيلِ اللَّهِ قَالَ مَنْ قَاتِلٌ لَتَكُونَ  
كَلِمَةَ اللَّهِ هِيَ الْعُلْيَا فَهُوَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ

(بخاری باب من قاتل لتكون كلمة الله) ص ۳۹۲

حضرت ابو موسیٰ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ایک شخص نے سوال کیا کہ ایک شخص مالِ غنیمت کے لیے، ایک شخص شہرت کے لیے اور ایک شخص اظہارِ شجاعت کے لیے لڑتا ہے۔ تو ان میں سے کس کا جہاد خدا کی راہ میں ہے۔ فرمایا اس شخص کا جو اس لیے لڑتا ہے کہ خدا کا کلمہ بلند ہو۔ (بخاری)

## بہترین جہادِ ظالمِ حاکم کے سامنے حق بات کہنا ہے

عَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَفْضَلُ الْجِهَادِ مَنْ قَالَ كَلِمَةَ حَقٍّ عِنْدَ سُلْطَانٍ جَائِرٍ

(ترمذی و ابوداؤد و ابن ماجہ، مشکوٰۃ کتاب الامارۃ)

حضرت ابوسعید سے روایت ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ بہترین جہاد جابر سلطان کے سامنے کلمہ حق کہنا ہے۔ (ترمذی)

## حیا اور ایمان ہمیشہ ساتھ ساتھ ہی رہتے ہیں

عَنْ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ الْحَيَاءَ وَالْإِيمَانَ قُرْنَانٌ قُرْنَاءُ جَمِيعًا فَإِذَا رُفِعَ أَحَدُهُمَا رُفِعَ الْآخَرُ

(رواہ البیہقی فی شعب الایمان)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ حیا اور ایمان ہمیشہ ساتھ ساتھ ہی رہتے ہیں۔ جب ان میں سے کوئی ایک اٹھالیا جائے تو دوسرا بھی اٹھالیا جاتا ہے۔ (بیہقی)

## حیا میں خیر ہی خیر ہے

عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْحَيَاءُ لَا يَأْتِي إِلَّا بِخَيْرٍ (رواہ البخاری و مسلم)



حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ جیہاں صرف خیر ہی کو لاتی ہے۔ (بخاری و مسلم)

(۲۱۹)

## نیکی اور عبادت کرنے کے باوجود اللہ سے ڈرنا ہی چاہئے

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ سَأَلْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ هَذِهِ الْآيَةِ وَالَّذِينَ يُؤْتُونَ مَا آتَوْا وَقُلُوبُهُمْ وَجِلَةٌ أَنَّهُمُ الَّذِينَ يَشْرِبُونَ الْخَمْرَ وَيَسْرِقُونَ؛ قَالَ لَا يَا ابْنَةَ الصِّدِّيقِ وَلَكِنَّهُمْ الَّذِينَ يَصُومُونَ وَيُصَلُّونَ وَيَتَصَدَّقُونَ وَهُمْ يَخَافُونَ أَنْ لَا يَقْبَلَ مِنْهُمْ أَوْلِيكَ الَّذِينَ يُسَارِعُونَ فِي الْخَيْرَاتِ  
(رواه الترمذی وابن ماجہ)

حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے قرآن مجید کی آیت ” وَالَّذِينَ يُؤْتُونَ مَا آتَوْا وَقُلُوبُهُمْ وَجِلَةٌ“ کے بارے میں دریافت کیا کہ کیا یہ وہ لوگ ہیں جو شراب پیتے ہیں اور چوری کرتے ہیں؟ آپ نے فرمایا۔ اے میرے صدیق کی بیٹی! نہیں، بلکہ اللہ کے وہ بندے ہیں جو روزے رکھتے ہیں اور نمازیں پڑھتے ہیں اور صدقہ و خیرات کرتے ہیں اور اس کے باوجود اس سے ڈرتے ہیں کہ کہیں ان کی یہ عبادتیں قبول نہ کی جائیں یہی کہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے۔ تم بندگانِ خدا پر خرچ کرتے رہو (یعنی ضرورت مندوں کی ضرورت پوری کرو) میں تم پر خرچ کروں گا (یعنی تمہاری ضروریات پوری کروں گا)  
(بخاری و مسلم)

۲۲۰

اللہ تعالیٰ اس شخص پر رحم نہیں فرماتا جو دوسروں پر

رحم نہیں کرتا

عَنْ جَبْرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَرْحَمُ اللَّهُ مَنْ لَا يَرْحَمُ النَّاسَ (رواه البخاری و مسلم)  
حضرت جریر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اس شخص پر اللہ رحم نہیں فرماتا۔ جو لوگوں پر رحم نہ کرے

۲۲۱

قیامت کے دن میزان عمل میں سب سے بھاری چیز خلقِ حسن ہوگا

عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ أَثْقَلَ شَيْءٍ فِي مِيزَانِ الْمُؤْمِنِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ خُلُقٌ حَسَنٌ

(رواه ابو داؤد و الترمذی)

حضرت ابو الدرداء رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کرتے ہیں کہ آپ نے ارشاد فرمایا۔ قیامت کے دن مومن کی میزان عمل میں سب سے زیادہ وزنی چیز اس کے اچھے اخلاق ہوں گے۔ (ابو داؤد، ترمذی)

۲۲۲

مومن کامل کی علامات اور ایمان کے تقاضا

عَنْ أَبِي أُمَامَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا الْإِيمَانُ؟ قَالَ إِذَا سَرَّتْكَ حَسَنَتُكَ وَسَاءَتْكَ سَيِّئَتُكَ

فَأَنْتَ مُؤْمِنٌ (رواہ احمد)

حضرت ابو امامہ سے روایت ہے کہ ایک شخص نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا کہ ایمان کیا ہے؟ آپ نے فرمایا کہ جب تم کو اپنے اچھے عمل سے مسرت ہو اور بُرے کام سے رنج، تو تم مومن ہو۔ (مسند احمد)

۲۲۳

عَنِ الْعَبَّاسِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ ذَاقَ طُعْمَ الْإِيمَانِ مَنْ رَضِيَ بِاللَّهِ دِيْنًا وَبِالْإِسْلَامِ دِيْنًا وَبِمُحَمَّدٍ رَسُولًا (رواہ مسلم)

حضرت عباس بن عبدالمطلب سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا، آپ فرماتے تھے کہ ایمان کا مزہ اس نے چکھا، اور اس کی لذت اسی میں جس نے اللہ کو اپنا رب، اسلام کو اپنا دین اور محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کو اپنا رسول مان لیا۔ (مسلم)

۲۲۴

## اللہ کے لیے محبت اور اللہ ہی کیلئے عداوت

عَنْ أَبِي أُمَامَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ أَحَبَّ لِلَّهِ وَابْغَضَ لِلَّهِ وَأَعْطَى لِلَّهِ وَمَنَعَ لِلَّهِ فَقَدْ اسْتَكْمَلَ الْإِيمَانَ (رواہ ابو داؤد)

حضرت ابو امامہ رضی سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جس نے اللہ ہی کے لیے کسی سے محبت کی اور اللہ ہی کے لیے دشمنی کی اور اللہ ہی کے لیے دیا اور اللہ ہی کے لیے منع کیا (نہیں دیا) تو اس نے اپنے ایمان کی تکمیل کر لی۔ (ابو داؤد)

## سچے مسلمان کی پہچان

عَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلَاثٌ مَنْ كُنَّ فِيهِ وَجَدًا حَلَاوَةً الْإِيمَانِ أَنْ يَكُونَ اللَّهُ وَرَسُولَهُ أَحَبَّ إِلَيْهِ مِمَّا سِوَاهُ مَا وَان يُحِبَّ الْمَرْءَ لَا يُحِبُّهُ إِلَّا لِلَّهِ وَأَنْ يَكُونَ فِي الْكُفْرِ كَمَا يَكُونُ فِي الْإِيمَانِ أَنْ يُقْذَفَ فِي النَّارِ

(رواه البخاری و مسلم)

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایمان کی لذت اسی کو نصیب ہوگی جس میں تین باتیں پائی جائیں۔ ایک یہ کہ اللہ ورسول کی محبت اس کو تمام ماسوا سے زیادہ ہو۔ دوسری یہ کہ جس آدمی سے بھی اس کو محبت ہو صرف اللہ ہی کے لیے ہو اور تیسری یہ کہ ایمان کے بعد کفر کی طرف پلٹنے سے اس کو اتنی نفرت اور اذیت ہو جیسی کہ آگ میں ڈالے جانے سے ہوتی ہے۔

(بخاری و مسلم)

## جسے یہ چار چیزیں میسر آگئیں اسے دنیا و آخرت کی

### بھلائی حاصل ہوگئی

عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَرْبَعٌ مَنْ أُعْطِيَهُنَّ أُعْطِيَ خَيْرَ الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ، قَلْبٌ شَاكِرٌ وَ لِسَانٌ ذَاكِرٌ وَ بَدَنٌ عَلَى الْبَلَاءِ صَابِرٌ وَ زَوْجَةٌ لَا تَبْعِيهِ خَوْفًا فِي نَفْسِهَا وَلَا مَالِهِ (بيهقي)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جسے چار چیزیں مل گئیں اسے دنیا و آخرت کی مہلانی حاصل ہوگئی۔ ۱۔ شکر کرنے والا اول ۲۔ اللہ کو یاد کرنے والی زبان ۳۔ مصیبت پر صبر کرنے والا بدن ۴۔ ایسی بیوی جو اپنی ذات اور شوہر کے مال میں خیانت نہیں کرتی۔

(مشکوٰۃ باب العشرہ ص ۲۸۱)

۲۲۷

## قیامت کے دن پانچ باتوں کے متعلق سوال ہوگا

عَنْ ابْنِ مَسْعُودٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَزُولُ قَدَمَا ابْنِ آدَمَ حَتَّى يُسْئَلَ عَنْ خَمْسٍ عَنْ عُمُرِهِ فِيمَا أَفْنَاهُ وَعَنْ سَبَابِهِ فِيمَا أَبْلَاهُ وَعَنْ مَالِهِ مِنْ أَيْنَ اكْتَسَبَهُ وَفِيمَا أَنْفَقَهُ وَمَا ذَاعَ مِنْهُ فِيمَا عِلْمٍ (مشکوٰۃ شریف، کتاب الرقاق)

حضرت ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے۔ نبی کریم علیہ السلام نے فرمایا (قیامت کے دن) آدم کے بیٹے کے قدم اپنی جگہ سے نہیں ہٹیں گے۔ جب تک پانچ امور کے متعلق جواب طلب نہ کر لیا جائے۔ اول عمر کے متعلق کہ کیسے گزاری دوم جوانی کے بارے میں کہ کن کاموں میں صرف کی۔ سوم مال کے متعلق کہ کیسے کمایا۔ چہارم کہاں خرچ کیا۔ پنجم علم کے بارے میں کہ اسے حاصل کر کے اس پر کتنا عمل کیا۔

۲۲۸

## مؤمنِ کامل کے چند اہم اوصاف

عَنْ ابْنِ مَسْعُودٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ

يَأْخُذُ عَنِّي هَوًّا لَأَعْرِضَ الْكَلِمَاتِ فَيَعْمَلُ بِهِنَّ أَوْ يَعْلَمُ مَنْ  
يَعْمَلُ بِهِنَّ فَقَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ قُلْتُ أَنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخَذَ بِيَدِي فَعَدَّ خَمْسًا وَقَالَ اتَّقِ الْمَحَارِمَ  
تَكُنْ أَعْبَدَ النَّاسِ وَأَرْضِ بِمَا قَسَمَ اللَّهُ لَكَ تَكُنْ أَعْفَى النَّاسِ  
وَأَحْسَنُ إِلَى جَارِكَ تَكُنْ مَوْفِيًا وَأَحَبَّ لِلنَّاسِ مَا تُحِبُّ  
لِنَفْسِكَ تَكُنْ مُسْلِمًا وَلَا تَكْثُرِ الضَّحْكَ فَإِنَّ كَثْرَةَ الضَّحْكَ  
تُهَيِّئُ الْقَلْبَ (ترمذی ابواب الزہد) ص ۵۶ ج ۲

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ  
وسلم نے فرمایا۔ کون ہے جو مجھ سے یہ کلمات (نصیحت کی باتیں) لے کر ان پر عمل کرے  
یا ان کو سکھائے جو ان نصیحتوں پر عمل کرے۔ حضرت ابو ہریرہ نے عرض کی میں حاضر  
ہوں یا رسول اللہ تو حضور نے میرا ہاتھ پکڑ لیا۔ پھر پانچ باتیں کہیں کر فرمادیں گناہوں  
سے پرہیز کرو تو تم سب سے بڑے عبادت گزار ہو جاؤ گے۔ اور جو اللہ نے تمہارے  
لئے مقدر فرما دیا ہے اس پر راضی رہو تو سب سے زیادہ مالدار ہو جاؤ گے اپنے پڑوسی کے ساتھ احسان کرو  
تو مومن بنو گے۔ لوگوں کے لئے وہی چاہو جو اپنے لئے چاہتے ہو تو مسلمان بن جاؤ گے اور زیادہ ہنسنا نہ کرو  
کہ زیادہ ہنسنے سے دل مرجاتا ہے (ترمذی ابواب الزہد)

(۲۲۹)

## چھوٹوں پر شفقت اور بڑوں کی تعظیم کا حکم

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ مِنَّا  
مَنْ لَمْ يَرْحَمْ صَغِيرَنَا وَلَمْ يُوقِرْ كَبِيرَنَا وَ لَمْ يَأْمُرْ  
بِالْمَعْرُوفِ وَلَمْ يَنْهَ عَنِ الْمُنْكَرِ (مشکوٰۃ شریف، کتاب اللہ)

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے۔ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ۱۔ جو چھوٹوں پر شفقت اور بڑوں کی تعظیم نہ کرے۔  
۲۔ اچھی باتوں کا حکم نہ دے ۳۔ اور بُری باتوں سے منع نہ کرے وہ ہمارے طریقہ پر نہیں۔

۲۳۰

تم چھ باتوں کی ذمہ داری متبہوں کرو میں تمہارے لیے

جنت کی ذمہ داری لیتا ہوں

عَنْ عِبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ  
إِضْمِنُوا لِي سِتَّةً مِّنْ أَنْفُسِكُمْ أَضْمِنَ لَكُمْ الْجَنَّةَ - أَصْدُقُوا  
إِذَا حَدَّثْتُمْ وَأَوْفُوا إِذَا وَعَدْتُمْ وَأَدُّوا إِذَا اتَّهَمْتُمْ وَاحْفَظُوا  
فُرُوجَكُمْ وَغَضُّوا أَبْصَارَكُمْ وَكَفُّوا أَيْدِيَكُمْ

(مشکوٰۃ شریف، کتاب الادب)

حضرت عبادہ بن صامتؓ سے روایت ہے کہ نبی محترم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ تم میرے سامنے چھ باتوں کا ذمہ لے لو اور میں تمہارے لیے جنت کا ذمہ لیتا ہوں۔ ۱۔ جب بولو تو سچ بولو ۲۔ جب وعدہ کرو تو اسے پورا کرو ۳۔ جب کوئی تمہارے پاس امانت رکھے تو اسے ادا کرو ۴۔ اپنی شرمگاہوں کی حفاظت کرو ۵۔ نگاہیں نیچی رکھو اور اپنے ہاتھوں کو (گناہوں سے) روکو۔

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ



۲۳۱

## اپنے مسلمان بھائی کو خوش کرنے کیلئے مسکرا دینا بھی کارِ ثواب ہے

عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَبَسُّمُكَ فِي وَجْهِ  
 أَخِيكَ لَكَ صَدَقَةٌ وَأَمْرُكَ بِالْمَعْرُوفِ وَنَهْيُكَ عَنِ الْمُنْكَرِ  
 صَدَقَةٌ وَإِرْشَادُكَ الرَّجُلَ فِي أَرْضِ الضَّلَالِ لَكَ صَدَقَةٌ وَيُبْصِرُكَ  
 لِلرَّجُلِ الرَّدِيِّ الْبَصِيرِ لَكَ صَدَقَةٌ وَإِمَاطَتُكَ الْحَبْرَ وَ  
 الشُّوكَ وَالْعِظْمَ عَنِ الطَّرِيقِ لَكَ صَدَقَةٌ وَإِفْرَاطُكَ مِنْ دُلُوكَ  
 فِي دَلُوكِ أَخِيكَ لَكَ صَدَقَةٌ (ترمذی باب ما جاز فی صنایع المعروف) ص ۲۶

حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم  
 نے فرمایا۔ تیرا اپنے مسلمان بھائی کو دیکھ کر مسکرا دینا (تاکہ اس کا دل خوش ہو جائے)  
 صدقہ ہے۔ بھلائی کا حکم دینا اور بُرائی سے منع کرنا صدقہ ہے۔ بھولے ہوئے کو  
 راستہ بتانا صدقہ ہے اور اندھے کو راستہ دکھانا بھی صدقہ ہے، راستے سے پتھر،  
 بڑی یا کانٹا ہٹا دینا بھی صدقہ ہے۔ اپنے ڈول سے دوسرے بھائی کے ڈول میں  
 پانی اتھیل دینا بھی صدقہ ہے۔ (ترمذی)

۲۳۲

## اچھا طریقہ عمدہ انداز گفتگو توازن و اعتدال نبوت کے

### اجزائے میں سے ایک جزئیے

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ نَبِيَّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ  
 إِنَّ الْهَدْيَ الصَّالِحَ وَالْمِسْمَةَ الصَّالِحَةَ وَالْإِقْتِصَادَ جُزْءٌ

مِنْ خَمْسَةِ وَعِشْرِينَ جُزْءًا مِنَ النَّبْوَةِ

(ابوداؤد باب الرقار) ص ۳۰۳ ج ۲

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ نیک طور طریق، نیک انداز اور میانہ روی نبوت کے پچیس اجزاء میں سے ایک جزو ہے۔

(۲۳۳)

دین دار، متقی و پرہیزگار مسلمان کا جناب الہی میں تہہ و مقام

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَبِّتَ أَشْعَثَ أَعْبَرَ مَذْفُوعٍ بِالْأَبْوَابِ كَوَاقِسَمٍ عَلَى اللَّهِ لَا بَرَّةَ

(رواہ مسلم)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ بہت سے پریشان عبا ر آلود لوگ جنہیں دروازوں پر دھکے ملتے ہیں (مگر اللہ کے ہاں، ان کے تقویٰ اور دین داری کی وجہ سے مرتبہ یہ ہے) کہ اگر وہ کسی کام کے ہونے کی قسم کھالیں تو اللہ تعالیٰ ان کی قسم پوری فرما دیتا ہے۔

(مسلم)

(۲۳۴)

مومن ہر حال میں ذاکر و شاکر رہتا ہے

عَنْ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَجَبًا لِلْمُؤْمِنِ إِنْ أَصَابَهُ خَيْرٌ حَمِدَ اللَّهَ وَشَكَرَ وَإِنْ أَصَابَتْهُ

مُصِيبَتُهُ حَمْدَ اللَّهِ وَصَبْرًا فَالْمُؤْمِنُ يُوجِبُ فِي كُلِّ أَمْرٍ  
 حَتَّى فِي اللَّقْمَةِ يَرْفَعُهَا إِلَى فِي أَمْرٍ تِهِ (رواه البیهقی فی شعب الیمان)  
 حضرت سعد بن ابی وقاص سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم  
 نے فرمایا۔ مومن کا حال بھی قابلِ تعجب ہے۔ اگر اس کو کوئی بھلائی پہنچتی ہے تو  
 اللہ تعالیٰ کی تعریف کرتا ہے اور اس کا شکر ادا کرتا ہے اور اگر اس کو مصیبت  
 پیش آجاتی ہے تو بھی اللہ تعالیٰ کی تعریف کرتا اور اس پر صبر کرتا ہے۔ خلاصہ یہ  
 کہ مومن کو ہر حال میں ثواب ملتا ہے۔ حتیٰ کہ اس لقمہ میں بھی جو وہ اٹھا کر اپنی بیوی کے  
 منہ میں ڈالتا ہے (بیہقی)

(۲۳۵)

## حسن اسلام کا تقاضا ہے کہ فضول کاموں سے اجتناب کرے

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ  
 حُسْنِ إِسْلَامِ الْمَرْءِ تَرْكُهُ مَا لَا يَنْبَغِيهِ (رواه الترمذی وابن ماجہ)  
 حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔  
 آدمی کے اسلام کی خوبی یہ بھی ہے کہ وہ فضول کاموں کو ترک کر دے (ابن ماجہ و ترمذی)

(۲۳۶)

## تم دنیا میں مسلمانوں کی پردہ داری کرو، قیامت کے دن

اللہ تمہاری پردہ داری فرمائے گا

وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
 قَالَ: " لَا يَسْتُرُ عَبْدٌ عَبْدًا فِي الدُّنْيَا إِلَّا سَتَرَهُ اللَّهُ "

يَوْمَ الْقِيَامَةِ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے۔ نبی کریم علیہ السلام نے فرمایا۔ جو شخص دنیا میں کسی مسلمان کی پردہ پوشی کرتا ہے قیامت کے دن اللہ تعالیٰ اس کی پردہ پوشی فرماتا ہے۔ (مسلم)

(۲۳۷)

وہ مسلمان اللہ تعالیٰ کو بہت محبوب ہے جو مخلوق خدا پر

رحم کرے

عَنْ أَنَسٍ وَعَبْدِ اللَّهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْخَلْقُ عِيَالُ اللَّهِ فَأَحَبُّ الْخَلْقِ إِلَى اللَّهِ مَنْ أَحْسَنَ إِلَى عِيَالِهِ

(رواه البيهقي في شعب الایمان)

حضرت انس اور حضرت عبد اللہ رضی عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ ساری مخلوق اللہ تعالیٰ کے کنبہ (کی طرح) ہے تو وہ بندہ اللہ تعالیٰ کو بہت محبوب ہے جو اس کے کنبہ (مخلوق خدا کے ساتھ) نیک برتاؤ کرے۔

(۲۳۸)

تم اہل زمین پر رحم کرو، آسمان الائم پر رحمت کریگا

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الرَّاحِمُونَ يَرْحَمُهُمُ الرَّحْمَنُ اِرْحَمُوا مَنْ فِي الْأَرْضِ يَرْحَمَكُم مَّنْ فِي السَّمَاءِ (رواه ابوداؤد والترمذی)

حضرت عبد اللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ

صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ رحم کرنے والوں پر بڑی رحمت کرنے والا  
خدا رحم کرے گا۔ زمین پر بسنے والی مخلوق خدا پر تم رحم کرو تو آسمان والا تم پر رحمت  
کرے گا۔ (ابی داؤد، ترمذی)

(۲۳۹)

## سخی اللہ کے اور جنت کے قریب سے اور بخیل ان برکتوں سے محروم ہے

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
السَّخِيُّ قَرِيبٌ مِنَ اللَّهِ قَرِيبٌ مِنَ النَّاسِ قَرِيبٌ مِنَ الْجَنَّةِ  
بَعِيدٌ مِنَ النَّارِ — وَالْبَخِيلُ بَعِيدٌ مِنَ اللَّهِ بَعِيدٌ مِنَ النَّاسِ بَعِيدٌ  
مِنَ الْجَنَّةِ قَرِيبٌ مِنَ النَّارِ وَ لَجَاهِلٌ سَخِيٌّ أَحَبُّ إِلَى اللَّهِ مِنْ  
عَابِدٍ بَخِيلٍ (رواه الترمذی)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم  
نے فرمایا: سخی اللہ سے اور اللہ کے بندوں اور جنت سے قریب اور دوزخ سے دور اور  
راپنی کجخوئی کی وجہ سے اللہ تعالیٰ اور اس کے بندوں اور جنت سے دور اور  
دوزخ کے قریب ہے اور جاہل سخی اللہ تعالیٰ کو زیادہ محبوب ہے عابد بخیل سے  
(ترمذی)

۲۲۰

## حُسنِ خَلْقِ کے ذریعہ صائمِ نہار و قائمِ اللیل کا درجہ حاصل ہو سکتا ہے

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ  
إِنَّ الْمُؤْمِنَ لَيُذْرِكُ بِحُسْنِ خُلُقِهِ دَرَجَةً قَائِمِ اللَّيْلِ وَصَائِمِ  
النَّهَارِ (رواه ابوداؤد)

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ  
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنا۔ اچھے اخلاق والا مسلمان اپنے حُسنِ خلق کے  
ذریعے ان لوگوں کا درجہ حاصل کر لیتا ہے جو رات بھر نفل پڑھتے ہوں اور دن کو  
روزہ رکھتے ہوں۔ (ابوداؤد)

۲۲۱

## مُسلمانوں کا دوسرے مسلمانوں سے تعلق ایک مضبوط

### عمارت کے اجزا کا سا ہونا چاہیے

عَنْ أَبِي مُوسَى عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْمُؤْمِنُ  
لِلْمُؤْمِنِ كَالْبُنْيَانِ يَشُدُّ بَعْضُهُمُ بَعْضًا ثُمَّ شَبَّكَ بَيْنَ أَصَابِعِهِمْ  
(رواه البخاری و مسلم)

حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت  
کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا کہ ایمان والوں کا تعلق دوسرے ایمان والوں سے ایک  
مضبوط عمارت کے اجزا کا سا ہونا چاہیے کہ جو باہم ایک دوسرے کی مضبوطی کا ذریعہ  
بنتے ہیں۔ پھر آپ نے ہاتھ کی انگلیاں دوسرے ہاتھ کی انگلیوں میں ڈال دیں۔

(بخاری شریف)

۲۲۲

## مسلمانوں میں باہم کیسا کچھ پیار و محبت ہونا چاہیے

عَنِ النَّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
تَرَى الْمُؤْمِنِينَ فِي تَرَاحِيهِمْ وَتَوَادِّهِمْ وَتَعَاطُفِهِمْ كَمَثَلِ  
الْجَسَدِ إِذَا اشْتَكَى عَضْوًا تَدَاعَى لَهُ سَائِرُ الْجَسَدِ بِالشَّهْرِ  
وَالْحُمَى (رواه البخاری و مسلم)

حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ  
وسلم نے ارشاد فرمایا کہ ایمان والوں کو باہم ایک دوسرے پر رحم کھانے، محبت کرنے  
اور شفقت و مہربانی کرنے میں جیسا دعا کی طرح ہونا چاہیے جب جسم کے کسی ایک حصہ کو  
تکلیف ہوتی ہے تو جسم کے باقی اعضا بھی بخار اور بے خوابی میں مبتلا ہو جاتے ہیں۔  
(بخاری)

۲۲۳

## جو چیز اپنے لیے پسند کرو وہی اپنے مسلمان بھائی کیلئے پسند کرو

عَنْ أَنَسِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالَّذِي لَفْسِي  
بِيَدِهِ لَا يُؤْمِنُ عَبْدٌ حَتَّى يُحِبَّ لِأَخِيهِ مَا يُحِبُّ لِنَفْسِهِ  
(رواه البخاری و مسلم)

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے  
فرمایا۔ قسم ہے اس ہستی مقدس کی جس کے قبضہ میں میری جان ہے، کوئی شخص مومن کامل  
نہیں ہو سکتا۔ جب تک کہ وہ اپنے مسلمان بھائی کے لیے وہی نہ چاہے جو اپنے لیے



۲۳۲

## تم اللہ کے بندوں کی ضرورت پوری کرو اللہ تعالیٰ تمہاری ضرورتیں پوری فرمائے گا

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ  
اللَّهُ تَعَالَى أَنْفِقُ أَنْفِقُ عَلَيْكَ

(رواه البخاری و مسلم)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ نے فرمایا۔

کہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے۔ تم بندگانِ خدا پر خرچ کرتے رہو (یعنی ضرورت مندوں  
کی ضرورت پوری کرو) میں تم پر خرچ کروں گا (یعنی تمہاری ضروریات پوری کروں گا)  
(بخاری و مسلم)

۲۳۵

## اللہ تعالیٰ اس شخص پر رحم نہیں فرماتا جو دوسروں پر رحم نہیں کرتا

عَنْ جَبْرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ لَا يَرْحَمُ اللَّهُ مَنْ لَا يَرْحَمُ النَّاسَ

(رواه البخاری و مسلم)

حضرت جبر بن عبد اللہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے

فرمایا۔ اس شخص پر اللہ رحم نہیں فرماتا۔ جو لوگوں پر رحم نہ کرے



مؤمن کامل وہ ہے جس کے ہاتھ اور زبان سے کسی مسلمان کو

ایذا نہ پہنچے ،

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمُسْلِمُ مَنْ  
سَلِمَ الْمُسْلِمُونَ مِنْ لِسَانِهِ وَيَدِهِ وَالْمُؤْمِنُ مَنْ أَمِنَهُ النَّاسُ عَلَى  
دِمَائِهِمْ وَأَمْوَالِهِمْ - (رواه الترمذی والنسائی)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ "مسلم وہ ہے۔ جس کی زبان اور  
ہاتھ سے مسلمان محفوظ رہیں اور مؤمن وہ ہے۔ جس کی طرف سے اپنی جانوں اور مالوں  
کے بارے میں لوگوں کو کوئی خوف و خطر نہ ہو" (ترمذی)

عَنْ أَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يُؤْمِنُ أَحَدُكُمْ  
حَتَّى يُحِبَّ لِأَخِيهِ مَا يُحِبُّ لِنَفْسِهِ - (رواه البخاری ومسلم)

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ  
نے فرمایا۔ "تم میں سے کوئی مؤمن کامل نہیں ہو سکتا جب تک کہ اپنے بھائی کے لیے  
وہی پسند کرے جو اپنے لیے کرتا ہے۔" (بخاری ومسلم)

مخلوق خدا کے ساتھ رحم کا معاملہ کریو اور اللہ کی خاص رحمت ہو جائے

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

الزَّاحِمُونَ بِرَحْمَتِهِمُ الرَّحْمَنُ إِزْحَمُوا مَنْ فِي الْأَرْضِ يَرْحَمُكُمْ  
مَنْ فِي السَّمَاءِ (رواه ابو داؤد و الترمذی)

حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ  
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ رحم کھانے والوں پر خداوند رحمن کی خاص رحمت ہوگی تم  
زمین والی مخلوق کے ساتھ رحم کا معاملہ کرو، آسمان والا تم پر رحمت فرمائے گا۔

(۲۳۹)

## اللہ تعالیٰ کے دینے پر راضی رہنے والے کو رسول اللہ کی مبارکباد

عَنْ فَضَالَةَ بْنِ عُجَيْدٍ أَنَّ سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
يَقُولُ طُوبَى لِمَنْ هُدِيَ لِلْإِسْلَامِ وَكَانَ عَيْشُهُ كَفَافًا  
وَقَنَعَ (ترمذی ص ۶۲)

حضرت فضالہ بن عبید سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے  
فرمایا۔ مبارک ہو اس کو جس کو اسلام کی ہدایت ملی اور اس کی روزی ضرورت کے  
مطابق ہے اور وہ اس پر قانع بھی ہے (ترمذی)

(۲۵۰)

## غنا تو دراصل نفس کے غنا کا نام ہے

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ قَالَ: "لَيْسَ الْغِنَى عَنْ كَثْرَةِ الْعَرَضِ وَلَكِنَّ  
الْغِنَى عَنِ النَّفْسِ" مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی علیہ السلام نے

فرمایا۔ غنا کثرتِ مال و دولت کا نام نہیں بلکہ غنا تو نفس کے غنا کا نام ہے۔  
(بخاری و مسلم)

۲۵۱

## ریا کاری اور جھوٹ سے پرہیز کر نیوالے کا مرتبہ

عَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ تَرَكَ  
الْكُذِبَ وَهُوَ بَاطِلٌ بُنِيَ لَهُ فِي رَبِضِ الْجَنَّةِ وَمَنْ تَرَكَ  
الْمِرَاءَ وَهُوَ مُحِقٌّ بُنِيَ لَهُ فِي وَسْطِ الْجَنَّةِ وَمَنْ حَسَّنَ خُلُقَهُ  
بُنِيَ لَهُ فِي أَعْلَاهَا (رواه الترمذی)

حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم  
نے فرمایا۔ جس نے جھوٹ بولنا چھوڑ دیا۔ حالانکہ وہ بُری اور بیکار بات ہے۔ اس کا  
صحیح جنت میں مکان بنایا جائے گا اور جس نے جھگڑنا چھوڑ دیا۔ حالانکہ وہ حق پر تھا۔  
اس کے لیے وسطِ جنت میں مکان بنے گا اور جس نے اپنے اخلاق درست کر لیے اس  
کے لیے جنت کے اعلیٰ طبقہ میں مکان بنایا جائے گا۔ (ترمذی)

۲۵۲

## اللہ تعالیٰ پر توکل کرنے والوں کا مرتبہ

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدْخُلُ الْجَنَّةَ  
مِنْ أُمَّتِي سَبْعُونَ أَلْفًا بِغَيْرِ حِسَابٍ هُمُ الَّذِينَ لَا يَسْتَرْقُونَ  
وَلَا يَتَطَبَّرُونَ وَعَلَى رَبِّهِمْ يَتَوَكَّلُونَ (رواه البخاری و مسلم)

حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

فرمایا۔ میری امت میں سے ستر ہزار بغیر حساب کے جنت میں جائیں گے۔ یہ وہ ہونگے جو خلاف شرع کلمات پر مشتمل منتر نہیں کراتے اور سگون بد نہیں لیتے اور اپنے رب پر توکل کرتے ہیں۔ (بخاری و مسلم)

۲۵۳

### اللہ تعالیٰ غیور ہے اور مومن بھی غیرت والا ہوتا ہے

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللَّهَ تَعَالَى يَغَارُ وَإِنَّ الْمُؤْمِنِينَ يَغَارُونَ غَيْرَةَ اللَّهِ أَنْ لَا يَأْتِيَ الْمُؤْمِنِينَ مَا حَرَّمَ اللَّهُ (متفق عليه)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اللہ تعالیٰ کو غیرت آتی ہے اور بندہ مومن کو بھی غیرت آتی ہے۔ مگر اللہ تعالیٰ کی غیرت کی کیفیت یہ ہے کہ اس کا بندہ اس چیز کا ارتکاب کرے جس کو اللہ تعالیٰ نے حرام کیا ہے۔ (بخاری و مسلم)

۲۵۴

### ہر کام کو سکون و اطمینان سے انجام دینا چاہیے کیونکہ

#### جلد بازی میں شیطان کا دخل ہوتا ہے

عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ السَّاعِدِيِّ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَلَاتَاءُ مِنَ اللَّهِ وَالْعَجَلَةُ مِنَ الشَّيْطَانِ (رواه الترمذی)

حضرت سہل بن سعد ساعدی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ کاموں کو اطمینان سے انجام دینا، اللہ تعالیٰ کی طرف

سے ہے اور جلد بازی کرنا شیطان کے اثر سے ہوتا ہے۔ (جامع ترمذی)

(۲۵۵)

حقیقی پہلوان وہ ہے جو غصے کے وقت اپنے نفس کو قابو میں رکھے

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ الشَّدِيدُ بِالصُّرْعَةِ إِنَّمَا الشَّدِيدُ الَّذِي يَمْلِكُ نَفْسَهُ عِنْدَ الْغَضَبِ (رواه البخاری و مسلم)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ پہلوان وہ نہیں ہے جو بدمقابل کو پچھاڑ دے بلکہ پہلوان وہ ہے جو غصے کے وقت اپنے نفس پر قابو رکھے۔ (بخاری و مسلم)

(۲۵۶)

بندہ کا حسن و کمال عاجزی و انکساری اور تواضع میں ہے

تکبر و غرور انسان کو ذلیل و خوار کر دیتے ہیں

عَنْ عَبْدِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ وَهُوَ عَلَى الْمَسْبَرِ يَا أَيُّهَا النَّاسُ تَوَاضَعُوا فَإِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ تَوَاضَعَ لِلَّهِ رَفَعَهُ اللَّهُ فَهُوَ فِي نَفْسِهِ صَغِيرٌ وَفِي أَعْيُنِ النَّاسِ عَظِيمٌ وَ مَنْ تَكَبَّرَ وَضَعَهُ اللَّهُ فَهُوَ فِي أَعْيُنِ النَّاسِ صَغِيرٌ وَفِي نَفْسِهِ كَبِيرٌ حَتَّى لَمْ يَكُنْ لَهُمْ مِنْ كَلْبٍ أَوْ خِنْزِيرٍ (رواه البيهقي في شعب الإيمان)

حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ آپ نے ایک دن

خطبہ میں برسر منبر فرمایا۔ لوگو! تواضع اختیار کرو بیشک میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو قریب سے  
ہوئے سنا ہے جس نے اللہ کے لئے تواضع وانکساری کو اختیار کیا تو اللہ تعالیٰ اس کو بلند  
کرے گا۔ ایسا شخص اپنی نگاہ میں چھوٹا اور بندگان خدا کی نگاہوں میں اونچا ہوگا۔ جو کوئی تکبر  
وغرور کو اختیار کرے گا تو اللہ تعالیٰ اسے نیچا کر دے گا۔ پھر وہ عام لوگوں کی نگاہوں  
میں ذلیل و حقیر ہو جائے گا اور اپنے خیال میں بڑا ہوگا۔ حتیٰ کہ دوسروں کی نظروں  
میں کتوں اور خنزیروں سے بھی زیادہ ذلیل و بے وقعت ہو جائے گا۔ (بیہقی)

۲۵۷

## حق قرابت کی ادائیگی کا معیار

عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ الْوَأْصِلُ  
بِالنَّكَافِي وَ لَكِنَّ الْوَأْصِلَ الَّذِي إِذَا قُطِعَتْ رَحْمَتُهُ وَصَلَّهَا  
(رواہ البخاری، مشکوٰۃ باب البر والصلہ) ص ۱۹

حضرت ابن عمر سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ قرابت  
کا حق ادا کرنے والا وہ نہیں ہے۔ جو احسان کے بدلہ میں احسان کرتا ہو بلکہ وہ ہے جو  
بدسلوکی پر سلوک کرتا ہو۔ (مشکوٰۃ باب البر والصلہ)

۲۵۸

## رشتہ داروں کی یاد دہیوں پر صبر و اجر کا درجہ

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَجُلًا جَاءَ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ يَا  
رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ رَجُلًا لِي قَرَابَةٌ أَصْلُهُمْ وَيَقْطَعُونِي وَأُحْسِنُ إِلَيْهِمْ وَ  
يُسِيئُونَ إِلَيَّ وَأَحْلَمُ عَنْهُمْ وَيَجْهَلُونَ عَلَيَّ فَقَالَ لِأَنَّ كُنْتَ كَمَا



قُلْتَ فَكَأَنَّمَا تُسْفُهِمُ الْبَيْلَ وَلَا يَزَالُ مَعَكَ مِنَ اللَّهِ ظَهِيرٌ  
عَلَيْهِمْ مَا دُمْتَ عَلَىٰ ذَٰلِكَ (مسلم باب صلة الرحم) ص ۳۱۵

حضرت ابو ہریرہؓ کہتے ہیں کہ ایک دفعہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں ایک شخص نے آکر عرض کی کہ یا رسول اللہ! میرے کچھ رشتہ دار ہیں، میں ان کے ساتھ ملتا ہوں، وہ کاٹتے ہیں۔ میں بھلائی کرتا ہوں، وہ بدی کرتے ہیں۔ وہ میرے ساتھ جہالت کرتے ہیں، میں تحمل کو راہ دیتا ہوں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ سن کر فرمایا کہ اگر یہ ایسا ہی ہے جیسا تم کہتے ہو، تو تم ان کے منہ میں گرم راکھ بھرتے ہو اور جب تک اس حالت پر قائم رہو گے، خدا کی طرف سے تمہاری مدد ہوتی رہے گی۔ (مسلم باب صلة الرحم)

(۲۵۹)

## معاملات میں نرمی کو اختیار کرنا خدا کو پسند ہے

وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : " إِنْ اللَّهُ رَفِيقٌ يُحِبُّ التَّرْفُقَ فِي الْأَمْرِ كُفِّهِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ "

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اللہ تعالیٰ نرمی کرنے والا ہے اور تمام معاملات میں نرمی کو روا رکھنے کو پسند کرتا ہے۔ (بخاری)

(۲۶۰)

## مسلمان کو تواضع و انکساری ہی سے کام لینا چاہیے

عَنْ عِيَّاضِ بْنِ حِمَارٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنْ اللَّهُ

أَوْحَىٰ إِلَيَّ أَنْ تَوَاضَعُوا حَتَّىٰ لَا يَبْغَىٰ أَحَدٌ عَلَىٰ أَحَدٍ وَلَا يَفْخَرُ أَحَدٌ  
عَلَىٰ أَحَدٍ  
(رواه ابو داؤد)

حضرت عیاض بن حمار رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ  
علیہ وسلم نے فرمایا۔ اللہ تعالیٰ نے میری طرف وحی فرمائی کہ تواضع و انکساری  
اختیار کرو حتیٰ کہ کوئی کسی پر ظلم و زیادتی نہ کرے اور کوئی کسی کے مقابلہ میں  
فخر نہ کرے (سنن ابی داؤد)

۲۶۱

قیامت کے دن تاجر فاسق اٹھائے جائیں گے مگر وہ

جنہوں نے تقویٰ، دیانت اور سچائی کو اختیار کیا

عَنْ عَبْدِ بْنِ رِفَاعَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
قَالَ الشُّجَّارُ يُحْشَرُونَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ شُجَّارًا إِلَّا مِنَ الْقَوِي  
وَبَرٍّ وَصَدَقَ  
(رواه الترمذی وابن ماجہ والدارمی)

حضرت عبید بن رفاعہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے رسول اللہ  
صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ حدیث روایت کی کہ آپ نے فرمایا کہ تاجر لوگ قیامت کے  
دن فاجر اٹھائے جائیں گے۔ سوائے ان تاجروں کے جنہوں نے اپنی تجارت میں تقویٰ  
نیکی اور سچائی کو اختیار کیا۔ (ترمذی، ابن ماجہ، دارمی)

۲۶۲

اللہ تعالیٰ خدا ترس دولت مند سے محبت کرتا ہے

عَنْ سَعْدِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللَّهَ

يُحِبُّ الْعَبْدَ التَّقِيَّ الْعَسِيَّ الْخَفِيَّ (رواه مسلم)

حضرت سعدؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ:۔  
اللہ تعالیٰ محبت کرتا ہے اس بندے سے جو دولت مند اور متقی ہونے کے باوجود  
نامعروف ہو (مسلم)

۲۶۳

## امانت دار تاجر قیامت کے دن نبیاً و شہداً کیسا ہوگا

عَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ التَّاجِرُ  
الصَّادِقُ الْأَمِينُ مَعَ النَّبِيِّينَ وَالصِّدِّيقِينَ وَالشُّهَدَاءِ  
(رواه الترمذی والدارمی والدارقطنی)

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ  
علیہ وسلم نے فرمایا۔ سچا اور امانت دار تاجر نبیاء و صدیقین اور شہدار کے ساتھ ہوگا۔  
(ترمذی، دارمی، دارقطنی)

۲۶۴

## اگر اللہ تعالیٰ نے مال و دولت کے نوازا ہے تو بندے کا خلائی فرض ہے کہ خدا کی عطا کردہ نعمتوں کا اظہار بھی کرے

عَنْ أَبِي الْأَحْوَصِ عَنْ أَبِيهِ قَالَ آتَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ وَ عَلَىَّ ثَوْبٌ دُونَ فَقَالَ لِي أَلَيْكَ مَالٌ؟ قُلْتُ نَعَمْ قَالَ  
مِنْ آتَى الْمَالِ؟ قُلْتُ مِنْ كُلِّ الْمَالِ قَدْ آتَانِي اللَّهُ مِنَ الْإِبِلِ  
وَالْبَقَرِ وَالْغَنَمِ وَالْخَيْلِ وَالرَّقِيقِ قَالَ فَإِذَا آتَاكَ اللَّهُ مَالًا فَلْيُرِي

أَشْرُ نِعْمَةِ اللَّهِ عَلَيْكَ وَكَرَامَتِهِ (رواه احمد والنسائي)

حضرت ابوالاحوص اپنے والد (مالک بن فضلہ) سے روایت کرتے ہیں کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور میں بہت معمولی قسم کے کپڑے پہنے ہوئے تھا۔ آپ نے فرمایا۔ کیا تمہارے پاس مال و دولت ہے؟ میں نے عرض کیا کہ ہاں (اللہ کا فضل ہے) آپ نے پوچھا کہ کس قسم کا مال ہے؟ میں نے عرض کیا کہ مجھے اللہ نے ہر قسم کا مال دے رکھا ہے۔ اونٹ بھی، گائے بیل بھی، بھیر بکریاں بھی، گھوڑے بھی، غلام باندیاں بھی۔ آپ نے فرمایا جب اللہ نے تم کو مال و دولت سے نوازا ہے تو پھر اللہ کی عطا کردہ نعمتوں کا اثر تمہارے اوپر نظر آنا چاہیے۔

(مسند احمد، سنن نسائی)

۲۶۵

## نیک مقصد کے لیے بطریقِ حلال دولت حاصل کرنے والے کی فضیلت اور فخر و بجز کی نیت سے دنیا حاصل کرنے کی مذمت

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ طَلَبَ الدُّنْيَا حَلَالًا اسْتَعْفَافًا عَنِ الْمَسْئَلَةِ وَسَعْيًا عَلَى أَهْلِهِ وَتَعْطُفًا عَلَى جَارِهِ لَقِيَ اللَّهَ تَعَالَى يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَوَجْهُهُ مِثْلُ الْقَمَرِ لَيْلَةَ الْبَدْرِ وَمَنْ طَلَبَ الدُّنْيَا حَلَالًا مَكَاثِرًا مَفَا حِرًا مُرَاتِبًا لَقِيَ اللَّهَ تَعَالَى وَهُوَ عَلَيْهِ غَضَبَاتٌ (رواه البيهقي في شعب اليمان والبرقي في الحديث)

حضرت ابوہریرہ رضی عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔  
 جس شخص نے دنیا کی دولت طلب کی بطریق حلال اس غرض سے کہ دوسروں سے  
 سوال نہ کرنا پڑے اور اپنے اہل و عیال کی ضرورتوں کو پورا کر سکے اور اپنے ہمسایہ  
 کے ساتھ بھی نیک سلوک کر سکے تو قیامت کے دن وہ اللہ کی جناب میں اس شان  
 سے حاضر ہوگا کہ اس کا چہرہ چودھویں کے چاند کی طرح چمکتا ہوگا اور جس کے مال و  
 دولت حلال ہی ذریعہ سے اس مقصد سے حاصل کی کہ بڑا مال دار ہو جائے اور اس  
 دولت مندی کی وجہ سے فخر و غرور کرنے لگے اور بڑا بگنے کا اظہار کرے۔ وہ قیامت  
 کے دن اللہ کے حضور اس حال میں حاضر ہوگا کہ اللہ تعالیٰ اس پر سخت غضبناک  
 ہوگا۔ (بیہقی)

۲۶۶

## وہ سات افراد جو قیامت کے دن اللہ تعالیٰ کے خاص

### سایہ رحمت میں جگہ پائیں گے

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ سَبْعَةٌ  
 يُظِلُّهُمْ اللَّهُ فِي ظِلِّهِ يَوْمَ لَا ظِلَّ إِلَّا ظِلُّهُ إِمَامٌ عَادِلٌ وَ  
 ثَابِتٌ نَشَأَ فِي عِبَادَةِ اللَّهِ وَرَجُلٌ مَعَلَّقٌ قَلْبُهُ فِي الْمَسَاجِدِ  
 وَرَجُلَانِ تَحَابَّتَا فِي اللَّهِ اجْتَمَعَا عَلَيْهِ وَتَفَرَّقَا عَلَيْهِ وَرَجُلٌ  
 دَعَتْهُ امْرَأَةٌ ذَاتُ مَنْصِبٍ وَجَمَالٍ فَقَالَ إِنِّي أَخَافُ اللَّهَ وَ  
 رَجُلٌ تَصَدَّقَ بِصَدَقَةٍ فَأَخْفَاهَا حَتَّى لَا تَعْلَمَ شِمَالُهُ  
 مَا تُنْفِقُ يَبِينُهُ وَرَجُلٌ ذَكَرَ اللَّهَ خَالِيًا فَفَاضَتْ عَيْنَاهُ

(بخاری)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ سات قسم کے آدمیوں کو اللہ تعالیٰ اپنے عرش کے ساتھ میں اس دن جگہ دے گا۔ جس دن اس کے عرش کے ساتھ کے علاوہ کہیں سایہ نہ ہوگا۔ ۱۔ امامِ عمل۔ ۲۔ وہ توجران جس نے اللہ کی عبادت میں نشوونما پائی۔ ۳۔ وہ آدمی جس کا دل مسجدوں میں لگا ہوا ہے۔ ۴۔ وہ دو آدمی جو صرف اللہ کے لیے آپس میں محبت رکھتے ہیں۔ محبت ہی پر جمع رہے اور محبت ہی پر جدا ہوتے۔ ۵۔ وہ شخص جسے منصبِ جمالِ والی عورت اپنی طرف متوجہ کرے۔ اور وہ جواب میں کہے۔ "میں اللہ سے ڈرتا ہوں۔" ۶۔ وہ آدمی جس نے دائیں ہاتھ سے چھپا کر اس طرح صدقہ دیا کہ بائیں ہاتھ کو خیر نہیں ہوتی کہ دائیں ہاتھ نے کیا خرچ کیا۔ ۷۔ وہ آدمی جو اللہ کو تنہائی میں یاد کرے اور اس کی آنکھیں اشکبار ہو جائیں۔ (بخاری)

(۲۶۷)

## ایسی آنکھوں والے جہنم کی آگ سے محفوظ رہیں گے

عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَيْنَانِ لَا تَمْسُهُمَا النَّارُ عَيْنٌ بَكَتْ مِنْ خَشْيَةِ اللَّهِ وَعَيْنٌ بَاتَتْ تَحْرُسُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ -

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ دو آنکھیں ایسی ہیں جنہیں جہنم کی آگ چھو بھی نہ سکے گی۔ ۱۔ وہ آنکھ جو خوفِ الہی سے اشکبار رہو۔ ۲۔ وہ آنکھ جو رات بھر راہِ خدا میں بہ رہ دے۔

## جس مسلمان میں یہ تین صفات ہیں وہ مستحق جنت ہے

وَعَنْ عِيَّاضِ بْنِ حِمَارٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ : سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ " أَهْلُ الْجَنَّةِ ثَلَاثَةٌ ذُو سُلْطَانٍ مُقْسِطٌ مُوَفَّقٌ ، وَرَجُلٌ رَحِيمٌ ، رَقِيقٌ الْقَلْبِ لِكُلِّ ذِي قُرْبَى وَ مُسْلِمٌ وَعَفِيفٌ مُتَعَفِّفٌ ذُو عِيَالٍ " رَوَاهُ مُسْلِمٌ

حضرت عیاض ابن حمار کا بیان ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ تین صفات کے حامل مسلمان مستحق جنت ہیں۔ بادشاہ جسے انصاف کرنے کی توفیق دی گئی۔ وہ مسلمان جو رحیم ہے اور اس کا دل اپنے قریبی عزیزوں اور مسلمانوں کے لیے نرم ہے۔ پاک دامن مسلمان (بیکار) سولہ سے بچنے والا۔ اہل و عیال والا (مسلم)

## فترہ و فساد کے زمانہ میں سنتِ رسول پر عمل کرنے والے

کو شہیدوں کے برابر ثواب ملتا ہے

وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ تَمَسَّكَ بِسُنَّتِي عِنْدَ فِسَادِ أُمَّتِي فَلَهُ أَجْرُ مَاسِدٍ شَهِيدٍ رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جس نے میری سنت کو پکڑا یعنی اس پر عمل کیا اور اس کی تبلیغ کی فسادِ امت کے وقت تو اس کے لیے شہیدوں کا ثواب ہے۔ (مشکوٰۃ)



## جو نیا کام شریعت کے خلاف ہو وہ بدعت ہے

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : "مَنْ أَحْدَثَ فِي أَمْرِنَا هَذَا مَا لَيْسَ مِنْهُ فَهُوَ رَدٌّ" مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ

ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جس نے ہمارے دین میں ایسی چیز ایجاد کی جو شریعت اسلامیہ کے خلاف ہے وہ مردود ہے۔ (بخاری)

## مسائل شریعت کے اظہار و بیان میں نفرت انگیز انداز سے اجتناب کیجئے

وَعَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : "لَيْسُوا وَلَا تَعْسِرُوا وَلَا تَبْشِرُوا وَلَا تُنْفِرُوا" مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ

حضرت انس سے روایت ہے۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ آسانی اختیار کرو اور سختی نہ کرو۔ خوشخبری سناؤ اور نفرت آمیز روایت سے پرہیز کرو۔ (بخاری)

## بہترین عمل وہ ہے جو مسلسل کیا جائے اگرچہ تھوڑا ہو

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَحَبُّ الْأَعْمَالِ

إِلَى اللَّهِ أَذْوَمُهَا وَإِنْ قَلَّ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ (مسلم ج ۱ ص ۲۶۶)  
 ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے۔ رسول اللہ  
 صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اللہ تعالیٰ کے نزدیک بہترین عمل (نیک کام) وہ ہے  
 جو مسلسل کیا جائے اگرچہ وہ تھوڑا ہو۔ (مسلم)

(۲۷۳)

## حُسن و جمال اور مال و دولت والوں کو دیکھ کر اپنے

### سے کم درجہ والوں کو دیکھو

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا  
 نَظَرَ أَحَدُكُمْ إِلَى مَنْ فَضِّلَ عَلَيْهِ فِي الْمَالِ وَالْخَلْقِ  
 فَلْيَنْظُرْ إِلَى مَنْ هُوَ أَسْفَلُ مِنْهُ (رواه البخاری و مسلم)

حضرت ابو ہریرہ رضی سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔  
 جب تم میں سے کوئی ایسے شخص کو دیکھے جو مال و دولت اور جسمانی لحاظ سے اس  
 سے بڑا ہوا ہے تو اس کو چاہیے کہ اپنے سے کم تر کو دیکھے (تاکہ حرص و طمع سے  
 محفوظ رہ سکے۔) (بخاری و مسلم)

(۲۷۴)

## نفل عبادت اتنی کی جائے جو خوشدلی ہو اور بوجھ نہ بنے

وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
 دَخَلَ عَلَيْهَا وَعِنْدَهَا امْرَأَةٌ قَالَ : مَنْ هَذِهِ ؟ قَالَتْ : هَذِهِ  
 فَلَانَةٌ تُذَكِّرُ مِنْ صَلَاتِهَا قَالَ : مَا عَلَيْكُمْ بِمَا تُطِيقُونَ

فَوَاللَّهِ لَا يَمَلُّ اللَّهُ حَتَّى تَمَلُّوا « وَكَانَ أَحَبَّ الدِّينِ إِلَيْهِ  
مَا دَاوَرَ صَاحِبَهُ عَلَيْهِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ

ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے۔ نبی  
صلی اللہ علیہ وسلم ان کے ہاں جلوہ فرما ہوئے (اس وقت) ان کے ہاں ایک عورت تھی  
حضور نے فرمایا یہ کون ہے؟ عرض کی یہ وہی عورت ہے۔ جس کی کثرت عبادت کا  
چرچا ہے۔ حضور نے فرمایا۔ رُک جاؤ نفل عبادت طاقت و ہمت کے مطابق کرو۔  
خدا کی قسم اللہ کو تھکاوٹ نہیں ہوتی مگر تم تھک جاؤ گے۔ حضور کو وہ نیکی بہت  
پسند تھی جو ہمیشہ کی جائے۔ (بخاری)

۲۷۵

## بندہ مؤمن کو جو تکالیف پہنچتی ہیں وہ گناہوں کا کفارہ بن جاتی ہیں

وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ وَابْنِ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَا يُصِيبُ الْمُسْلِمَ مِنْ نَصَبٍ وَلَا  
وَصْبٍ وَلَا هَمٍّ وَلَا حُزْنٍ وَلَا أَذًى وَلَا غَمٍّ حَتَّى الشَّوْكَةِ  
يُشَاكُّهَا إِلَّا كَفَّرَ اللَّهُ بِهَا مِنْ خَطَايَاهُ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، نبی علیہ السلام نے فرمایا۔ ایک مسلمان  
کو بیماری، رنج و غم اور جو تکالیف پہنچتی ہے حتیٰ کہ جو کانا بھی چُھتا ہے تو اللہ تعالیٰ  
ان تکالیف کو اس کے گناہوں کے لیے کفارہ بنا دیتا ہے۔ (بخاری)

۲۷۶

## موت کی تمنا کرنا جائز نہیں

عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

لَا يَتَمَيَّنُ أَحَدُكُمْ الْمَوْتَ لِضُرِّ أَصَابِهِ فَإِنْ كَانَ لَا بُدَّ فَاغْلِبْ  
فَلْيَقُلْ اللَّهُمَّ أَحْيِنِي مَا كَانَتْ الْحَيَاةُ خَيْرًا لِي وَتَوَفَّنِي  
إِذَا كَانَتْ الْوَفَاةُ خَيْرًا لِي (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ کسی کو  
اور تکلیف میں مبتلا ہونے کے باوجود موت کی آرزو نہ کرو اور اگر اللہ سے عرض کرنا  
ہی ہے تو یوں کہو الہی مجھے اس وقت تک زندہ رکھ جب تک زندگی میرے حق  
میں بہتر ہے اور اس وقت دنیا سے اٹھا جب کہ میرے حق میں مزید بہتر ہو۔ (بخاری)

(۲۷۷)

تین دن سے زیادہ کسی مسلمان سے کسی دنیوی رنجش کی

بنا پر ترک تعلق جائز نہیں ہے

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَجِلُّ  
لِمُؤْمِنٍ أَنْ يَهْجُرَ مُؤْمِنًا فَوْقَ ثَلَاثٍ فَإِنْ مَرَّتْ بِهِ ثَلَاثٌ  
فَلْيُتَّقِ، فَلْيُسَلِّمْ عَلَيْهِ فَإِنْ رَدَّ عَلَيْهِ السَّلَامَ فَقَدْ اشْتَرَكَ فِي الْأَجْرِ  
وَإِنْ لَمْ يَرُدَّ عَلَيْهِ فَقَدْ بَاءَ بِالرِّشْمِ وَخَرَجَ الْمُسْلِمُ مِنَ الْهَجْرَةِ

(رواہ ابوداؤد)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم  
نے فرمایا۔ مومن کو یہ اجازت نہیں کہ وہ تین دن سے زیادہ اپنے مومن بھائی سے  
بات چیت کرنا بند کر دے۔ اگر اس درمیان میں اس کو ملاقات کی نوبت نہ آئے تو  
اسے چاہیے کہ قصداً اس سے ملاقات کرے اور اس کو سلام کرے۔ اب اگر وہ  
اس کے سلام کا جواب دے دے تو دونوں ثواب میں شریک ہو گئے ورنہ لٹا ہوا ہے

سُر رہے گا اور سلام کرنے والا گناہ سے بری الذمہ ہو جائے گا۔ (ابوداؤد)

(۲۶۸)

## بُئے خوابوں کے اثراتِ بد سے محفوظ رہنے کا طریقہ

وَعَنْ أَبِي قَتَادَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "الرُّؤْيَا الصَّالِحَةُ وَفِي رِوَايَةٍ الرُّؤْيَا الْحَسَنَةُ مِنَ اللَّهِ، وَالْحُلْمُ مِنَ الشَّيْطَانِ، فَمَنْ رَأَى شَيْئًا يَكْرَهُهُ فَلْيَنْفُثْ عَنْ شِمَالِهِ ثَلَاثًا، وَلْيَتَعَوَّذْ مِنَ الشَّيْطَانِ فَإِنَّهَا لَا تَضُرُّهُ،"

حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ نیک خواب یا اچھے خواب اللہ کی طرف سے ہیں اور بُرے خواب شیطان کی طرف سے۔ جو شخص مکروہ خواب دیکھے تو وہ بائیں جانب تین مرتبہ تھوک دے اور شیطان سے پناہ مانگے تو پھر وہ بُرا خواب نقصان نہیں پہنچائے گا۔ (بخاری)

(۲۶۹)

وَعَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "إِذَا رَأَى أَحَدُكُمْ الرُّؤْيَا يَكْرَهُهَا فَلْيَبْصُقْ عَنْ يَسَارِهِ ثَلَاثًا، وَلْيَسْتَعِذْ بِاللَّهِ مِنَ الشَّيْطَانِ ثَلَاثًا، وَ لِيَتَحَوَّلْ عَنْ جَنْبِهِ الَّذِي كَانَ عَلَيْهِ." رَوَاهُ مُسْلِمٌ

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جب تم میں کوئی مکروہ خواب دیکھے تو اپنے بائیں جانب تین

مرتبہ تھو کے اور تین بار پناہ مانگے اور اس کروٹ کو بدل دے جس پر سویا تھا۔

(۲۸۰)

## کسی مسلمان کی عیادت کرنے کا ثواب

وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ عَادَ مَرِيضًا لَمْ يَبْرَأْ يَخْوَضُ الرَّحْمَةَ حَتَّى يَجْلِسَ فَإِذَا اجْلَسَ اغْتَمَسَ فِيهَا  
(رَوَاهُ مَالِكٌ وَأَحْمَدُ)

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جس نے کسی مسلمان مریض کی عیادت کی تو وہ رحمت خداوندی کے دریا میں غوطے لگاتا ہے اور جب (بیمار پرسی کے لیے) بیٹھ جاتا ہے تو رحمت خداوندی میں ڈوب جاتا ہے۔

(۲۸۱)

## مریض مسلمان کی عیادت کرنے والے کچھ ستر ہزار فرشتے دعا مغفرت کرتے ہیں

قَالَ عَلِيٌّ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَا مِنْ مُسْلِمٍ يَعُودُ مُسْلِمًا غُدُوَّةً إِلَّا صَلَّى عَلَيْهِ سَبْعُونَ أَلْفَ مَلَكٍ حَتَّى يُمِيسِيَ وَأَعَادَهُ عَشِيَّةً إِلَّا صَلَّى عَلَيْهِ سَبْعُونَ أَلْفَ مَلَكٍ حَتَّى يُصْبِحَ

(ترمذی ماجار فی عیادة المریض) ص ۱۹۱ ج ۱

حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ

وسلم کر یہ فرماتے سنا۔ جب کوئی مسلمان صبح کو کسی مسلمان بیمار کی عیادت کرتا ہے تو شام تک ستر ہزار فرشتے اس کی مغفرت کی دعا کرتے ہیں اور جب وہ شام کو عیادت کرتا ہے تو صبح تک ستر ہزار فرشتے اس کی مغفرت کی دعا مانگتے ہیں

(۲۸۲)

## چاند اور سورج کسی کی مودت یا کی وجہ نہیں کہنا

عَنْ عَائِشَةَ وَقَالَتْ لَمَّا سَجَدَ فَأَطَالَ  
السُّجُودَ ثُمَّ انْصَرَفَ وَقَدْ انْجَلَتِ الشَّمْسُ فَخَطَبَ النَّاسَ  
فَحَمِدَ اللَّهَ وَأَشْخَى عَلَيْهِ ثُمَّ قَالَ إِنَّ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ آيَتَانِ  
مِنْ آيَاتِ اللَّهِ لَا يَخْسِفَانِ لِمَوْتِ أَحَدٍ وَلَا لِحَيَاتِهِ فَإِذَا رَأَيْتُمُ  
ذَلِكَ فَادْعُوا اللَّهَ وَكَبِّرُوا وَاصَلُّوا وَتَصَدَّقُوا ثُمَّ قَالَ يَا أُمَّةَ  
مُحَمَّدٍ وَاللَّهِ مَا مِنْ أَحَدٍ أَعْبَرُ مِنَ اللَّهِ أَنْ يَزِيَنِي عَبْدُهُ أَوْ  
تَزِيَنِي أُمَّتُهُ يَا أُمَّةَ مُحَمَّدٍ لَوْ تَعْلَمُونَ مَا أَعْلَمُ لَصَحِحَّتُمْ قَلِيلًا  
وَأَلْبَكَيْتُمْ كَثِيرًا (رواه البخاری)

ہم المؤمنین حضرت صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے (سورج گہن کی نماز کے متعلق) فرمایا کہ حضور علیہ السلام فارغ ہو گئے تو آفتاب صاف ہو چکا تھا آپ نے خطبہ دیا اور خدا کی حمد و ثنا کے بعد فرمایا کہ آفتاب و ماہتاب خدا کی نشانیوں میں سے دو نشانیاں ہیں۔ نہ تو ان کو کسی کی موت پر گرہن لگتا ہے نہ پیدائش پر، جب تم ان کو اس حالت میں دیکھو تو خدا کی یاد اور اس کی بزرگی بیان کرو، نماز پڑھو، اور صدقہ دو اور اس کے بعد فرمایا۔ اے امت محمد خدائے تعالیٰ سے زیادہ غیرت کی صفت کسی کو محبوب نہیں اس کو بڑی غیرت آتی ہے کہ کوئی عورت یا مرد اس کی



مخلوق ہو کر زنا کرے۔ اسے امت محمد (آئندہ پیش آنے والے فتنوں کے متعلق) جو  
میں جانتا ہوں۔ اگر تم بھی جان لیتے تو بہتے بہت کم اور روتے بہت (بخاری)

(۲۸۳)

## بوقت مصیبت چہرہ پر طمانچہ مارنا گریبان چاک کرنا منع ہے

عَنْ ابْنِ مَسْعُودٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَيْسَ  
مِمَّا مِنْ ضَرْبِ الْخُدُودِ وَشَقِّ الْجُيُوبِ وَدَعَا بِدَعْوِ الْجَاهِلِيَّةِ

(رواہ الجماعۃ)

حضرت ابن مسعود رضی سے روایت ہے کہ نبی علیہ السلام نے فرمایا۔ وہ ہم میں  
سے نہیں جو (بوقت مصیبت) چہرہ پر طمانچہ مارے اور گریبان چاک کرے اور  
جاہلیت کے طریقہ کو اپنائے۔ (بخاری)

(۲۸۴)

## سوگ تین دن سے زیادہ حبس نہیں

عَنْ أُمِّ عَطِيَّةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَحْدُ  
عَلَى مَيِّتٍ فَوْقَ ثَلَاثٍ إِلَّا امْرَأَةٌ تَحْدُ عَلَى زَوْجِهَا أَرْبَعَةَ  
أَشْهُرٍ وَعَشْرًا وَلَا تَلْبَسُ ثَوْبًا مَصْبُوغًا إِلَّا ثَوْبَ عَصَبٍ  
وَلَا تَكْتَحِلُ وَلَا تَطِيبُ إِلَّا عِنْدَ آدِنِ لِمَهْرٍ بِبِنْدَةٍ مِّنْ  
قُسْطِ أَوْ أَظْفَارِ (ابن ماجہ باب هل تحد المرأة على غير زوجها) ص ۱۹۲

حضرت ام عطیہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ  
وسلم نے فرمایا کہ کسی مومن کے لیے یہ جائز نہیں کہ تین دنوں سے زیادہ کسی کا سوگ کرے

البدن بیوہ کو چار مہینے دس دن سوگ کرنے کا حکم دیا۔ جس میں وہ کوئی رنگین کپڑا نہ پہنے،  
سر نہ لگائے خوشبو نہ لگائے اور آرائش و زیبائش کرے۔ (ابن ماجہ کتاب الجنائز)

(۲۸۵)

## مسلمان کے جنازہ کے ساتھ چلنے اور نماز جنازہ و دفن میں شرکت کر نیوالے کو احد پہاڑ کے برابر ثواب ملتا ہے

وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ  
اتَّبَعَ جَنَازَةً إِيْمَانًا وَاحْتِسَابًا وَكَانَ مَعَهُ حَتَّى يُصَلِّيَ عَلَيْهَا  
وَيُفْرَغَ مِنْ دَفْنِهَا فَإِنَّهُ يَرْجِعُ بِقِرَاطٍ مُتَّفَقٍ عَلَيْهِ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ  
علیہ وسلم نے فرمایا۔ جو کسی مسلمان کے جنازہ کے ساتھ بہ نیتِ ثواب گیا اور جنازہ کے  
ساتھ ہی رہا۔ حتیٰ کہ اس پر نماز پڑھی گئی اور دفن سے فارغ ہو گئے تو ایسے شخص  
کو دو قیراط ثواب ملے گا۔ ہر قیراط احد پہاڑ کے برابر ہوگا اور جو نماز جنازہ میں شرکت  
کر کے واپس ہو جائے۔ اسے ایک قیراط ثواب ملے گا۔ (بخاری)

(۲۸۶)

## نماز جنازہ کی داہنگی کے بعد بھی دعائے مغفرت پڑھتے

عَنْ عُمَانَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
إِذَا فَرَغَ مِنْ دَفْنِ الْمَيِّتِ وَقَفَ عَلَيْهِ فَقَالَ اسْتَغْفِرُوا لِأَخِيكُمْ  
ثُمَّ سَلُّوْا لَهُ بِالتَّيْبِتِ فَإِنَّهُ أَلَانٌ يُسْأَلُ (رواه ابو داؤد)

حضرت عثمان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا

طریقہ تھا کہ جب میت کے دفن سے فارغ ہو جاتے تو قبر کے پاس کھڑے ہوتے اور فرماتے کہ اپنے اس بھائی کے لیے اللہ تعالیٰ سے مغفرت کی دعا کرو اور یہ بھی دعا کرو کہ اللہ تعالیٰ اس کو سوالوں کے جواب میں ثابت قدم رکھے۔ کیونکہ اس وقت اس سے قبر میں سوال و جواب ہوں گے۔ (ابوداؤد)

(۲۸۷)

مرنے کے بعد تمام اعمال منقطع ہو جاتے ہیں مگر تین

اعمال کا ثواب پھر بھی ملتا رہتا ہے

قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
وَإِذَا مَاتَ الْإِنْسَانُ انْقَطَعَ عَمَلُهُ إِلَّا مِنْ ثَلَاثَةٍ صَدَقَةٌ  
جَارِيَةٍ أَوْ عِلْمٌ يُنْتَفَعُ بِهِ أَوْ وَلَدٌ صَالِحٌ يَدْعُو لَهُ (بخاری)  
رسول اللہ صلی اللہ

علیہ وسلم نے فرمایا۔ آدمی کے مرنے کے بعد اس کے عمل منقطع ہو جاتے ہیں۔  
(یعنی اس کے بعد وہ کوئی نیک کام نہیں کرتا) سوائے تین کے (یعنی یہ تین امور  
مرنے کے بعد بھی باعث اجر و ثواب بنتے ہیں) اول۔ صدقہ جاریہ دوم۔ وہ  
علم جس سے نفع حاصل کیا جائے۔ سوم۔ نیک اولاد جو اس کے لیے (مغفرت  
کی) دعا کرے۔

(۲۸۸)

مرنے کے بعد اعمال خیر ہی کام آتے ہیں

عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

قَالَ يَتَّبِعُ الْمَيِّتَ ثَلَاثَةً : أَهْلُهُ وَمَالُهُ : وَعَمَلُهُ فَيَرْجِعُ  
إِلَى شَانِ وَيَبْقَى وَاحِدًا : يَرْجِعُ أَهْلُهُ " وَمَالُهُ " وَيَبْقَى  
عَمَلُهُ " مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم  
نے فرمایا۔ مرنے کے بعد تین چیزیں میت کے ساتھ جاتی ہیں۔ اہل و عیال، مال  
اور عمل۔ تو اہل و عیال اور مال تو یہیں رہ جاتے ہیں۔ صرف نیک اعمال ہیں جو  
باقی رہتے ہیں (یعنی نیک اعمال کا ثواب مرنے کے بعد بھی ملتا رہتا ہے) (بخاری)

(۲۸۹)

## وفات شدہ مسلمانوں کی بُرائیاں نہ بیان کی جائیں

وَعَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ قَالَ  
لَا تَسُبُّوا مَوْتَنَا ، فَتَوْذُوا أَحْيَانَا " رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالنَّسَائِيُّ

حضرت ابن عباس سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے  
فرمایا۔ ہمارے وفات شدہ مسلمانوں کی بُرائی بیان کر کے ہمارے زندوں کو ایذا نہ پہنچاؤ۔

(احمد)

(۲۹۰)

## وفات شدہ مسلمانوں کو گالی نہ دی جائے

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ  
" لَا تَسُبُّوا الْأَمْوَاتَ ، فَإِنَّهُمْ قَدْ أَقْضَوْا إِلَى مَا قَدَّمُوا "

(رواہ احمد و البخاری و النسائی)

اُم المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ وفات شدہ مسلمانوں کی بُرائی بیان نہ کرو۔ کیونکہ وہ اپنے اعمال تک پہنچ گئے۔ (یعنی ان کی جزار و سزا خدا کے سپرد ہے)۔

(۲۹۱)

## زیارتِ قبورِ سنت ہے

عَنْ بُرَيْدَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ قَدْ كُنْتُ نَهَيْتُكُمْ عَنْ زِيَارَةِ الْقُبُورِ، فَقَدْ أُذِنَ لِمُحَمَّدٍ فِي زِيَارَةِ قَبْرِ أُمِّهِ، فَزُورُوهَا، فَإِنَّهَا تُذَكِّرُ الْآخِرَةَ  
(رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَصَحَّحَهُ)

حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ میں نے تمہیں زیارتِ قبور سے منع کیا تھا۔ تحقیق کہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنی والدہ محترمہ کی قبر کی زیارت کی اجازت دی گئی۔ پس تم قبروں کی زیارت کیا کرو۔ کیونکہ یہ آخرت کی یاد دلاتی ہے۔ (ترمذی)

(۲۹۲)

## زیارتِ قبورِ آخرت کی یاد دلاتی ہے

عَنْ بُرَيْدَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "كُنْتُ نَهَيْتُكُمْ عَنْ زِيَارَةِ الْقُبُورِ فَزُورُوهَا رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَفِي رِوَايَةٍ: "فَمَنْ أَرَادَ أَنْ يَبْنِي وَرَ الْقُبُورَ فَلْيَزُرْ فَإِنَّهَا تُذَكِّرُنَا الْآخِرَةَ"

حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ سے ہی روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ میں تم کو قبروں کی زیارت سے منع کیا تھا۔ مگر اب زیارت کیا کرو۔ (مسلم) ایک روایت میں ہے جو شخص قبروں کی زیارت کرنا چاہے۔ وہ ضرور کرے۔ اس لیے کہ قبروں کی زیارت آخرت کی یاد دلاتی ہے۔ (مسلم)

(۲۹۳)

## زیارتِ قبور کا ضابطہ

وَعَنْ بُرَيْدَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ : كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُعَلِّمُهُمْ إِذَا خَرَجُوا إِلَى الْمَقَابِرِ أَنْ يَقُولَ قَائِلُهُمْ "السَّلَامُ عَلَيْكُمْ أَهْلَ الدِّيَارِ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ وَالْمُسْلِمِينَ وَإِنَّا إِن شَاءَ اللَّهُ بِكُمْ لَاحِقُونَ ، نَسْأَلُ اللَّهَ لَنَا وَلَكُمْ الْعَافِيَةَ ، زَوَاهُ مُسْلِمٌ"

حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں قبروں کی زیارت کی تعلیم دیتے ہوئے فرمایا کہ زیارت کرنے والا یہ کلمات کہے۔ السلام علیکم اہل الدیار من المؤمنین والمسلمین وانا انشاء اللہ بکم لاحقون۔ یعنی اسے ایما نذر مسلمان گھروں والو، تم پر سلامتی ہو۔ ہم بھی انشاء اللہ تمہارے ساتھ آئیں گے۔ ہم اللہ پاک سے اپنے اور تمہارے لیے خیر و عافیت کا سوال کرتے ہیں۔ (مسلم)

(۲۹۴)

## وفات شدہ مسلمانوں کے ایصالِ ثواب کی بہترین قرپانی ہے

وَعَنْ سَعْدِ بْنِ عُبَادَةَ قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنْ أُرْسِعِدْ مَاتَتْ فَآتَى

الصَّدَقَةِ أَفْضَلُ قَالَ الْمَاءُ فَحَقَرَ مَبْنًى وَقَالَ هَذَا لِأَنَّ سَعْدَ  
(رواہ ابو داؤد والنسائی)

حضرت سعد بن عبادہؓ نے عرض کی یا رسول اللہ! ام سعد کا انتقال ہو گیا ہے  
تو ان کے (ایصالِ ثواب کے لیے) کون سا صدقہ بہتر ہے۔ فرمایا۔ پانی۔ چنانچہ حضرت  
نے کنواں کھدوایا (اسے وقف کر دیا) اور کہا یہ کنواں ام سعد کے (ایصالِ ثواب)  
کے لیے ہے۔ (ابو داؤد)

(۲۹۵)

## مرنے کے بعد اعمالِ خیر ہی کام آتے ہیں،

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
يَتَّبِعُ الْمَيِّتَ ثَلَاثَةٌ فَيَرْجِعُ إِثْنَانِ وَيَبْقَى مَعَهُ وَاحِدٌ  
يَتَّبَعُهُ أَهْلُهُ وَمَالُهُ وَعَمَلُهُ فَيَرْجِعُ أَهْلُهُ وَمَالُهُ وَيَبْقَى  
عَمَلُهُ (بخاری، کتاب الرقاق)

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم  
نے فرمایا (مرنے کے بعد) تین چیزیں اس کے ساتھ جاتی ہیں۔ تو دو واپس آجاتی  
ہیں اور ایک اس کے ساتھ جاتی ہے۔ میت کے اہل و عیال اس کا مال اور اس کا  
(نیک) عمل اس کے ساتھ جاتا ہے تو اہل و عیال اور مال تو یہیں رہ جاتے ہیں اور  
اس کا نیک عمل اس کے ساتھ جاتا ہے (یعنی اس نیک عمل کا ثواب اس کو پہنچتا  
رہتا ہے۔)





## چھ نیک کام جن کا ثواب مرنے کے بعد بھی ملتا رہتا ہے

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ مِمَّا يُلْحَقُ الْمُؤْمِنَ مِنْ عَمَلِهِ وَحَسَنَاتِهِ بَعْدَ مَوْتِهِ عِلْمًا عَلَيْهِ وَنَشْرَهُ وَوَلَدًا صَالِحًا تَرَكَهُ أَوْ مُصْحَفًا وَرَفْنَةً أَوْ مَسْجِدًا بَنَاهُ أَوْ بَيْتًا لِابْنِ السَّبِيلِ بَنَاهُ أَوْ نَهْرًا أَجْرَاهُ أَوْ صَدَقَةً أَخْرَجَهَا مِنْ مَالِهِ فِي صِحَّتِهِ وَحَيَاتِهِ تَلْحَقُهُ بَعْدَ مَوْتِهِ

مشکوٰۃ شریف، کتاب العلم

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

نے فرمایا۔ بے شک مومن کے ان کاموں اور نیکیوں میں سے جن کا ثواب اسے

مرنے کے بعد بھی پہنچتا رہے گا یہ ہیں۔ - وہ علم جس کو سیکھ کر اس نے پھیلایا۔ -

اور نیک اولاد جو اس نے پھوڑی اور قرآن جو رشتہ میں چھوڑا یا مسجد جو اس نے بنوائی ہو یا مسافر خانہ بنوایا

ہو یا نہر جاری کی ہو یا صدقہ جو اس نے اپنی صحت اور بیماری دونوں حالتوں میں نکالا ہو۔

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ  
**يَا اللَّهُ**  
 جَلَّ جَلَالُهُ



چار رکنِ حسینم ایمانند

درہِ شریع چار ارکانند

یارانِ نبی عتصرون  
غواصِ محیطِ عزت و تمکین

رضوانِ خدا بہ چار یاران  
بو بکر و عمر علی و عثمان

## اللہ تعالیٰ کے پسندیدہ کلمات کا ورد کرنا لے کیلئے ثواب عظیم

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
كَلِمَتَانِ خَفِيفَتَانِ عَلَى اللِّسَانِ ثَقِيلَتَانِ فِي الْمِيزَانِ  
حَبِيبَتَانِ إِلَى الرَّحْمَنِ سُبْحَانَ اللَّهِ وَبِحَمْدِهِ سُبْحَانَ  
اللَّهِ الْعَظِيمِ

(رواہ البخاری و مسلم)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم  
نے فرمایا۔ دو کلمے ہیں زبان پر ہلکے پھلکے، میزان اعمال میں بڑے بھاری اور خدو بند  
مہربان کو بہت پیارے۔ سُبْحَانَ اللَّهِ وَبِحَمْدِهِ سُبْحَانَ اللَّهِ الْعَظِيمِ  
(بخاری و مسلم)

## جنت کے خزان سے ایک وظیفہ

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
أَكْثَرُ مَنْ قَوْلٍ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ فَإِنَّهَا  
مِنْ كَنْزِ الْجَنَّةِ

(رواہ الترمذی)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم  
نے مجھ سے ارشاد فرمایا کہ "لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ" زیادہ پڑھا کرو۔ کیونکہ یہ  
خزان جنت میں سے ہے۔

(جامع ترمذی)

## اسرارِ الہی کے ورد کی فضیلت

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
إِنَّ اللَّهَ تِسْعَةٌ وَتِسْعِينَ إِثْمًا مَاتَةَ إِلَّا وَاحِدًا  
مَنْ أَحْصَاهَا دَخَلَ الْجَنَّةَ (رواه البخاري ومسلم)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ  
وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کے ننانوے یعنی ایک کم سونام ہیں۔ جس نے  
ان کو محفوظ کیا اور ان کی نگہداشت کی وہ جنت میں جائیگا۔

(صحیح بخاری و صحیح مسلم)

## حضرت اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کا سب سے زیادہ محبوب و ظیف

### سُبْحَانَ اللَّهِ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ

عَنْ سَمُرَةَ بِنِ جُنْدَبٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
أَفْضَلُ الْكَلِمَاتِ أَرْبَعٌ سُبْحَانَ اللَّهِ  
وَالْحَمْدُ لِلَّهِ وَلَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَاللَّهُ أَكْبَرُ (رواه مسلم)

حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ  
علیہ وسلم نے فرمایا۔ تمام کلموں میں افضل یہ چار کلمے ہیں۔ "سُبْحَانَ اللَّهِ" اور  
"الْحَمْدُ لِلَّهِ" اور "لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ" اور "اللَّهُ أَكْبَرُ"

(صحیح مسلم)

(۳۰)

عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُولُ عِنْدَ الْكُرْبِ "لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ الْعَظِيمُ الْحَلِيمُ، لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيمِ، لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ رَبُّ السَّمَوَاتِ وَرَبُّ الْأَرْضِ رَبُّ الْعَرْشِ الْكَرِيمِ"

(رواه البخاری و مسلم)

حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو جب کوئی پریشانی لاحق ہوتی تو زبان مبارک پر یہ کلمات جاری ہو جاتے "لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ الْعَظِيمُ الْحَلِيمُ - تَا - رَبُّ الْعَرْشِ الْكَرِيمِ" کوئی مالک و معبود نہیں، اللہ کے سوا، وہ بڑی عظمت والا اور حلیم ہے۔ کوئی مالک معبود نہیں اللہ کے سوا۔ وہ عرش عظیم کا رب ہے الخ۔ (بخاری و مسلم)

(۳۱)

### ایک نہایت ہی پیارا وظیفہ

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَأَنَّ أَقْوَلَ سُبْحَانَ اللَّهِ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ وَلَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَاللَّهُ أَكْبَرُ أَحَبُّ إِلَيَّ مِمَّا طَلَعَتِ عَلَيْهِ الشَّمْسُ

(رواه مسلم)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ دنیا کی وہ تمام چیزیں جن پر سورج کی روشنی پڑتی ہے۔ ان سب کے مقابلے میں مجھے یہ زیادہ محبوب ہے کہ میں ایک دفعہ کہوں "سُبْحَانَ اللَّهِ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ وَلَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَاللَّهُ أَكْبَرُ"۔ (صحیح مسلم)

۳۰۲

## ایک عظیم و جلیل وظیفہ

عَنْ ثَوْبَانَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ عَبْدٍ مُسْلِمٍ يَقُولُ إِذَا أَصْبَحَ وَإِذَا مَسَى ثَلَاثًا رَضِيْتُ بِاللَّهِ رَبًّا وَبِالْإِسْلَامِ دِينًا وَبِمُحَمَّدٍ نَبِيًّا إِلَّا كَانَ حَقًّا عَلَى اللَّهِ أَنْ يُرَضِيَهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ (رواه احمد وترمذی)

حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جو مسلمان بندہ صبح و شام تین بار یہ کلمات پڑھ لیتا ہے۔ رَضِيْتُ بِاللَّهِ الرَّبَّ (میں اللہ کی ربوبیت اور اسلام کے دین اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے نبی ہونے پر دل سے رضامند ہو گیا) تو اللہ تعالیٰ اپنے اوپر یہ لازم کر لیتا ہے کہ قیامت کے دن اس کو راضی کر دے۔ (احمد، ترمذی)

۳۰۳

## سب سے بہتر مسلمان وہ ہے جو قرآن کی تعلیم کو فرضِ اولیٰ کے

عَنْ عُمَانَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَيْرُكُمْ مَنْ تَعَلَّمَ الْقُرْآنَ وَعَلَّمَهُ (بخاری)

حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم میں بہترین شخص وہ ہے جس نے قرآن کو سیکھا اور دوسروں کو سکھایا۔ (بخاری)

۳۰۴

## ماہرِ قرآن کا درجہ و مقام

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
الْمَاهِدُ بِالْقُرْآنِ مَعَ السَّفَرَةِ الْكِرَامِ الْبَرَةِ (رواه البخاری و مسلم)  
حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ  
علیہ وسلم نے فرمایا۔ جس نے قرآن میں مہارت حاصل کر لی ہو یا حفظ یا ناظرہ،  
وہ معزز، وفادار اور فرماں بردار فرشتوں کے ساتھ ہوگا (بخاری و مسلم)

۳۰۵

## تلاوتِ قرآن سے دلوں کے زنگ ورنے ہیں

عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ  
هَذِهِ الْقُلُوبَ تَصْدَأُ كَمَا يَصْدَأُ الْحَدِيدُ إِذَا أَصَابَهُ  
السَّمَاءُ قَبِيلَ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا جِلَاءُهَا قَالَ كَثْرَةُ  
ذِكْرِ الْمَوْتِ وَتِلَاوَةِ الْقُرْآنِ (رواه البيهقي في شعب الایمان)  
حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ  
وسلم نے فرمایا۔ بنی آدم کے قلوب پر اسی طرح زنگ چڑھ جاتا ہے۔ جس طرح پانی  
لگ جانے سے لوہے پر زنگ آجاتا ہے عرض کیا گیا کہ حضور دلوں کے زنگ کے  
دور کرنے کا طریقہ کیا ہے فرمایا، موت کو زیادہ یاد کرنا اور قرآن مجید کی تلاوت  
(بیہقی)



## قرآن مجید کے ایک حرف کا ثواب دس نیکیاں

عَنْ ابْنِ سَعْدٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
مَنْ قَرَأَ حَرْفًا مِّنْ كِتَابِ اللَّهِ فَلَهُ بِهِ حَسَنَةٌ وَحَسَنَةٌ  
بِعَشْرٍ أَمْثَالِهَا لَا أَقُولُ إِلَّا حَرْفَ بَلِّ أَلِفٌ حَرْفٌ وَوَاوٌ  
حَرْفٌ وَمِيمٌ حَرْفٌ.

حضرت ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا کہ جو شخص کتاب اللہ میں سے ایک حرف پڑھے تو اس کو ہر حرف کے بدلے ایک نیکی ملے گی اور ہر نیکی دس نیکیوں کے برابر ہوگی۔ میں الٹ کو ایک حرف نہیں کہتا بلکہ الف ایک حرف ہے، لام ایک حرف ہے اور میم ایک حرف ہے (ترمذی، دارمی)

قرآن میں کل ۲۲۱۲۶۷ حروف ہیں تو پورے قرآن کی تلاوت سے ۳۲۱۲۶۷۰ نیکیاں ملیں گی۔

## قرآن مجید پڑھنے والے اور اس پر عمل کرنے والے کا مرتبہ

عَنْ مَعَاذِ الْجُهَنِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
مَنْ قَرَأَ الْقُرْآنَ وَعَمِلَ بِمَا فِيهِ أُلِمَسَ وَالِدَاهُ تَأْجَاتُ يَوْمَ  
الْقِيَامَةِ ضَوْءُهُ أَحْسَنُ مِنْ ضَوْءِ الشَّمْسِ فِي بُيُوتِ الدُّنْيَا  
لَوْ كَانَتْ فِيكُمْ فَمَا ظَنُّكُمْ بِالَّذِي عَمِلَ بِهَذَا

(رواه احمد و ابوداؤد)

حضرت معاذ جہنیؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جس نے قرآن پڑھا۔ اس پر عمل کیا، قیامت کے دن اس کے ماں باپ کو ایک ایسا تاج پہنایا جائے گا۔ جس کی روشنی سورج کی روشنی سے زیادہ ہوگی۔ جب کہ وہ روشنی دنیا کے گھروں میں ہوگی یا سورج تمہارے پاس ہی اتر آیا ہے۔ پھر تم سمجھ سکتے ہو کہ والدین کا یہ مرتبہ ہوگا تو اس شخص کا کیا درجہ ہوگا جس نے خود قرآن پر عمل کیا ہو (احمد، ابوداؤد)

(۳۰۸)

## جسٹان ذکر الہی کیلئے جمع ہوتے ہیں تو ان پر رحمت الہی کا نزول ہوتا ہے

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَقْعُدُ قَوْمٌ يَتَذَكَّرُونَ اللَّهَ إِلَّا حَفَّتْهُمُ الْمَلَائِكَةُ وَ غَشِيَتْهُمُ الرَّحْمَةُ وَ نَزَلَتْ عَلَيْهِمُ السَّكِينَةُ وَ ذَكَرَهُمُ اللَّهُ فِيهِمْ عِنْدَهُ - (رواه مسلم)

حضرت ابو ہریرہ اور ابوسعید خدری رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ جب مسلمانوں کی کوئی جماعت اللہ کا ذکر کرتی ہے تو فرشتے ان کو گھیر لیتے ہیں اور رحمت الہی ان کو اپنے سایہ میں لے لیتی ہے اور ان پر سکینہ نازل ہوتی ہے اور اللہ اپنے ملائکہ مقررین میں ان کا ذکر فرماتا ہے۔ (مسلم)

(۳۰۹)

## قرآن مجید یا قرآن کی کسی آیت یا سورۃ کو یاد کر کے بھلا دینا گناہ عظیم ہے

عَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَرَضْتُ عَلَى أَجْوَرُ أُمَّتِي حَتَّى الْقَذَاةِ يُخْرِجُهَا الرَّجُلُ مِنَ الْمَسْجِدِ وَعَرَضْتُ عَلَى ذُنُوبِ أُمَّتِي فَلَمَّ آرَا ذَنْبًا عَظِيمًا مِنْ سُورَةٍ مِنَ الْقُرْآنِ أَوْ آيَةٍ أَوْ تِيهَا رَجُلٌ تَوَلَّى بِهَا رِوَاةُ التِّرْمِذِيِّ

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ مجھ پر میری امت کے ثواب کے کام پیش کیے گئے۔ حتیٰ کہ (ثواب کے کاموں میں سے) کوڑے کا وہ ٹکڑا جسے آدمی مسجد سے باہر پھینک دے اور مجھ پر میری امت کے گناہ کے کام پیش کیے گئے تو نہیں دیکھا میں نے کوئی گناہ بہت بڑا (مگر یہ کہ) قرآن کی کوئی سورت یا آیت جو بندہ کو دی گئی پھر وہ اس کو بھلا دے۔ (ترمذی)

(۳۱۰)

## علم دین اور علمائے دین کا مرتبہ و مقام

عَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طَلَبُ الْعِلْمِ فَرِيضَةٌ عَلَى كُلِّ مُسْلِمٍ وَوَاضِعُ الْعِلْمِ عِنْدَ غَيْرِ أَهْلِهِ كَمُقَلِّدِ الْخَنَازِيْرِ الْجَوَاهِرِ وَاللُّؤْلُؤَاتِ

وَالذَّهَبَ (ابن ماجہ، مشکوٰۃ)

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم علیہ الصلوٰۃ  
والسَّلَام نے فرمایا کہ علم کا حاصل کرنا ہر مسلمان مرد و عورت) پر فرض ہے اور نااہل  
کو علم سکھانے والا ایسا ہے جیسے خنزیر یعنی سور کے گلے میں جو اہرات، موتی  
اور سونے کا ہار پہنا دیا ہو۔

(۳۱۱)

## عالم دین کی عظیم و جلیل فضیلت

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ فِيَمَا أَعْلَمُ أَنَّ أَحَدَهُمَا عَابِدٌ وَالْآخَرُ  
عَالِمٌ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
فَضْلُ الْعَالِمِ عَلَى الْعَابِدِ كَفَضْلِي عَلَى أَدْنَاكُمْ ثُمَّ قَالَ  
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللَّهَ وَمَلَائِكَتَهُ  
وَأَهْلَ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ حَتَّى السَّمَلَةَ فِي بَحْرِهَا وَ  
حَتَّى الْحُوتِ لِيُصَلُّونَ عَلَى مُعَلِّمِ النَّاسِ الْحَسْبِ (ترمذی، مشکوٰۃ)  
حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے۔ انھوں نے  
کہا کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے دو آدمیوں کا ذکر کیا گیا۔ ایک ان میں سے  
عابد تھا دوسرا عالم۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ عابد پر عالم  
کی فضیلت ایسی ہے جیسے کہ میری فضیلت تمہارے ادنیٰ آدمی پر۔ پھر آپ  
نے فرمایا۔ اللہ تعالیٰ اور اس کے فرشتے زمین و آسمان کے رہنے والے  
یہاں تک کہ چیونٹیاں اپنے سوراخوں میں اور مچھلیاں (پانی میں) اس شخص  
کے لیے دعائے خیر کرتی ہیں۔ جو لوگوں کو بھلائی کی دعوت دیتا ہے (ترمذی)

جس کے ساتھ اللہ تعالیٰ بھلائی چاہتا ہے اسے دین کی سمجھ

عطا فرماتا ہے

عَنْ مُعَاوِيَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ يُرِدِ اللَّهُ بِهِ خَيْرًا يُفَقِّهْهُ فِي الدِّينِ وَإِنَّمَا أَنَا قَاسِمٌ وَاللَّهُ يُعْطِي (بخاری، مسلم، مشکوٰۃ)

حضرت معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ جس شخص کے ساتھ بھلائی چاہتا ہے تو اسے دین کی سمجھ عطا فرماتا ہے اور خدا دیتا ہے اور میں تقسیم کرنا ہوں۔

عالم ربانی شیطان پر ہزار عابدوں کے زیادہ بھاری

عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاقِيهِ وَوَاحِدٌ أَشَدُّ عَلَى الشَّيْطَانِ مِنْ أَلْفِ عَابِدٍ (ترمذی، مشکوٰۃ)

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے کہا کہ رسول کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا کہ ایک فقیہ یعنی ایک عالم دین شیطان پر ہزار عابدوں سے زیادہ بھاری ہے۔

عالم دین کا ایک ساعت پڑھنا پڑھانا رات بھر کی عبادت بہتر ہے

عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ تَدَارَسُ الْعِلْمُ سَاعَةً مِنَ اللَّيْلِ خَيْرٌ مِنْ

اِحْيَاءِهَا (دارمی، مشکوٰۃ)

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے۔ انہوں نے فرمایا کہ رات میں ایک گھڑی علم دین کا پڑھنا پڑھانا رات بھر کی عبادت سے بہتر ہے۔

(۳۱۵)

علم دین کے طالبوں کے لیے فرشتے پر بچھاتے ہیں  
اور مخلوق الہی اُن کے لیے دعا مغفرت کرتی ہے

عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ سَلَكَ طَرِيقًا يَطْلُبُ فِيهِ عِلْمًا سَلَكَ اللَّهُ بِهِ طَرِيقًا مِّنْ طُرُقِ الْجَنَّةِ وَإِنَّ الْمَلَائِكَةَ لَتَضَعُ أَجْنِحَتَهَا رِضًا لِطَالِبِ الْعِلْمِ وَإِنَّ الْعَالِمَ يَسْتَغْفِرُ لَهُ مَنْ فِي السَّمَوَاتِ وَمَنْ فِي الْأَرْضِ وَالْحَيَّاتَانِ فِي جَوْفِ الْمَاءِ وَإِنَّ فَضْلَ الْعَالِمِ عَلَى الْعَابِدِ كَفَضْلِ الْقَمَرِ لَيْلَةَ الْبَدْرِ عَلَى سَائِرِ الْكَوَاكِبِ وَإِنَّ الْعُلَمَاءَ وَرِثَةُ الْأَنْبِيَاءِ وَإِنَّ الْأَنْبِيَاءَ لَمْ يُورَثُوا دِينًا وَلَا دَرَاهِمًا وَإِنَّمَا وَرَثُوا الْعِلْمَ فَمَنْ أَخَذَهُ أَخَذَ بِحَبْطٍ وَافِرٍ (ترمذی، ابوداؤد مشکوٰۃ)

حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ میں نے رسول کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ جو شخص علم (دین) حاصل کرنے کے لیے سفر کرتا ہے تو خدا تعالیٰ اسے جنت کے راستوں میں سے ایک راستہ پر چلانا ہے اور طالب علم کی رضا حاصل کرے کے لیے فرشتے اپنے پروں کو بچھا دیتے ہیں اور ہر

وہ چیز جو آسمان، زمین میں ہے یہاں تک کہ مچھلیاں پانی کے اندر عالم کے لیے دُعا کرتی ہیں اور عالم کی فضیلت عابد پر ایسی ہے جیسی چودھویں کے چاند کی فضیلت ستاروں پر اور علماً اہلبیار کرام کے وارث و جانشین ہیں۔ انبیاء کرام کا ترکہ دینار و درہم نہیں۔ انھوں نے وراثت میں صرف علم چھوڑا ہے تو جس نے اسے حاصل کیا اس نے پورا حصہ پایا۔

(۳۱۶)

## تین چیزیں معاشرہ کے لیے سم قاتل ہیں عالم دین کی لغزش، جدالِ منافق اور حاکم کے ظالمانہ فیصلے

عَنْ زِيَادِ بْنِ حُدَيْرٍ قَالَ قَالَ لِي عُمَرُ هَلْ تَعْرِفُ مَا يَهْدِيهِ  
 الْإِسْلَامُ قَالَ قُلْتُ لَا قَالَ يَهْدِيهِمْ زَلَّةُ الْعَالِمِ وَجِدَالُ  
 الْمُنَافِقِ بِالْكِتَابِ وَحُكْمُ الْأَثَمَةِ الْمُضِلِّينَ (رواه دارمی)  
 حضرت زیاد بن حدیر بیان کرتے ہیں کہ مجھ سے حضرت عمرؓ نے پوچھا جانتے  
 ہو۔ اسلام کو ڈھانڈینے والی چیزیں کیا ہیں؟ میں نے عرض کیا نہیں۔ فرمایا۔ اول  
 عالم دین کی لغزش دوم منافق کا کتاب اللہ میں بے جا جھگڑا نکالنا، سوم گمراہ  
 حاکموں کے بے جا فیصلے۔ (دارمی)

(۳۱۷)

## چالیس حدیثیں برائے تبلیغ یاد کر نیوالا مستحق جنت ہے

عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ قَالَ سُئِلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
 مَا حَدُّ الْعِلْمِ الَّذِي إِذَا بَلَغَهُ الرَّجُلُ كَانَ فَقِيرًا فَقَالَ



رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ حَفِظَ عَلَيَّ  
 أُمَّتِي أَرْبَعِينَ حَدِيثًا فِي أَمْرِ دِينِهَا بَعَثَهُ اللَّهُ فَفِيهَا  
 وَكُنْتُ لَهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ شَافِعًا وَشَهِيدًا (مشکوٰۃ)

حضرت ابوالدرداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے۔ انھوں نے  
 کہا کہ رسول کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام سے دریافت کیا گیا کہ اس علم کی حد کیا ہے کہ  
 جسے آدمی حاصل کرے تو فقہم یعنی عالم دین ہو جائے گا سرکار اقدس صلی اللہ  
 تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص میری اُمت تک پہنچانے کے لیے دینی  
 امور سے متعلق چالیس حدیثیں یاد کر لے گا۔ اللہ تعالیٰ اسے قیامت کے دن  
 عالم دین کی حیثیت سے اٹھائے گا اور قیامت کے دن اس کی شفاعت کروں  
 گا اور اس کے حق میں گواہ رہوں گا۔

(۳۱۸)

لاہج عالم دین کے دل سے علم دین کے نوار و برکت کو نکال دیتی ہے

عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ قَالَ لِكَعْبٍ مِنْ أَرْبَابِ السَّلَامِ  
 قَالَ الَّذِينَ يَعْمَلُونَ بِمَا يَعْلَمُونَ قَالَ فَمَا أَخْرَجَ الْعِلْمُ  
 مِنْ قُلُوبِ الْعُلَمَاءِ قَالَ الطَّمَعُ

روایت ہے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضرت کعب  
 رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے دریافت فرمایا کہ اہل علم کون ہوگے ہیں؟ انھوں نے جواب دیا  
 کہ جو اپنے علم کے موافق عمل کریں۔ پھر آپ نے پوچھا کہ عالموں کے دلوں سے کون  
 سی چیز علم کے نوار و برکت کو نکال لیتی ہے؟ تو انھوں نے جواب دیا کہ  
 لاہج۔ (دارمی، مشکوٰۃ)

جو شخص دین کا علم دنیا کمانے کی نیت سے حاصل کریگا

وہ جنت کی خوشبو بھی نہ پاسکے گا

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
مَنْ تَعَلَّمَ عِلْمًا مِمَّا يُبْتَغَى بِهِ وَجْهُ اللَّهِ لَا يَتَعَلَّمُ إِلَّا لِيُصِيبَ  
بِهِ عَرَضًا مِّنَ الدُّنْيَا لَمْ يَجِدْ عَرَفَ الْجَنَّةِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ  
يَعْنِي رِيحَهَا۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس نے ایسے علم کو سیکھا جس کے ذریعے خدا تعالیٰ کی خوشنودی طلب کی جاتی ہے مگر اس نے صرف اس لیے سیکھا کہ اس علم سے متاعِ دنیا حاصل کرے تو قیامت کے دن اس کو جنت کی خوشبو بھی نہ ملے گی۔ (ابوداؤد، مشکوٰۃ)

علماءِ حق اور علماءِ سُو

عَنِ الْأَخْوَصِ بْنِ حَكِيمٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى  
اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَلَا إِنَّ شَرَّ الشَّرِّ شَرَّاءُ الْعُلَمَاءِ وَ  
إِنَّ خَيْرَ الْخَيْرِ خَيْرُ الْعُلَمَاءِ

حضرت اخوص بن حکیمؓ اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ آگاہ ہو جاؤ کہ بُروں میں سب سے بدترین علمائے سُو ہیں اور اچھوں میں سب سے بہتر علماءِ حق ہیں۔ (دارمی، مشکوٰۃ)

## بغیر علم کے فتویٰ دینے والے کے لیے وعید

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ أَفْتَى بِنَيْرِ عِلْمٍ كَانَ إِثْمُهُ عَلَى مَنْ أَفْتَاهُ وَمَنْ أَشَارَ عَلَى أَخِيهِ بِأَمْرٍ يَعْلَمُ أَنَّ الرَّشْدَ فِي غَيْرِهِ فَقَدْ خَانَ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ سرکارِ اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جسے بغیر علم کے کوئی فتویٰ دیا گیا تو اس کا گناہ فتویٰ دینے والے پر ہوگا اور جس نے جان بوجھ کر اپنے بھائی کو غلط مشورہ دیا تو اس کے ساتھ خیانت کی۔  
(ابوداؤد، مشکوٰۃ)

## قرآن مجید کی تفسیر اپنی ذاتی رائے سے کرنا اہمتم کو دعوت دینا

عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ قَالَ فِي الْقُرْآنِ بِرَأْيِهِ فَلْيَتَّبِعُوا مَقْعَدَهُ مِنَ النَّارِ وَ فِي رِوَايَةٍ مَنْ قَالَ فِي الْقُرْآنِ بِنَيْرِ عِلْمٍ فَلْيَتَّبِعُوا مَقْعَدَهُ مِنَ النَّارِ (رواه الترمذی)

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جس نے قرآن کی تفسیر اپنی ذاتی رائے سے کی۔ جس نے

بغیر علم کے قرآن کی تفسیر کی تو چاہیے وہ اپنا ٹھکانا جہنم میں بنائے۔

(شکوٰۃ کتاب العلم ص ۲۴)

(۳۲۳)

عَنْ جُنْدُبٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ  
قَالَ فِي الْقُرْآنِ بِرَأْيِهِ فَاصَابَ فَقَدْ أَخْطَأَ (شکوٰۃ ص ۲۵)

حضرت جندب رضی اللہ عنہ کہتے ہیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے  
فرمایا۔ جس نے قرآن میں اپنی رائے سے کچھ کہا (اور اتفاقاً وہ قول صحیح بھی ہوا  
جب بھی اس نے خطا کی۔

(۳۲۲)

## جانتے بوجھتے دینی مسئلہ نہ بتانا گناہِ عظیم ہے

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
مَنْ سَأَلَ عَنْ عِلْمٍ عَلَيْهِ ثُمَّ كَتَمَهُ الْجَمْرَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ  
بِإِجَابَةٍ مِنْ نَارٍ (رواه احمد و ابوداؤد و الترمذی، شکوٰۃ کتاب العلم ص ۲۶)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا  
جس شخص سے کسی دینی مسئلہ کے متعلق سوال کیا گیا۔ جو اس کے علم میں ہے۔ پھر  
اس نے اس کو چھپایا تو قیامت کے دن اس کو آگ کی لگام ڈالی جائے گی۔

(ترمذی)



۶

والدین کی ایستدائی ذمہ داریاں

ماں باپ کا مرتبہ و مقام، اسلامی معاشرت

اور تمدن و تہذیب اور حقوق العبادت

متعلق چند اہم ہدایات

قرآن مجید میں انبیائے کرام کے جس قدر فضائل و کمالات اور معجزات کا ذکر ہے ہمارے مقدس رسول ان سب کے جامع ہیں۔ اس مسئلہ پر امت کا اجماع ہے اور نصوص قطعیہ کا بھی یہی مفاد ہے۔



## والدین کی سب سے پہلی ذمہ داری

عَنْ أَبِي رَافِعٍ قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
أَذَّنَ فِي أُذُنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ حِينَ وَلَدَتْهُ فَاطِمَةُ  
بِالصَّلَاةِ (ترمذی)

حضرت ابو رافع رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو حسن بن علیؑ کے کان میں (نماز والی) اذان دیتے ہوئے دیکھا جب کہ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کے ہاں ان کی ولادت ہوئی۔  
(جامع ترمذی سنن ابی داؤد)

## بچوں کو سب سے پہلے کلمہ طیبہ سکھایا جائے

عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
اِفْتَحُوا عَلَيَّ صِبْيَانِكُمْ أَوَّلَ كَلِمَةٍ يُبَدَأُ بِهَا اللَّهُ  
وَلَقِّنُوهُمْ عِنْدَ الْمَوْتِ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ (رواه البيهقي في شعب الایمان)  
اپنے بچوں کی زبان سے سب سے پہلے "لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ" کہلواؤ۔ اور  
موت کے وقت اسی کلمہ "لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ" کی تلقین کرو۔  
(شعب الایمان للبيهقي)

عَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَكْرَمُوا

أَوْلَادِكُمْ وَأَحْسِنُوا أَدَابَهُمْ (رواہ ابن ماجہ)  
 حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے  
 فرمایا کہ اپنی اولاد کا اکرام کرو، اور ان کو حسن ادب سے آراستہ کرو (سنن ابن ماجہ)

(۳۲۸)

## بچوں کیلئے والدین کی طرف سے بہترین تحفہ حسن ادب

عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْعَاصِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
 مَا نَحَلَ وَالِدٌ وَلَدًا مِنْ نَحْلٍ أَفْضَلَ مِنْ أَدَبٍ حَسَنٍ  
 (رواہ الترمذی)

حضرت سعید بن العاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ  
 علیہ وسلم نے فرمایا کہ کسی باپ نے اپنی اولاد کو حسن ادب اور اچھی سیرت سے  
 بہتر عطیہ نہیں دیا۔ (جامع ترمذی)

(۳۲۹)

## بچوں کا اچھپا نام رکھا جائے

عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
 تَدْعُونَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ بِأَسْمَائِكُمْ وَأَسْمَاءِ آبَائِكُمْ  
 فَأَحْسِنُوا أَسْمَاءَكُمْ (رواہ احمد و ابو داؤد)

حضرت ابو الدرداء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ  
 وسلم نے ارشاد فرمایا کہ قیامت کے دن تم اپنے اور اپنے باپوں کے ناموں کے  
 ساتھ پکارے جاؤ گے۔ لہذا (اپنے بچوں) کے اچھے نام رکھا کرو (مسند احمد ابی داؤد)



(۳۳۰)

عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
حَقُّ الْوَالِدِ عَلَى الْوَالِدِ أَنْ يُحْسِنَ إِسْمَهُ وَيُحْسِنَ آدَبَهُ

(بیہقی)

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ  
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ باپ پر بچے کا یہ بھی حق ہے کہ اس کا اچھا نام رکھے  
اور اس کو اچھا ادب سکھائے۔ (بیہقی)

(۳۳۱)

## بُرے نام کو اچھے نام سے بدل دیا جائے

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ إِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
كَانَ يُعَيِّرُ الْإِسْرَاقِيَّ بِمِمْ -

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام  
بُرے نام کو (اچھے نام سے) بدل دیا کرتے تھے (ترمذی)

(۳۳۲)

عَنْ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ بِنْتًا كَانَتْ لِعُمَرَ يُقَالُ لَهَا عَاصِيَةٌ  
فَسَمَّاهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
جَمِيلَةً (مسلم)

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت فاروق اعظم  
کی ایک صاحب زادی تھیں جن کا نام عاصیہ تھا۔ رسول کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام  
نے ان کا نام بدل کر جمیلہ رکھ دیا۔ (مسلم)

(۳۳۳)

## عقیقہ سنت ہے

عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
عَقَّ عَنِ الْحُسَيْنِ وَالْحُسَيْنِ كَبْشًا كَبْشًا (ابوداؤد)  
حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ  
صلی اللہ علیہ وسلم نے (اپنے نواسوں) حسن اور حسین کے عقیقہ میں ایک ایک  
بیتھ جاذب کیا (ابوداؤد)

(۳۳۴)

عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
عَنِ الْحُسَيْنِ بِشَاةٍ وَقَالَ يَا فَاطِمَةُ إِحْلِقِي رَأْسَهُ وَتَصَدَّقِي  
بِزِنَةِ شَعْرِهِ فِضَّةً (ترمذی)

حضرت علی ابن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی  
علیہ وسلم نے حسن کے عقیقہ میں ایک بکری کی قربانی دی اور آپ نے (سیدہ) فاطمہ  
سے فرمایا کہ ان کا سر منڈھا دو اور بالوں کے وزن بھر چاندی صدقہ کر دو۔ (ترمذی)

(۳۳۵)

## جب بچہ کی عمر سا برس ہو جائے تو اسے نماز پڑھنے کی تلقین کی جائے

عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُرُّوا أَوْلَادَكُمْ بِالصَّلَاةِ وَهُمْ  
أَبْنَاؤُكُمْ سَبْعٍ وَأَضْرِبُوهُمْ عَلَيْهَا وَهُمْ أَبْنَاؤُكُمْ عَشْرِينَ

وَفَرَّقُوا بَيْنَهُمْ فِي الْمَضَاجِعِ (ابوداؤد)

حضرت عمر بن شعیب، وہ اپنے باپ اور وہ اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اپنے بچوں کو نماز پڑھنے کا حکم دو جب وہ سات سال کے ہو جائیں اور جب دس سال کے ہو جائیں نماز میں کوتاہی کرنے پر مارو (یعنی سخت باز پرس کرو) اور ان کے بستر بھی علیحدہ علیحدہ کر دو

(ابوداؤد)

۳۳۶

## سب سے پہلے اپنے اہل و عیال کی ضروریات پوری کرنا شرط عارضی ہے

وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ " دِينَارٌ أَنْفَقْتَهُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ وَ دِينَارٌ أَنْفَقْتَهُ فِي رَقَبَةٍ وَ دِينَارٌ تَصَدَّقْتَهُ بِهِ عَلَى مِسْكِينٍ وَ دِينَارٌ أَنْفَقْتَهُ عَلَى أَهْلِكَ أَعْظَمُهَا أَجْرًا الَّذِي أَنْفَقْتَهُ عَلَى أَهْلِكَ " (رواه مسلم)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ ایک دینار وہ ہے جو تم نے راہِ خدا میں خرچ کیا۔ ایک وہ ہے جسے تم نے غلام آزاد کرنے میں خرچ کیا۔ ایک دینار وہ ہے جو تم نے کسی پر صدقہ کیا اور ایک دینار وہ ہے جو تم نے اپنے اہل و عیال (بیوی بچوں پر) خرچ کیا۔ ان سب سے زیادہ اجر و ثواب والا وہی دینار ہے جو تم نے اپنے اہل و عیال پر خرچ کیا۔ (بخاری و مسلم)



۳۳۷

شوہر کیلئے دین مہر کی داہنگی سب سے زیادہ اہمیت رکھتی ہے

عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَحَقُّ الشُّرُوطِ أَنْ تُوَفَّوْا بِهِ مَا اسْتَحَلَلْتُمْ بِهِ الْفُرُوجَ (بخاری، مسلم)

حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ (نکاح کی) شرطوں میں جس شرط کا پورا کرنا تمہارے لیے سب سے زیادہ اہم ہے وہ وہی شرط ہے جس کے ذریعے تم نے عورتوں کو اپنے لیے حلال کیا ہے (یعنی دین مہر) (بخاری، مسلم)

۳۳۸

دعوتِ ولیمہ سنت ہے

عَنْ أَنَسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَوْلِمُّ وَ لَوْ بِإِشَاءَةٍ (رواہ البخاری و مسلم)

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا کہ ولیمہ کرو اگرچہ ایک ہی بکری کا ہو (بخاری - مسلم)

۳۳۹

دعوتِ قبل کرنا سنت ہے، بغیر بلائے دعوت میں جان بولا چور کی طرح ہے

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ دُعِيَ فَلَمْ يُجِبْ فَقَدْ عَصَى اللَّهَ وَرَسُولَهُ وَ مَنْ

دَخَلَ عَلَى غَيْرِ دَعْوَةٍ دَخَلَ سَارِقًا وَخَرَجَ مُعْتِزًا (ابوداؤد)  
 حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے  
 فرمایا کہ جس شخص کو کھانے کی دعوت دی جائے اور وہ (بے وجہ شرعی) دعوت  
 قبول نہ کرے تو اس نے اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کی نافرمانی کی اور جو بغیر  
 دعوت کے پہنچ جاتے تو وہ چور کی طرح گیا اور ڈاکو بن کر نکلا (ابوداؤد)

(۲۲۰)

## دعوتِ ولیمہ میں غریب اور سفید پوش مسلمانوں کو بھی شریک کیا جائے

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ  
 وَسَلَّمَ شَرُّ الطَّعَامِ الْوَلِيمَةُ يُدْعَى لَهَا الْأَغْنِيَاءُ وَيُتْرَكُ  
 الْفُقَرَاءُ (بخاری و مسلم)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے  
 فرمایا کہ سب سے بُرا کھانا ولیمہ کا وہ کھانا ہے جس کے لیے صرف اللہ لوگ بلائے  
 جائیں اور غریب محتاج لوگوں کو نہ پوچھا جائے (بخاری - مسلم)

(۲۲۱)

## بلا وجہ طلاق دینا گناہ ہے

عَنْ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ابْتَعْضُ  
 الْحَدَلِ إِلَى اللَّهِ الطَّلَاقُ (رواه ابوداؤد، مشکوٰۃ ص ۲۷۵)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ  
 علیہ وسلم نے فرمایا۔ حلال کاموں میں اللہ تعالیٰ کو سب سے ناپسندیدہ کام طلاق ہے  
 (ابوداؤد)

۳۲۲

## لڑکپوں کی اچھی تعلیم و تربیت کرنے والا جنتی ہے

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
مَنْ ابْتُلِيَ مِنْ هَذِهِ الْبَنَاتِ بِشَيْءٍ فَأَحْسَنَ إِلَيْهِنَّ كُنَّ  
لَهُ سِتْرًا مِنَ النَّارِ (رواه البخاری و مسلم)

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جس شخص پر اللہ تعالیٰ کی طرف سے بیٹیوں کی ذمہ داری ڈالی گئی اور اس نے ان کے ساتھ اچھا سلوک کیا تو یہ بیٹیاں اس کے لیے دوزخ سے بچاؤ کا سامان بن جائیں گی۔ (بخاری و مسلم)

۳۲۳

عَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
مَنْ عَالَ ثَلَاثَ بَنَاتٍ أَوْ ثَلَاثَ أَخَوَاتٍ أَوْ أُخْتَيْنِ أَوْ بِنْتَيْنِ  
فَادَّبَهُنَّ وَأَحْسَنَ إِلَيْهِنَّ وَذَوَّبَهُنَّ فَلَهُ الْجَنَّةُ

(رواه ابوداؤد و الترمذی)

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ جس شخص نے تین یا دو بیٹیوں یا بہنوں کا بار اٹھایا اور ان کی اچھی تربیت کی اور ان کے ساتھ اچھا سلوک کیا اور پھر ان کا نکاح بھی کر دیا تو اس کے لیے جنت ہے۔ (ابوداؤد و ترمذی)

## بچوں کو رحمت، شفقت سے پیار کرنے کی اہمیت

أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ وَعِنْدَهُ الْأَقْرَعُ بْنُ حَابِسٍ التَّمِيمِيُّ جَالِسٌ  
فَقَالَ الْأَقْرَعُ ابْنُ حَابِسٍ إِنَّ لِي عَشْرَةَ مِنْ الْوَالِدِ مَا قَبَلْتُ  
مِنْهُمْ أَحَدًا فَنظَرَ إِلَيْهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
ثُمَّ قَالَ مَنْ لَا يَرْحَمُ لَا يُرْحَمُ

(بخاری باب رحمة الولد وتقبيله) ج ۷ ص ۷۷

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے  
حسن بن علی کو پیار کیا۔ اس وقت آپ کے پاس اقرع بن حابس تمیمی بیٹھے ہوئے  
تھے۔ انہوں نے کہا۔ حضور بچوں کو پیار کرتے ہیں۔ میرے دس بچے ہیں۔ میں  
نے ان میں سے کسی کو پیار نہیں کیا۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی طرف نظر  
اٹھائی۔ پھر فرمایا۔ جو رحم نہیں کرتا۔ اس پر رحم نہیں کیا جاتا۔

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ جَاءَ أَعْرَابِيٌّ إِلَى النَّبِيِّ فَقَالَ تَقْبَلُونَ  
الصَّبِيَّانَ فَمَا نُقْبِلُهُمْ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَوْ  
أَمْلِكُ لَكَ إِذَا نَزَعَ اللَّهُ مِنْ قَلْبِكَ الرَّحْمَةَ (بخاری)

ام المؤمنین حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ ایک اعرابی حضور  
کی خدمت میں حاضر ہوا۔ اس نے کہا۔ آپ بچوں کو پیار کرتے ہیں اور ہم بچوں کو  
پیار نہیں کرتے۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ میں کیا کر سکتا ہوں۔ اگر اللہ تعالیٰ  
نے تیرے دل سے رحم و شفقت کو نکال لیا ہے۔

(۳۳۶)

اپنے بچوں کے ساتھ محبت و شفقت کا برتاؤ

کرنا اور انھیں پیار کرنا سنت ہے

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ جَاءَ أَعْرَابِيٌّ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ تُقْبَلُونَ الصَّبِيَّانَ فَمَا نَقَبْتَهُمْ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَوْ أَمْلِكُ لَكَ إِذَا نَزَعَ اللَّهُ مِنْ قَلْبِكَ الرَّحْمَةَ

ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے۔ ایک اعرابی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آیا اور آپ سے کہا کہ آپ بچوں کو چومتے ہیں لیکن ہم لوگ نہیں چومتے۔ ارشاد ہوا کہ خدا نے جب تمہارے دل سے رحم کو نکال لیا تو میرا کیا زور ہے۔ (بخاری کتاب الادب)

(۳۳۷)

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ أَبْصَرَ الْأَفْرَعُ ابْنَ حَابِسٍ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يُقْبَلُ الْحَسَنَ وَقَالَ ابْنُ أَبِي عُمَرَ الْحَسَنَ وَالْحُسَيْنَ فَقَالَ إِنَّ لِي مِنْ الْوَالِدِ عَشْرَةَ مَّا قَبَلْتُ أَحَدًا مِنْهُمْ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّهُ مَنْ لَا يَرْحَمُ لَا يَرْحَمُ إِنَّهُ مَنْ لَا يَرْحَمُ لَا يَرْحَمُ (ترمذی باب ماجاء فی رحمۃ الولد، ج ۲ ص ۱۳)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ افرع بن حابس نے دیکھا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو پیار کر رہے ہیں۔ اس پر افرع نے کہا کہ میرے دس بچے ہیں۔ میں نے ان میں سے کسی کا بوسہ نہیں لیا، آپ نے ان کی طرف دیکھ



کر فرمایا کہ جو شخص رحم نہیں کرتا، اس پر رحم نہیں کیا جاسکتا۔ (ترمذی)

(۳۳۸)

## نیک بیوی اور اس کا مرتبہ

عَنْ آسٍ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَرْأَةُ إِذَا صَلَّتْ خَمْسَهَا وَصَامَتْ شَهْرَهَا وَأَحْصَتْ فَرْجَهَا وَأَطَاعَتْ بَعْلَهَا فَلْتَدْخُلَ مِنْ آيَةِ أَبْوَابِ الْجَنَّةِ شَاءَتْ

(رواه ابو نعیم فی الحلیۃ)

حضرت آس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ عورت جب پانچوں وقت کی نماز پڑھے اور ماہِ رمضان کے روزے رکھے اور اپنی عصمت کی حفاظت کرے اور شوہر کی فرماں بردار رہے تو پھر وہ جنت کے جس دروازے سے چاہے جنت میں داخل ہو۔ (حلیۃ ابو نعیم)

(۳۳۹)

## میاں بیوی کی معاشرت سے متعلق حضور کا ارشاد

عَنْ حَكِيمِ بْنِ مُعَاوِيَةَ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ رَجُلًا سَأَلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا حَقُّ الْمَرْءَةِ عَلَى الزَّوْجِ قَالَ أَنْ يَطْعِمَهَا إِذَا أَطْعَمَ وَأَنْ يَكْسُوَهَا إِذَا كَتَسَى وَلَا يَضْرِبَ الْوَجْهَ وَلَا يَقْبَحَ وَلَا يَهْجُرَ إِلَّا فِي الْبَيْتِ

(ابن ماجہ کتاب النکاح، ص ۱۳۴)

حضرت حکیم بن معاویہ اپنے والد سے راوی ہیں کہ ایک شخص نے نبی علیہ السلام سے سوال کیا۔ بیوی کا حق شوہر پر کیا ہے۔ فرمایا۔ جب خود کھائے تو اس کو کھائے جب خود پہنے تو اس کو پہنائے۔ نہ اس کے منہ پر تھپڑ مارے، نہ اس کو برا بھلا کہے اور نہ گھر کے علاوہ اس کی سزا کے لیے اس کو علیحدہ کرے۔ (ابن ماجہ کتاب النکاح)

عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ خَيْرُكُمْ خَيْرٌكُمْ لِأَهْلِهِ

(ابن ماجہ ص ۱۲۳)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی علیہ السلام نے فرمایا۔ تم میں سب سے بہتر وہ ہے جو اپنی بیوی کے لیے سب سے بہتر ہے (یعنی بیوی سے اچھا سلوک کرنے والا) (ابن ماجہ)

۳۵۰

**بہتر بن مسلمان وہ ہے جس کا اخلاق اچھا ہو اور**

**اپنی بیوی کیساتھ اسکا رویہ لطف و محبت کا ہو**

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ مِنْ أَكْمَلِ الْمُؤْمِنِينَ إِيْمَانًا أَحْسَنُهُمْ خُلُقًا وَالْأَطْفَهُمْ بِأَهْلِهِ

(رواہ الترمذی)

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مسلمانوں میں اس کا ایمان زیادہ کامل ہے جس کا اخلاق اچھا ہو اور بیوی کے ساتھ اس کا برتاؤ لطف و محبت کا ہو۔ (ترمذی)



عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
 أَكْمَلُ الْمُؤْمِنِينَ إِيمَانًا أَحْسَنُهُمْ خُلُقًا وَخَيْرُكُمْ  
 خَيْرُكُمْ لِنِسَائِهِمْ (رواه الترمذی)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم  
 نے فرمایا۔ کامل الایمان وہ مسلمان ہیں جن کے اخلاق بہتر ہیں۔ تم میں اچھے اور  
 خیر کے زیادہ حامل وہ ہیں جو اپنی بیویوں کے حق میں زیادہ اچھے ہیں۔ (ترمذی)

۳۵۱

### اللہ کی رضا والدین کی رضا مندی میں ہے

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
 وَسَلَّمَ رِضَى الرَّبِّ فِي رِضَى الْوَالِدِ وَسَخَطُ الرَّبِّ  
 فِي سَخَطِ الْوَالِدِ (رواه الترمذی)

حضرت عبد اللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ  
 صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ کی رضا والد کی رضا مندی میں ہے۔ (جب تک  
 وہ خلاف شرع بات کا حکم نہ دیں) اور اللہ کی ناراضی والد کی ناراضی میں ہے۔  
 (ترمذی)

۳۵۲

### حُسنِ سلوک کی سب سے زیادہ حمت دار ماں ہے

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ مِنْ أَحَقِّ بِحُسْنِ  
 صَحَابَتِي قَالَ أُمَّكَ ثُمَّ أُمَّكَ ثُمَّ أُمَّكَ ثُمَّ أُمَّكَ ثُمَّ

اَدْنَاكَ فَادْنَاكَ (رواہ البخاری و مسلم)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا کہ۔ مجھ پر حسن سلوک کا سب سے زیادہ حق کس کا ہے؟ آپ نے فرمایا کہ تمہاری ماں، تمہاری ماں، تمہاری ماں، اس کے بعد تمہارے باپ کا حق ہے۔ اس کے بعد جو تمہارے قریبی رشتہ دار ہوں، پھر جو ان کے بعد قریبی رشتہ دار ہوں (بخاری و مسلم)

(۳۵۳)

## اپنی والدہ کے قدم چومنا جنت کی چوکت کی طرح ہے

قَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ مَنْ قَبَّلَ رِجْلَ أُمِّهِ فَكَانَتْهَا قَبْلَ عَتَبَةِ الْجَنَّةِ (در مختار کتاب المحضروالاباحۃ) ج ۵ ص ۲۵۹

صَلِّ لِمَا رَوَى أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُقَبِّلُ رَأْسَ فَاطِمَةَ وَيَقُولُ أَجِدُ مِنْهَا رِيحَ الْجَنَّةِ — وَقَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ مَنْ قَبَّلَ رِجْلَ أُمِّهِ الْخ ۴۶۹ ج ۷ (فتح القدير)

حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جس نے اپنی والدہ کے قدم چومے وہ ایسے ہے جیسے اس نے جنت کی چوکت کو چوما۔

(۳۵۴)

## محبت و عقیدت سے والدین کو دیکھنے والوں کو حج مقبول

کا ثواب ملتا ہے

عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا

مِنْ وَلَدٍ بَارٍ يَنْظُرُ إِلَى وَالِدَيْهِ نَظْرَةَ رَحْمَةٍ إِلَّا كَتَبَ  
 اللَّهُ لَهُ بِكُلِّ نَظْرَةٍ حَبَّةً مَبْرُورَةً قَالُوا وَإِنْ  
 نَظَرَ كُلَّ يَوْمٍ مِائَةً قَالَ نَعَمْ اللَّهُ أَكْبَرُ وَأَطْيَبُ  
 (شعب الایمان، البیهقی)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ  
 علیہ وسلم نے فرمایا۔ جب کوئی نیک فرزند اپنے والدین کو محبت بھری نگاہ سے  
 دیکھتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کو ہر نگاہ کے بدلے حج مبرور کا ثواب عطا فرماتا  
 ہے۔ لوگوں نے عرض کی۔ اگرچہ دن میں سو بار اپنے والدین کو دیکھے۔ فرمایا۔  
 (اللہ اکبر۔ اللہ اطیب) وہ بہت بڑا ہے بڑا پاک ہے۔ (یعنی تمہارے  
 اندازے اور گمان سے بھی بڑا اور پاک ہے۔ وہ سو مرتبہ دیکھنے والے کو ایک  
 سو عدد حج مقبول کا ہی ثواب عطا فرمائے گا۔) (زیہقی)

(۳۵۵)

## والدین کی خدمت اور راحتِ رسانی بھی جہاد ہے

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
 وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أُجَاهِدُ قَالَ أَلَا أَبْوَابٌ؟ قَالَ  
 نَعَمْ قَالَ فَفِيهِمَا فُجَاهِدُ (رواه ابو داؤد)

حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک  
 شخص رسول اللہ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا کہ میں جہاد جانا چاہتا ہوں  
 آپ نے پوچھا۔ کیا تمہارے ماں باپ ہیں؟ عرض کی ہیں۔ حضور نے فرمایا  
 تو پھر ان میں جہاد کر (یعنی والدین کی خدمت میں۔ تو ان کی خدمت کرنا بھی  
 جہاد فی سبیل اللہ ہی ہے) (ابوداؤد)

**بوڑھے والدین کی خدمت میں کوتاہی کرنا اور رحمت الہی سے محروم ہے**

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
رَغِمَ أَنْفُهُ، رَغِمَ أَنْفُهُ قِيلَ مَنْ يَا رَسُولَ اللَّهِ؟  
قَالَ مَنْ أَدْرَكَ وَالِدَيْهِ عِنْدَ الْكِبَرِ أَوْ أَحَدَهُمَا  
ثُمَّ لَمْ يَدْخُلِ الْجَنَّةَ (رواه مسلم)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ  
وسلم نے فرمایا۔ وہ شخص ذلیل ہو۔ وہ شخص خوار ہو۔ عرض کیا گیا یا رسول اللہ کون؟  
فرمایا۔ وہ بد نصیب جو ماں باپ کو یا دونوں میں سے کسی ایک ہی کو بڑھاپے کی  
حالت میں پائے، پھر (ان کی خدمت کر کے) جنت حاصل نہ کر لے۔ (صحیح مسلم)

**ماں و خالہ کی خدمت بھگنا ہوں کی مغفرت کا سبب بنتی ہے**

عَنْ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَجُلًا آتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَارَسُولَ  
اللَّهِ إِنِّي أَصَبْتُ ذَنْبًا عَظِيمًا فَهَلْ لِي مِنْ تَوْبَةٍ قَالَ هَلْ  
لَكَ مِنْ أُبٍ قَالَ لَا قَالَ هَلْ لَكَ مِنْ خَالَةٍ قَالَ نَعَمْ قَالَ  
فَبَرِّهَا (ترمذی باب ما جاء في بر الخالة) ص ۱۲

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ ایک شخص نے عرض کی کہ  
یا رسول اللہ! میں نے ایک بہت بڑا گناہ کیا ہے، کیا میرے لیے کوئی توبہ ہے؟  
فرمایا۔ کیا تیری ماں زندہ ہے؟ جواب دیا۔

نہیں۔ حیافت فرمایا کیا خالہ ہے؟ گذارش کی ہے، فرمایا تو اس کے ساتھ نیکی کر۔  
(بخاری ج ۲ کتاب الادب)

۲۵۸

## والدین کی وفات کے بعد بھی ان کے حقوق ادا کیے جائیں

عَنْ ابْنِ أَسِيدٍ السَّاعِدِيِّ قَالَ بَيْنَمَا نَحْنُ عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذْ جَاءَهُ رَجُلٌ مِنْ بَنِي سَلَمَةَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ هَلْ بَقِيَ مِنْ ابْنِ أَبِي شَيْبَةَ ابْرَاهِيمَا مِنْ بَعْدِ مَوْتِهِمَا؟ قَالَ نَعَمْ الصَّلَاةُ عَلَيْهِمَا وَالِاسْتِغْفَارُ لَهُمَا وَإِنْفَاذُ عَهْدِهِمَا وَصِلَةُ الرَّحِمِ الَّتِي لَا تُوَصَّلُ إِلَّا بِهِمَا وَإِكْرَامُ صَدِيقَيْهِمَا

(رواہ ابوداؤد وابن ماجہ)

حضرت ابواسید ساعدی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر تھے۔ بنی سلمہ کے ایک شخص آئے اور عرض کی۔ یا رسول اللہ! کیا میرے ماں باپ کے مجھ پر کچھ ایسے حق ہیں جو مجھے ادا کرنا چاہتیں؟ آپ نے فرمایا۔ "ہاں! ان کے لیے خیر و رحمت کی دعا کرتے رہنا، اللہ سے ان کی بخشش مانگنا، ان کا اگر کوئی عہد یا معاہدہ کسی سے ہو تو اس کو پورا کرنا، ان کے تعلق سے جو رشتے ہوں ان کا لحاظ رکھنا اور ان کا حق ادا کرنا اور ان کے دوستوں کا احترام کرنا (ابوداؤد ابن ماجہ)



۳۵۹

## والدین کے انتقال کے بعد ان سے حسن سلوک کا طریقہ

عَنْ ابْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ  
مَنْ أَبْرَأَ الْبِرِّ صِلَةَ الرَّجُلِ أَهْلَهُ وَدَّابِيَهُ بَعْدَ أَنْ يُؤْتَى

(رواه مسلم)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ باپ کی خدمت اور حسن سلوک کا طریقہ یہ ہے کہ ان کے انتقال کے بعد ان کے دوستوں کے ساتھ عزت و احترام (تعلق رکھا جائے۔ صحیح مسلم)

۳۶۰

## یہ بات اخلاق اسلامی کے خوف لائے کہ آدمی خود تو

### پیٹ بھر کر کھائے اور اس کا پڑوسی ٹھوکا ہو

عَنْ النَّسِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا  
أَمَّنَ لِحِثٍ مِنْ بَابَاتِ شَبْعَانَ وَجَارُهُ جَائِعٌ إِلَى جَنْبِهِ  
وَهُوَ يَعْلَمُ بِهِ (رواه البزار والطبرانی في الكبير)

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ وہ آدمی (صحیح معنوں میں) مجھ پر ایمان نہیں لایا جو اپنا پیٹ بھر کے — سو جائے اور اس کا پڑوسی ٹھوکا ہو اور اُسے پڑوسی کے بھوکے ہونے کی خبر ہو (طبرانی)



۳۶۱

## ایک مسلمان کے دوسرے مسلمان پر پانچ حق

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
حَقُّ الْمُسْلِمِ عَلَى الْمُسْلِمِ خَمْسٌ رَدُّ السَّلَامِ وَعِيَادَةُ الْمَرِيضِ وَ  
اتِّبَاعُ الْجَنَائِزِ وَإِجَابَةُ الدَّعْوَةِ وَتَشْمِيتُ الْعَاطِسِ

(رواہ البخاری و مسلم)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ ایک مسلم کے دوسرے مسلم پر پانچ حق ہیں۔ سلام کا جواب دینا، بیمار کی عیادت کرنا، جنازے کے ساتھ جانا، دعوت قبول کرنا اور چھینک آنے پر "یرحمک اللہ" کہہ کر اس کے لیے دعائے رحمت کرنا۔

(صحیح بخاری و صحیح مسلم)

۳۶۲

## رشتہ داروں کے ساتھ نیک سلوک کرنے کی اہمیت

عَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ  
أَحَبَّ أَنْ يُبْسَطَ لَهُ فِي رِزْقِهِ وَيُسْأَلَهُ فِي نَشْرِهِ  
فَلْيَصِلْ رَجْمَهُ

(رواہ البخاری و مسلم)

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو کوئی چاہے کہ اس کے رزق میں فراخی اور کشادگی ہو اور دنیا میں اس کے آثارِ قدم تا دیر رہیں تو وہ رشتہ داروں کے ساتھ صلہ رحمی (نیک

سلوک کرے (بخاری و مسلم)

(۳۶۳)

## قرابتداروں کے ساتھ بُرا سلوک کرنے والے کیلئے وعیدِ شدید

عَنْ جَبْرِ بْنِ مُطْعِمٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ قَاطِعٌ (رواه البخاری و مسلم)

حضرت جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ قطع رحمی کرنے والا (یعنی قرابت داروں کے ساتھ بُرا سلوک کرنے والا) جنت میں نہ جاسکے گا۔ (بخاری و مسلم)

(۳۶۴)

## محتاجوں، بیماروں اور مصیبت زدوں کی امداد و اعانت

### باعثِ اجر و ثواب ہے

عَنْ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ  
الْمُسْلِمُ أَخُو الْمُسْلِمِ لَا يَظْلِمُهُ وَلَا يُسْلِمُهُ وَمَنْ كَانَ  
فِي حَاجَةٍ لِأَخِيهِ كَانَ اللَّهُ فِي حَاجَتِهِ وَمَنْ فَرَّجَ عَنْ  
مُسْلِمٍ كُرْبَةً فَرَّجَ اللَّهُ عَنْهُ كُرْبَةً مِّنْ كُرْبَاتِ  
يَوْمِ الْقِيَامَةِ وَمَنْ سَتَرَ مُسْلِمًا سَتَرَهُ اللَّهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ  
(رواه البخاری و مسلم)

حضرت عبد اللہ ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ ہر مسلمان دوسرے مسلمان کا بھائی ہے۔ نہ تو خود اس پر ظلم کرے نہ دوسروں کا مظلوم بننے کے لیے اس کو بے یار و مددگار چھوڑے اور

جو کوئی اپنے بھائی کی حاجت پوری کرے گا۔ اللہ تعالیٰ اس کی حاجت روائی کرے گا۔ اور جو کسی مسلمان کی تکلیف اور مصیبت کو دور کرے گا۔ اللہ تعالیٰ قیامت کے دن کی مصیبتوں میں سے اس کی مصیبت کو دور کرے گا اور جو کسی مسلمان کی پردہ داری کرے گا۔ اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس کی پردہ داری فرمائے گا۔  
(بخاری و مسلم)

۳۶۵

**بہترین گھروہے تمہیں کسی یتیم کے سر پر دستِ شفقت کھا جائے**

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَيْرُ بَيْتٍ فِي الْمُسْلِمِينَ بَيْتٌ فِيهِ يَتِيمٌ يُحْسَنُ إِلَيْهِ وَشَرُّ بَيْتٍ فِي الْمُسْلِمِينَ بَيْتٌ فِيهِ يَتِيمٌ يُسَاءُ إِلَيْهِ

(رواہ ابن ماجہ)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ مسلمانوں کے گھرانوں میں بہترین وہ گھرانہ ہے جس میں کوئی یتیم ہو اور اس کے ساتھ اچھا سلوک کیا جاتا ہو اور مسلمانوں کے گھروں میں بدترین گھروہے جس میں کوئی یتیم ہو اور اس کے ساتھ بُرا سلوک کیا جائے (ابن ماجہ)

۳۶۶

**یتیموں اور بیویوں کی سرپرستی بھی جہادِ نبوی سبیل اللہ ہے**

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ السَّاعِي عَلَى الْأَرْمَلَةِ وَالْيَتِيمِ كَالْمُجَاهِدِ فِي

سَبِّحِ اللّٰهَ

(رواہ البخاری و مسلم)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ کسی بیوہ عورت یا کسی مسکین کی حاجت پوری کرنے والا راہِ خدا میں جہاد کرنے والے بندے کے مثل ہے۔

(۳۶۷)

## یتیم کی کفالت و پرورش کرنا الے کیلئے جنت کی بشارت

عَنْ أَبِي أُقَامَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
مَنْ مَسَحَ رَأْسَ يَتِيمٍ لَمْ يَمْسَحْهُ إِلَّا اللَّهُ كَانَ لَهُ بِكُلِّ شَعْرَةٍ  
يَمُرُّ عَلَيْهَا يَدٌ حَسَنَاتٌ وَمَنْ أَحْسَنَ إِلَى يَتِيمَةٍ أَوْ يَتِيمٍ عِنْدَهُ  
كُنْتُ أَنَا وَهُوَ فِي الْجَنَّةِ كَهَاتَيْنِ وَقَرْنِ بَيْنَ اصْبَعَيْهِ

(رواہ احمد و الترمذی)

حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس شخص نے کسی یتیم کے سر پر صرف رضائے الہی کے لیے ہاتھ پھیرا تو سر کے جتنے بالوں پر اس کا ہاتھ پھیرا تو ہر بال کے عوض اس کے نامہ اعمال میں نیکیاں ہوں گی اور جس نے اپنے پاس رہنے والی کسی یتیم بچی یا یتیم بچے کے ساتھ بہتر سلوک کیا تو میں اور وہ آدمی جنت میں ان دو انگلیوں کی طرح قریب قریب ہوں گے اور آپ نے اپنی دو انگلیوں کو بلا کر بتایا۔ (مسند احمد ترمذی)



(۳۶۸)

## پڑوسی اور اس کے حقوق کی اہمیت

عَنْ عَائِشَةَ وَابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ  
مَا زَالَ جِبْرِئِيلُ يُؤْصِيَنِي بِالْجَارِ حَتَّى ظَنَنْتُ أَنِّي  
سَيُورِّثُنِي (رواه البخاری و مسلم)

حضرت عائشہ صدیقہ اور حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے  
کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جبریل امین پڑوسی کے بارے میں  
(نیک سلوک) کی وصیت کرتے رہے۔ حتیٰ کہ میں خیال کرنے لگا کہ وہ اس  
کو وارث قرار دیں گے۔ (بخاری و مسلم)

(۳۶۹)

عَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَدْخُلُ  
الْجَنَّةَ مَنْ لَا يَأْتِيَنَّ مِنْ جَارِهِ بَوَائِقَهُ (رواه مسلم)

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ  
وسلم نے ارشاد فرمایا۔ "وہ آدمی جنت میں داخل نہ ہو سکے گا جس کی شرارتوں اور  
ایذا رسانیوں سے اس کے پڑوسی محفوظ نہ ہوں (مسلم)

(۳۷۰)

ایمان کا تقاضا یہ بھی ہے کہ ہمسایہ کے ساتھ نیک

سلوک، مہمان کا اکرام اور اچھی بات کہی جائے

إِنَّ أَبَا شَرِيحٍ الْعَدَوِيَّ قَالَ سَمِعْتُ أُذُنَايَ وَابْصَرْتُ

عَيْنَا حِينَ تَكَلَّمْنَا النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ  
 مَنْ يُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ فَلْيُكْرِمْ جَارَهُ وَمَنْ  
 كَانَ يُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ فَلْيُكْرِمْ ضَيْفَهُ وَمَنْ كَانَ يُؤْمِنُ  
 بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ فَلْيُقَلِّ خَيْرًا أَوْ لِيَصُصْتُ (رواه البخاری و مسلم)

حضرت ابو شریح عدوی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے اپنے  
 کانوں سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ ارشاد سنا اور جس وقت آپ یہ فرما  
 رہے تھے۔ اس وقت میری آنکھیں آپ کو دیکھ رہی تھیں۔ آپ نے ارشاد  
 فرمایا۔ "جو شخص اللہ اور یومِ آخرت پر ایمان رکھتا ہو۔ اس کے لیے لازم ہے  
 کہ اپنے پڑوسی کے ساتھ اکرام کا معاملہ کرے اور جو اللہ پر اور یومِ آخرت پر  
 ایمان رکھتا ہو اسے لازم ہے کہ اپنے مہمان کا اکرام کرے اور جو اللہ پر اور یومِ  
 آخرت پر ایمان رکھتا ہو اسے لازم ہے کہ اچھی بات بولے یا پھر چپ رہے۔  
 (بخاری و مسلم)

(۳۷۱)

## اسلامی معاشرت میں سلام کی اہمیت

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى  
 اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ آتَى الْإِسْلَامَ حَنِيزًا؛ قَالَ تَطْعِمُ  
 الطَّعَامَ وَتُقْرِئُ السَّلَامَ عَلَى مَنْ عَرَفْتَ وَمَنْ لَمْ تَعْرِفْ

(بخاری و مسلم)

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص نے  
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا۔ اسلام میں کونسا عمل اچھا ہے؟ فرمایا  
 (ایک یہ) کہ اللہ کے بندوں کو کھانا کھلاؤ اور (دوسرے) جس مسلمان کو جانتے

ہو اس کو بھی اور جس کو نہیں جانتے اس کو بھی سلام کرو۔ (بخاری و مسلم)

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَعْبُدُوا الرَّحْمَنَ وَأَطِعُوا الطَّعَامَ وَأَفْشُوا السَّلَامَ تَدْخُلُوا الْجَنَّةَ بِسَلَامٍ (رواه الترمذی)

حضرت عبد اللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ لوگو! رحمن کی عبادت کرو اور اللہ کے بندوں کو کھانا کھلاؤ اور سلام کو پھیلاؤ، تم جنت میں پہنچ جاؤ گے سلامتی کے ساتھ۔ (ترمذی)

(۳۶۲)

### سلام کرنا باعث خیر و برکت ہے

عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ أَنَّ رَجُلًا جَاءَ الْحَبَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ السَّلَامُ عَلَيْكُمْ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَشْرًا ثُمَّ جَاءَ آخَرَ فَقَالَ السَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللَّهِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَشْرُونَ ثُمَّ جَاءَ آخَرَ فَقَالَ السَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللَّهِ وَبَرَكَاتُهُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلَاثُونَ

(ترمذی باب ذکر فی فضل السلام) ص ۹۸

حضرت عمران بن حصین کہتے ہیں۔ ایک بار ایک شخص نبی علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوا اور کہا "السَّلَامُ عَلَيْكُمْ" آپ نے فرمایا۔ اس کو دس نیکیاں ملیں دوسرا آدمی آیا تو کہا۔ "السَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللَّهِ"۔ آپ نے فرمایا۔

اس کو بیس نیکیاں ملیں۔ تیسرا آدمی آیا اور اس نے کہا "السَّلَامُ عَلَيْكُمْ  
وَرَحْمَةُ اللَّهِ وَبَرَكَاتُهُ"۔ آپ نے فرمایا: "اس کو تیس نیکیاں ملیں۔"  
ترمذی کتاب الاستیذان

(۳۶۳)

## گھر میں جاؤ تو بیوی بچوں کو بھی سلام کرو،

عَنْ أَنَسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَا بُنَيَّ  
إِذَا دَخَلْتَ عَلَى أَهْلِكَ فَسَلِّمْ يَكُونُ بَرَكَتًا عَلَيْكَ وَ  
عَلَى أَهْلِ بَيْتِكَ (رواه الترمذی)

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ  
وسلم نے فرمایا۔ بیٹا! جب تم اپنے گھر والوں کے پاس جاؤ تو سلام کرو، یہ  
تمہارے لیے بھی باعث برکت ہوگا اور تمہارے گھر والوں کے لیے بھی۔  
(جامع ترمذی)

(۳۶۴)

عَنْ قَتَادَةَ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا  
دَخَلْتُمْ بَيْتًا فَسَلِّمُوا عَلَى أَهْلِهِ وَإِذَا خَرَجْتُمْ فَأَوْدِعُوا  
أَفْئِدَتَكُمْ بِسَلَامٍ (رواه البيهقي في شعب الإيمان)

حضرت قتادہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔  
جب تم کسی گھر میں جاؤ تو گھر والوں کو سلام کرو اور پھر جب گھر سے لگتے  
وداعی سلام کر کے نکلو  
(شعب الإيمان للبيهقي)



عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا نَهَى  
أَحَدُكُمْ إِلَى مَجْلِسٍ فَلْيُسَلِّمْ فَإِنْ بَدَأَهُ أَنْ يَجْلِسَ  
فَلْيَجْلِسْ ثُمَّ إِذَا قَامَ فَلْيُسَلِّمْ (ترمذی)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں  
کہ حضور نبی کریم علیہ السلام نے فرمایا۔ جب تم میں سے کوئی کسی مجلس میں پہنچے تو چاہئے  
کہ اہل مجلس کو سلام کرے، پھر بیٹھنا مناسب سمجھے تو بیٹھ جائے۔ جب جانے  
لگے تو پھر سلام کرے (ترمذی)

(۳۴۵)

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
الصَّغِيرُ عَلَى الْكَبِيرِ وَالْمَاءُ عَلَى الْقَاعِدِ، وَالْقَلِيلُ عَلَى الْكَثِيرِ  
(بخاری)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ  
وسلم نے ہدایت فرمائی کہ چھوٹا بڑے کو سلام اور راستہ سے گزرنے والا اور چلنے والا  
بیٹھے ہوؤں کو سلام کیا کرے اور ٹھوڑے زیادہ آدمیوں کی جماعت کو سلام کریں۔  
(بخاری)

(۳۴۶)

## سلام کا اتم مصافحہ ہے

عَنْ ابْنِ مَسْعُودٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مِنْ تَمَامِ  
التَّحِيَّةِ الْأَخْذُ بِالْيَدِ (ترمذی و ابوداؤد)

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ سلام کا اتمام مصافحہ ہے (ترمذی و ابوداؤد)

۳۴۴

کھانے سے قبل بسم اللہ پڑھی جائے اور بسم اللہ پڑھنا بھول جائے تو یوں کہے بسم اللہ اولہ و آخرہ

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا آكَلَ أَحَدُكُمْ فَلْيَذْكُرْ اسْمَ اللَّهِ فَإِنَّ لِسِيَّ أَنْ يَذْكُرَ اللَّهَ فِي أَوَّلِهِ فَلْيَقُلْ بِسْمِ اللَّهِ أَوَّلَهُ وَآخِرَهُ  
(رواه ابوداؤد و الترمذی)

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جب تم میں سے کوئی کھانا کھانے کا ارادہ کرے تو چاہیے کہ اللہ کا نام لے (یعنی بسم اللہ پڑھے) اور شروع میں بسم اللہ پڑھنا بھول جائے تو بعد میں کہہ دے۔ بسم اللہ اولہ و آخرہ

۳۴۵

سیدھے ہاتھ سے کھاؤ پیو

عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا آكَلَ أَحَدُكُمْ فَلْيَأْكُلْ بِيَمِينِهِ وَإِذَا شَرِبَ فَلْيَشْرَبْ بِيَمِينِهِ  
(رواه مسلم)

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جب تم میں سے کوئی کچھ کھائے تو داہنے ہاتھ سے کھائے اور جب کچھ پیئے تو داہنے ہاتھ سے پیئے۔ (صحیح مسلم)

۳۷۹

## بِسْمِ اللّٰهِ پڑھ کر داہنے ہاتھ سے اور اپنے سامنے سے کھاؤ

عَنْ عُمَرَ بْنِ أَبِي سَلَمَةَ قَالَ كُنْتُ غُلَامًا فِي حِجْرِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَانَتْ يَدِي تَطِيئُ فِي الصَّحْفَةِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَقِرَ اللَّهُ وَكُلْ بِيَمِينِكَ وَكُلْ مِمَّا يَلِيكَ (رواه البخاری و مسلم)

حضرت عمر بن ابی سلمہ سے روایت ہے کہ میں (بچپن میں) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی آغوشِ شفقت میں پرورش پا رہا تھا تو (کھانے کے وقت) میرا ہاتھ پلیٹ میں ہر طرف چلتا تھا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے نصیحت فرمائی کہ (کھانے سے پہلے) بسم اللہ پڑھا کرو اور اپنے داہنے ہاتھ سے اور اپنے سامنے ہی سے کھایا کرو (صحیح بخاری و صحیح مسلم)

۳۸۰

## کھانے پینے میں دایاں ہاتھ استعمال کیا جائے

وَعَنْ حَفْصَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَجْعَلُ يَمِينَهُ لِحَطَامِهِ وَشَرَابِهِ وَتِيَابِهِ ، وَيَجْعَلُ يَسَارَهُ لِمَا سِوَى ذَلِكَ (رواه ابو داؤد)

حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنا دایاں ہاتھ کھانے پینے، کپڑوں کے پہننے کے لیے استعمال فرماتے اور بائیں ہاتھ دیگر کاموں کے لیے۔ (ابوداؤد)

(۳۸۱)

## ہر کام کا آغاز داہنی جانب سے کرنا مستحب ہے

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُعْجِبُهُ الْتَيْمُنُ فِي تَغَسُّلِهِ وَتَوَجُّلِهِ وَطَهْوَرِهِ وَفِي شَأْنِهِ كُلِّهِ (بخاری)

ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جوئی پہننے، کنگھی کرنے، طہارت کرنے غرضکہ تمام کاموں میں داہنی جانب سے ابتدا کرنے کو پسند فرماتے تھے۔

(۳۸۲)

## پانی تین گھونٹ ہیں بسم اللہ پڑھ کر پیو اور پھر

### الْحَمْدُ لِلَّهِ كَبُورٌ

وَعَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَشْرَبُوا وَاحِدًا كَشْرَبِ الْبَعِيرِ وَلَكِنْ اشْرَبُوا مَثْنَى وَثَلَاثَ، وَسَمُّوْا إِذَا أَنْتُمْ شَرِبْتُمْ، وَاحِمَةً وَإِذَا أَنْتُمْ رَفَعْتُمْ (رواه الترمذی)

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ ایک ہی بار یعنی ایک ہی سانس میں اونٹ کی طرح نہ پیو

ابتدہ دو، تین بار سانس لے کر پیو اور پانی پیتے وقت بسم اللہ پڑھو اور جب فارغ ہو جاؤ تو الحمد للہ کہو (ترمذی)

(۳۸۳)

## ایک آدمی کا کھانا دو کو اور دو کا کھانا چار کو کافی ہوتا ہے

وَعَنْ جَابِرِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ طَعَامُ الْوَاحِدِ يَكْفِي الْإِثْنَيْنِ وَطَعَامُ الْإِثْنَيْنِ يَكْفِي الْأَرْبَعَةَ، وَطَعَامُ الْأَرْبَعَةِ يَكْفِي الثَّمَانِيَةَ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے سنا۔ ایک آدمی کا کھانا دو کو کافی ہو جاتا ہے اور دو کا کھانا چار کو، چار کا کھانا آٹھ کو۔ (اس لیے دوسروں کو اپنے کھانے میں شریک کرنا مستحب ہے) (مسلم)

(۳۸۴)

## سونے چاندی کے برتنوں میں کھانے پینے والوں

### کے لیے وعیدِ شدید

عَنْ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ شَرِبَ فِي إِنَاءٍ ذَهَبٍ أَوْ فِضَّةٍ أَوْ إِنَاءٍ فِيهِ شَيْءٌ مِمَّنْ ذَالِكَ فَإِنَّمَا يَجْرُ فِي بَطْنِهِ نَارٌ جَهَنَّمَ (دارقطنی، مشکوٰۃ)

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جس نے سونے چاندی کے برتنی میں یا ایسے برتن میں جو ان دنوں دھاتوں کی (غالب) ملاوٹ ہو سے پانی پیا تو وہ اپنے پیٹ میں جہنم کے انگارے ڈال رہا ہے۔

۳۸۵

ازراہ تکبر و غرور چادر قمیص اور عمامہ کو ٹخنوں سے

نیچے لٹکانا ممنوع ہے

وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ  
قَالَ لَا يَنْظُرُ اللَّهُ إِلَى مَنْ جَرَّ إِزَاهُ بَطْرًا (متفق علیہ)

حضرت ابو ہریرہ سے روایت ہے۔ نبی کریم علیہ السلام نے فرمایا۔ قیامت کے دن اللہ تعالیٰ اس شخص کی طرف نظر رحمت نہیں فرمائے گا۔ جس نے ازراہ تکبر اپنا ہمبند لٹکایا۔

۳۸۶

وَعَنْ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ قَالَ  
الْإِسْبَالُ فِي الْإِزَارِ وَالْقَمِيصِ وَالْعَمَامَةِ، مَنْ جَرَّ شَيْئًا  
خِيَلَاءَ لَمْ يَنْظُرِ اللَّهُ إِلَيْهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ

(رواہ ابوداؤد والنسائی وابن ماجہ)

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی علیہ السلام نے فرمایا اسبالی چادر، قمیص اور عمامہ میں ہے تو جس نے ان میں سے کسی کو بہ نیت تکبر و غرور لٹکایا۔ اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس کی طرف نظر رحمت نہیں فرمائے گا۔

(ابن ماجہ)

عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ  
جَرَ ثَوْبَهُ خِيَلًا لَمْ يَنْظُرِ اللَّهُ إِلَيْهِ يَوْمَ الْقِيَمَةِ

( رواه البخاری وسلم )

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی  
اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو کوئی اپنا کپڑا ازراہ تکبر و غرور زیادہ نیچا کرے گا اللہ  
تعالیٰ قیامت کے دن اس کی طرف نظرِ رحمت سے نہیں دیکھے گا۔ (بخاری)



خُذَانِي يَا هَيْ تَوَا چھا کھاؤ، پہنو مگر تکبر و اسراف

سے پرہیز کرو

عَنْ عُمَرُ بْنُ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَلُوا وَاشْرَبُوا وَتَصَدَّقُوا وَابْسُوا مَا لَكُمْ يَخَالِطُ اسْرَافًا  
وَلَا مَخِيَلَةً (رواه احمد والنسائي وابن ماجه)

حضرت عمرو بن شعیب اپنے والد سے اور وہ اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ  
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ خوب کھاؤ، پیو، دوسروں پر صدقہ کرو اور پہنو جب تک  
کہ اسراف و تکبر نہ ہو۔ (ابن ماجہ)

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ  
مَنْ كَانَ فِي قَلْبِهِ مِثْقَالُ ذَرَّةٍ مِّنْ كِبْرٍ وَلَا يَدْخُلُ النَّارَ  
مَنْ كَانَ فِي قَلْبِهِ مِثْقَالُ ذَرَّةٍ مِّنْ إِيمَانٍ قَالَ فَقَالَ رَجُلٌ

إِنَّهُ يُعْجِبُنِي أَنْ يَكُونَ ثَعْلَبِي حَسَنًا وَتَغْلِي حَسَنًا قَالَ إِنْ  
 اللَّهُ يُحِبُّ الْجَمَالَ وَلَكِنَّ الْكِبْرَ مَنْ بَطَرَ الْحَقَّ وَغَمَصَ  
 النَّاسَ (ترمذی باب ما جارفی الکبر) ص ۲۶

حضرت عبداللہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا  
 کہ جس شخص کے دل میں ذرہ بھر بھی غرور ہوگا وہ جنت میں داخل نہ ہوگا۔ اور جس  
 شخص کے دل میں ذرہ بھر بھی ایمان ہوگا وہ دوزخ میں نہ داخل ہوگا۔ اس پر ایک شخص نے کہا کہ  
 مجھے اچھا کپڑا اور جو تباہت پسند ہے (مطلب یہ کہ یہ غرور میں داخل نہیں) ارشاد ہوا کہ خدا تو خود  
 ہی جمال کو پسند کرتا ہے، غرور یہ ہے کہ حق کا انکار کرے اور لوگوں کو حقیر سمجھے۔ (ترمذی)

(۳۸۹)

بیابہ شادی اور خوشی کے موقع پر نابالغ بچیوں کا ایسے  
اشعار کا ناجائز بے جو مسلمان فوجیوں کی شجاعت و فہر کی  
سے متعلق ہوں یا ایسے مضامین پر مشتمل ہوں جو عریاں اور  
مخرب اخلاق نہ ہوں

عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهُمَا رُفَّتِ امْرَأَةٌ إِلَى رَجُلٍ مِنَ الْأَنْصَارِ  
 فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا عَائِشَةُ مَا كَانَ مَعَكُمْ لَهُمْ  
 فَإِنَّ الْأَنْصَارَ يُعْجِبُهُمُ اللَّهُ

(بخاری ص ۶۶)

ام المومنین حضرت عائشہ نے (اپنی ایک رشتہ دار) عورت کا نکاح کر کے  
 اس کو رخصت کیا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ عائشہ تم لوگوں کے  
 ساتھ گیت نہ پھا، کیونکہ انصار کو گیت پسند ہے۔ (بخاری)



عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ دَخَلَ أَبُو بَكْرٍ وَعِنْدِي جَارِيتَانِ مِنْ  
 جَوَارِي الْأَنْصَارِ تَعْنِيَانِ بِمَا تَقَاوَلْتِ الْأَنْصَارُ يَوْمَ بُعَاثٍ  
 قَالَتْ وَلَيْسَتَْا بِمُغَنِّيَتَيْنِ فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ اِبْرَاهِيمُ  
 الشَّيْطَانِ فِي بَيْتِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَذَلِكَ  
 يَوْمَ عَيْدٍ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا أَبَا بَكْرٍ  
 إِنَّ لِكُلِّ قَوْمٍ عَيْدًا وَهَذَا عَيْدُنَا (بخاری باب سنة العیدین ص ۱۳۱)  
 حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کا بیان ہے کہ عید کے دن میرے پاس  
 انصار کی دو لونڈیاں جو پیشہ ور گانے والی نہ تھیں، وہ اشعار گارہی تھیں جو  
 انصار نے بعثت کی لڑائی کے متعلق کہے تھے۔ اسی حالت میں حضرت ابو بکرؓ  
 آئے اور کہا کہ شیطان کے مزامیر اور رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے گھر  
 میں۔ لیکن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "اے ابو بکر! ہر قوم کے  
 لیے عید کا ایک دن ہوتا ہے اور یہ ہماری عید کا دن ہے" یعنی اس دن  
 گانا مباح ہے۔ (بخاری باب سنة العیدین)

(۳۹۰)

عَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ دَخَلْتُ عَلَى قَرْظَةَ بِنِ كَعْبٍ وَالِىَّ  
 مَسْعُودِ بْنِ الْأَنْصَارِيِّ فِي عُرْسٍ وَإِذَا جَوَارِي يُغَنِّيْنَ فَقُلْتُ  
 أَنْتُمَا صَاحِبَا رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمِنْ  
 أَهْلِ بَدْرٍ يُفْعَلُ هَذَا عِنْدَكُمْ فَقَالَ اجْلِسْ إِنْ شِئْتِ فَاسْمِعِ  
 مَعَنَا وَإِنْ شِئْتِ فَادْهَبِ قَدْ رَخَّصَ لَنَا فِي اللَّهِوَ عِنْدَ الْعُرْسِ  
 (نسائی باب اللہو والنعا عند العرس ص ۱۳۱)

عامر بن سعد کہتے ہیں کہ میں قرظہ بن کعب اور ابو مسعود انصاری کے ہاں گیا۔ شادی کا موقع تھا اور یہ دونوں لڑکیوں کا گانا سن رہے تھے۔ تو میں نے ان دونوں سے کہا۔ تم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابی ہو اور بدری بھی ہو اور تمہارے سامنے یہ (گانا) ہو رہا ہے تو انھوں نے کہا۔ تمہارا جی چاہے تو تم بھی بیٹھ کر سنو، ورنہ جاسکتے ہو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے شادی بیاہ کے موقع پر ہم کو اس کی اجازت دی ہے (نسائی باب اللہو والغنا عند العرس)

(۳۹۱)

## رہبانیت، تہجد، ترک لذائذ اور ریاضت شاقہ کی ممانعت

عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَ إِلَى عُثْمَانَ بْنِ مَطْعُونٍ فَبَجَّأَهُ فَقَالَ يَا عُثْمَانُ أَدْعَيْتَ عَنْ سُلَيْمٍ قَالَ لَا وَاللَّهِ يَا رَسُولَ اللَّهِ وَلَكِنْ سَمِعْتُكَ أَطْلُبُ قَالَ فَإِنِّي أَنَا هُوَ وَأَصْلِي وَأَصْوَرُ وَأُفْطِرُ وَأَكْبِحُ الْجِنْسَاءَ فَاتَّقِ اللَّهَ يَا عُثْمَانُ فَإِنَّ لِأَهْلِكَ عَلَيْكَ حَقًّا وَلِضَيْفِكَ عَلَيْكَ حَقًّا وَإِنَّ لِنَفْسِكَ عَلَيْكَ حَقًّا فَصُمْ وَأَفْطِرْ وَصَلِّ وَنَسِرْ ابُودَاؤُ دَبَابِ مَا يَوْمَ بِهِ مِنَ الْقَصْدِ فِي الصَّلَاةِ ص ۱۹۲

ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی علیہ السلام نے عثمان بن مظعون کو بلا کر پوچھا۔ (حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی یہ کیفیت تھی کہ شب و روز عبادت میں مصروف رہتے، بیوی سے تعلق نہیں رکھتے، دن کو روزے رکھتے ہیں۔ رات کو سوتے نہیں) عثمان کیا تم میرے طریقہ سے ہٹ گئے۔ عرض کی "خدا کی قسم میں نہیں ہٹا ہوں۔ میں آپ ہی کے طریقے کا طلب گار ہوں۔" فرمایا

”میں سوتا بھی ہوں اور نماز بھی پڑھتا ہوں، روزہ بھی رکھتا ہوں اور افطار بھی کرتا ہوں اور عورتوں سے نکاح بھی کرتا ہوں، اے عثمان خدا سے ڈرو کہ تمہارے اہل و عیال کا بھی تم پر حق ہے، تمہارے مہمان کا بھی تم پر حق ہے، تمہاری جان کا بھی تم پر حق ہے، تو روزے بھی رکھو، افطار بھی کرو، نماز بھی پڑھو اور سوو بھی۔“ (ابوداؤد کتاب الصلوٰۃ)

(۳۹۲)

عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ بَيْنَمَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُ إِذَا هُوَ بِرَجُلٍ قَائِمٍ فَسَأَلَ عَنْهُ فَقَالُوا أَبُو اسْرَائِيلَ نَذَرَ أَنْ يَقُومَ وَلَا يَقْعُدَ وَلَا يَسْتَنْظِلَ وَلَا يَتَكَلَّمَ وَيَصُومُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّةً فَلَيْتَكُمْ وَلِحَيْتَكُمْ وَلَا يَقْعُدَ وَلَيْتَمَّ صَوْمُهُ (بخاری باب النذر فيما لا یلک فی مصیبتہ،

ص ۹۹۱، ۲۷۰)

حضرت ابن عباس سے روایت ہے کہ ایک دفعہ حضور نبی کریم علیہ السلام خطبہ دے رہے تھے، دیکھا کہ ایک شخص چلچلاتی دھوپ میں ننگے سر کھڑا ہے آپ نے پوچھا کہ یہ کون شخص ہے اور اس کی یہ کیا حالت ہے، لوگوں نے بتایا کہ اس کا نام ابواسرائیل ہے۔ اس نے نذر مانی ہے کہ وہ کھڑا رہے گا، بیٹھے گا نہیں اور نہ سایہ میں آرام کریگا اور نہ بات کرے گا اور برابر روزے رکھے گا، آپ نے فرمایا کہ ”اس سے کہو کہ باتیں کرے، بیٹھے، سایہ میں آرام لے اور اپنا روزہ پورا کرے۔“ (بخاری کتاب الایمان والنذور)



## صدقات و خیرات کا ایک اہم ضابطہ

عَنْ سَعْدِ بْنِ وَقَاصٍ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي قَدْ بَلَغَ لِي مِنْ التَّوَجُّعِ مَا تَشْرِي وَأَنَا ذُو مَالٍ وَلَا يَرِيضُنِي إِلَّا ابْنَةُ لِي أَفَأَتَصَدَّقُ بِثُلثِي مَالِي؟ قَالَ لَا قُلْتُ فَالْشَّطْرُ يَا رَسُولَ اللَّهِ؟ فَقَالَ لَا قُلْتُ فَالْثُلُثُ يَا رَسُولَ اللَّهِ؟ قَالَ: الثُّلُثُ وَالْثُلُثُ كَثِيرٌ أَوْ كَبِيرٌ - إِنَّكَ إِنْ تَذَرَ وَدَثَكَ أَغْنِيَاءَ خَيْرٌ مِنْ أَنْ تَذَرَ هُمْ عَالَةً يَتَكَفَّمُونَ النَّاسَ

حضرت سعد بن وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں سخت بیمار ہوا تو بحضور نبوی عرض کی۔ یا رسول اللہ آپ نے میری بیماری کی شدت ملاحظہ فرمائی۔ میرے پاس بہت مال ہے لیکن میری وارث صرف میری بیٹی ہے۔ کیا مجھے دو تہائی پڑ مال صدقہ کرنے کی اجازت ہے۔ آپ نے فرمایا۔ نہیں۔ میں نے عرض کیا آدھا؟ آپ نے فرمایا نہیں۔ میں نے عرض کیا ایک تہائی؟ آپ نے فرمایا۔ ایک تہائی کی اجازت ہے مگر ایک تہائی بھی زیادہ ہے۔ اور فرمایا تم اہل و عیال کو غنی چھوڑ جاؤ، یہ اس سے بہتر ہے کہ وہ لوگوں کے سامنے ہاتھ پھیلاتے پھریں۔

## بہترین صدقہ وہ ہے جس کے بعد خوشحالی باقی رہے

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَحَكِيمِ بْنِ حِزَامٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَيْرُ الصَّدَقَةِ مَا كَانَ عَنْ ظَهْرِ غِنَى وَأَبْدَاءَ

بَيْنَ تَعْوَلٍ (رواه البخاری، مشکوٰۃ، باب فضل الصدقة)  
 حضرت ابو ہریرہؓ اور حکیم بن حزامؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ بہتر صدقہ وہ ہے۔ جس کے بعد خوشحالی باقی رہے اور صدقہ اس کو پہلے دو جس کے تم کفیل ہو۔

(۳۹۵)

## سب سے بہتر و اعظم صدقہ

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
 رَجُلٌ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَيُّ الصَّدَقَةِ أَكْبَرُ فَقَالَ أَتُ  
 تَصَدَّقُ وَأَنْتَ صَاحِبٌ شَيْءٍ تَخْشَى الْفَقْرَ وَتَأْمَلُ الْغِنَى  
 وَلَا تَهْتَلُّ حَتَّىٰ إِذَا بَلَغْتَ الْخُلُقُومَ قُلْتَ لِفُلَانٍ كَذَا وَلِفُلَانٍ  
 كَذَا إِلَّا وَقَدْ كَانَ لِفُلَانٍ (مسلم باب بیان افضل الصدقة ص ۳۳۲)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص بحضور نبوی حاضر  
 ہوا۔ عرض کی یا رسول اللہ کون سا صدقہ سب سے بڑا ہے۔ فرمایا۔ یہ کہ تم صدقہ  
 کرو اور تم تندرست ہو، مال کی خواہش ہو اور بیٹنے کی بھی امید ہو اور تم اس پر  
 ڈھیل نہ دو کہ جب جان حلق تک آجائے تو تم کہو کہ فلاں کو اتنا دو اور فلاں کو  
 اتنا دو، حالانکہ وہ تو اب تمہارے بعد فلاں کا ہو ہی چکا۔ (مسلم ج ۱ ص ۳۸۱)

(۳۹۶)

وَعَنْ أَبِي أَيُّوبَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ  
 "أَنَّ أَكْبَرَ الصَّدَقَةِ عَلَىٰ ذِي الرَّحِمِ الْكَاشِحُ" رواه احمد

حضرت ابو ایوب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

نے فرمایا۔ بہترین صدقہ وہ ہے جو ایسے رشتہ دار کو دیا جائے جو (تم سے) کینہ اور حسد رکھتا ہو۔ (احمد)

(۳۹۷)

### اپنے مستحق عزیز و اقربا کو صدقہ دینے میں دُکنا ثواب ہے

وَعَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ عَامِرٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ قَالَ "الْصَّدَقَةُ عَلَى الْمُسْكِينِ صَدَقَةٌ وَهِيَ عَلَى ذِي الرَّحِمِ نِشَانٌ صَدَقَةٌ، وَصَلَةٌ" (رواه احمد وابن ماجه والترمذی)

حضرت سلیمان بن عامر سے روایت ہے۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ کسی مسکین کو صدقہ دینا صرف صدقہ ہے اور اپنے عزیز و اقربا کو دینا صدقہ بھی ہے اور صلہ رحمی بھی (ترمذی)

(۳۹۸)

### صدقہ غضب الہی سے محفوظ کرتا ہے

عَنْ أَنَسِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ الصَّدَقَةَ لَتُطْفِئُ غَضَبَ الرَّبِّ وَتَدْفَعُ مَيْتَةَ السُّوءِ (رواه الترمذی)

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ صدقہ اللہ کے غضب کو بجھاتا ہے اور بُری موت کو دفع کرتا ہے (ترمذی)

(۳۹۹)

### اپنے اہل و عیال پر بیتِ ثواب خرچ کرنا بھی صدقہ ہے

عَنْ أَبِي مَسْعُودٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَنْفَقَ

الْمُسْلِمِ نَفَقَةً عَلَىٰ أَهْلِهِ وَهُوَ يَحْتَسِبُهَا كَأَنَّهُ لَمْ يَصَدَّقْ  
(مَتَّفِقٌ عَلَيْهِ)

حضرت ابوسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جب کوئی مسلمان اپنے اہل و عیال پر بنیتِ ثواب جو کچھ خرچ کرتا ہے تو وہ اس کے لیے صدقہ ہے۔ (بخاری و مسلم)

(۳۰۰)

### صحیح و سالم اور غیر محتاج کیلئے صدقہ حلال نہیں

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَحِلُّ الصَّدَقَةُ لِعَسِيٍّ وَلَا لِذِي مِرَّةٍ سَوِيٍّ  
(ترمذی باب ما جاء من لا تحل له الصدقة ص ۱۴۱ ج ۱)

حضرت عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی علیہ السلام نے فرمایا۔ غیر محتاج اور صحیح و سالم آدمی کے لیے صدقہ و خیرات حلال نہیں۔

(۳۰۱)

### مسکین وہ، جو اگرچہ مالدار نہیں مگر اپنی عزت نفس کا خیال رکھتا ہے

أَحْبَبُ إِلَيَّ مُحَمَّدُ بْنُ زَيْدٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَيْسَ الْمُسْكِينُ الَّذِي تَرُدُّهُ الْأُكْلَةُ وَالْأُكْلَتَانِ وَلَكِنَّ الْمُسْكِينُ الَّذِي لَجِسَ لَهُ غِنًى وَيَسْتَحِي وَلَا يَسْأَلُ النَّاسَ إِخْفًا (بخاری ج ۱ ص ۹۹)

محمد بن زیاد حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہیں کہ نبی علیہ السلام نے فرمایا۔

سکین وہ نہیں ہے جس کو لقمہ دو لقمے دروازوں سے واپس لوٹا دیتے ہیں۔ سکین وہ ہے جو کبے نیاز نہیں ہے لیکن حیا کرتا ہے اور لوگوں سے محو گڑا کر نہیں مانگتا۔ (بخاری)

۲۰۲

## پیشہ ور گداگروں کے چہرے پر قیامت کے دن گوشت ہوگا

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا يَزَالُ الرَّجُلُ يُسْأَلُ النَّاسَ حَتَّى يَأْتِيَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ لَيْسَ فِي وَجْهِهِ مَضْغَةٌ لَحْمٍ (بخاری کتاب الزکوٰۃ باب من سال الناس تکثراً) ص ۱۹۹

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جو آدمی ہمیشہ مانگتا پھرتا ہے، یہاں تک کہ وہ قیامت کے روز اس طرح آئے گا کہ اس کے چہرہ پر گوشت کا ایک ٹکڑا نہ ہوگا۔ (بخاری)

۲۰۳

## گداگری عزتِ نفس کو محسوس کر دیتی ہے

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَأَنْ يَأْخُذَ أَحَدُكُمْ حَبْلَهُ فَيَحْتَضِبَ عَلَٰ ظَهْرِهِ حَبْرًا لَّهُ مِنْ أَنْ يَأْتِيَ رَجُلًا فَسَأَلَهُ أَعْطَاهُ أَوْ مَنَعَهُ (کتاب الزکوٰۃ باب الاستعفاف عن المسئد) ص ۱۹۸

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ قسم ہے اس ذات کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے کہ تم میں سے



کسی کا رسی لے کر اپنی پیٹھ پر لکڑی کا بوجھ اٹھانا اس سے بہتر ہے کہ وہ دوسرے سے  
بھیک مانگے وہ اُسے دے یا نہ دے۔ (بخاری)

۷

بُرَّائِیَ سے روکنے کے درجہ

بعض ایسے بڑے بڑے گناہ جن کی

سکینیت آج کے معاشرہ میں

دھندلی پڑ گئی ہے

۲۰۳

بُرَّائِیَ سے روکنے کے درجہ

عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ عَنِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
قَالَ مَنْ رَأَى مِنْكُمْ مُشْكراً فَلْيُعَيِّرْهُ بِيدِهِ فَإِنْ لَمْ يَسْتَطِعْ  
فَلْيَأْبَهُ فَإِنْ لَمْ يَسْتَطِعْ فَيَقْلِبْهُ وَذَلِكَ أضعفُ الإيمانِ -

(مسلم)

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم  
 علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا کہ جو شخص کوئی بات خلاف شرع دیکھے تو اسے اپنے  
 ہاتھ سے روک دے اور اگر ہاتھ سے روکنے کی قدرت نہ ہو تو زبان سے منع کرے  
 اور اگر زبان سے بھی منع کرنے کی قدرت نہ ہو تو دل سے بُرا جانے اور یہ سب سے  
 کمزور ایمان ہے۔ (مسلم)

(۲۰۵)

## خلافِ شرع کام میں کسی کی اطاعت جائز نہیں

عَنِ النَّوَّاسِ بْنِ سَمْعَانَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
 وَمَسَلَّمَ لَا طَاعَةَ لِمَخْلُوقٍ فِي مَعْصِيَةِ الْخَالِقِ (رواه فی شرح السنن)  
 حضرت نواس بن سمان بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے  
 فرمایا۔ خدا تعالیٰ کے احکام کی خلاف ورزی میں کسی مخلوق کی اطاعت نہیں کرنی  
 چاہیے۔ (شرح السنن)

(۲۰۶)

## اُمورِ مملکت میں خیانت کرنا اور حاکم جنت سے محروم

عَنْ مُعْتَمِلِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
 قَالَ مَا مِنْ وَائِلٍ رَعِيَّةٍ مِنَ الْمُسْلِمِينَ فَيَمُوتُ وَهُوَ  
 غَاشٌّ لَكُمْ إِلَّا حَرَّمَ اللَّهُ عَلَيْهِ الْجَنَّةَ (بخاری)  
 حضرت معطل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم  
 نے فرمایا۔ جو شخص مسلمانوں کا حاکم ہو اور مر گیا اور اس نے رعیت کے حقوق میں  
 خیانت کی اس پر جنت حرام ہے۔ (بخاری)

## نیکی اور بُرائی کا ضابطہ

عَنِ النَّوَّاسِ بْنِ سَمْعَانَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ  
الْبِرُّ حُسْنُ الْخُلُقِ وَالْإِثْمُ مَا حَاكَ فِي نَفْسِكَ وَكَرِهْتَ  
أَنْ يَطَّلِعَ عَلَيْهِ النَّاسُ (رواه مسلم)

حضرت نواس بن سمان رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ نیکی صرف اچھے اخلاق کا نام ہے اور گناہ کی علامت یہ ہے کہ وہ بات جو تمہارے دل میں کھٹکے اور تمہیں یہ پسند نہ ہو کہ لوگوں کو اس بات کی خبر ہو۔ (مسلم)

## اس اُمت کی خاص آزمائش دولت میں ہے

عَنْ كَعْبِ بْنِ عِيَّاضٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
يَقُولُ إِنَّ لِكُلِّ أُمَّةٍ فِتْنَةً وَفِتْنَةُ أُمَّتِي الْمَالُ  
(رواه الترمذی)

حضرت کعب بن عیاض رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا، آپ فرماتے تھے کہ ہر اُمت کے لیے کوئی خاص آزمائش ہوتی ہے اور میری اُمت کی خاص آزمائش مال ہے (ترمذی)



اگر اللہ کے نافرمان بندے کو مال و دولت اور عزت و  
راحت حاصل ہو جائے تو یہ اسکے لیے حمت نہیں بلکہ استدراج ہے

عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا  
رَأَيْتَ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ يُعْطِي الْعَبْدَ عَلَى مَعَاصِيهِ مَا يُحِبُّ  
فَإِنَّمَا هُوَ اسْتِدْرَاجٌ ثُمَّ تَلَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ فَلَمَّا نَسُوا مَا ذُكِّرُوا بِهِ فَتَحْنَا عَلَيْهِمُ أَبْوَابَ كُلِّ  
شَيْءٍ حَتَّى إِذَا فَرِحُوا بِهَا أُوتُوا أَخَذْنَاهُمْ بِغَنَّةٍ فَإِذَا هُمْ  
مُجْلِسُونَ ۝ (رواه احمد)

حضرت عقبہ بن عامر سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔  
جب تم دیکھو کہ اللہ تعالیٰ کسی بندہ کو اس کی نافرمانی کے باوجود دنیا کی وہ نعمتیں دے  
رہا ہے۔ جن کا وہ بندہ طالب ہے تو سمجھ لو کہ وہ اس کے حق میں استدراج ہے۔  
یہ فرمانے کے بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے (بطور استہداد کے) قرآن مجید  
کی یہ آیت تلاوت فرمائی۔ "فَلَمَّا نَسُوا مَا ذُكِّرُوا بِهِ الْآيَةَ" جس  
کا ترجمہ یہ ہے کہ۔۔۔ جب انہوں نے ٹھلا دیا ان باتوں کو، جن کی ان کو نصیحت  
کی گئی تھی تو ہم نے کھول دیئے ان پر دنیا کی سب نعمتوں کے دروازے، یہاں تک  
کہ جب وہ ان نعمتوں کے ملنے پر خوب مست ہوئے اور اتر آئے، تو ہم نے اچانک  
انہیں پکڑ لیا۔ اب وہ آس ٹوٹے رہ گئے۔

## چار بڑے گناہ

عَنْ أَنَسٍ قَالَ سُئِلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْكِبَائِرِ

فَقَالَ اَللّٰهُ شَرَاكُ بِاللّٰهِ وَعُقُوْقُ الْوَالِدَيْنِ وَ قَتْلُ النَّفْسِ وَ  
شَهَادَةُ الزُّوْرِ  
(رواہ البخاری)

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم  
سے کبیرہ (یعنی بڑے بڑے) گناہوں کے بارے میں دریافت کیا گیا تو آپ نے فرمایا۔  
۱۔ خدا کے ساتھ شرک کرنا ۲۔ ماں باپ کی نافرمانی ۳۔ کسی مسلمان کو ناحق قتل  
کرنا اور ۴۔ جھوٹی گواہی دینا۔

(۳۱۱)

**کبیرہ گناہ یہ بھی ہے کہ آدمی اپنے والدین کو گالیاں دوائے**

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
مِنَ الْكَبَائِرِ أَنْ يَشْتِمَ الرَّجُلُ وَالِدَيْهِ قَائِلًا يَا رَسُولَ اللَّهِ  
وَأَهْلُ يَشْتِمُ الرَّجُلُ وَالِدَيْهِ قَالَ نَعَمْ يَسُبُّ أَبَا الرَّجُلِ  
فَيَسُبُّ أَبَاهُ وَيَشْتِمُ أُمَّهُ فَيَسْتَمُّ أُمَّهُ

(ترمذی باب ماجاء فی عقوق الوالدین) ص ۱۲

حضرت عبداللہ بن عمرو سے روایت ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔  
سب سے بڑا گناہ یہ ہے کہ آدمی اپنے والدین کو گالیاں دے۔ صحابہ نے عرض کی۔  
یا رسول اللہ! کیا آدمی اپنے والدین کو گالی دیتا ہے؟ فرمایا ہاں۔ ایک اس کے  
باپ کو گالی دے گا تو دوسرا اس کے باپ کو۔ ایک اس کی ماں کو گالی دے گا  
تو دوسرا اس کی ماں کو۔ (ترمذی)



## ظالم اور مظلوم دونوں کی مدد کی جاتے؟

عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْصُرَ أَخَاكَ ظَالِمًا أَوْ مَظْلُومًا " فَقَالَ رَجُلٌ: يَا رَسُولَ اللَّهِ أَنْصُرُهُ إِذَا كَانَ مَظْلُومًا أَوْ آيْتِ إِنْ كَانَ ظَالِمًا كَيْفَ أَنْصُرُهُ؟ قَالَ تَحْبِزُهُ أَوْ تَمْنَعُهُ مِنَ الظُّلْمِ فَإِنَّ ذَلِكَ نَصْرُهُ " (رواه البخاری)

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اپنے مسلمان بھائی کی مدد کرو۔ خواہ وہ ظالم ہو یا مظلوم۔ اس پر ایک شخص نے عرض کی۔ یا رسول اللہ مظلوم کی مدد تو کروں مگر ظالم کی کیسے کروں۔ فرمایا ظالم کو ظلم (حقی المقدور) روکنا ظالم کی مدد کرنے کے مترادف ہے۔

## اللہ تعالیٰ کبھی ظالم کی رسی دراز فرماتا ہے۔ مگر جب پکڑتا ہے تو اس کی پکڑ بڑی سخت ہوتی ہے

وَعَنْ أَبِي مُوسَى رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللَّهَ لَيَمْلِكُ لِلظَّالِمِ فَإِذَا أَخَذَهُ لَمْ يُفْلِتْهُ (متفق عليه)

حضرت ابو موسیٰ سے روایت ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بے شک اللہ تعالیٰ کبھی ظالم کو مہلت دیتا ہے۔ مگر جب پکڑتا ہے تو پھر چھوڑتا نہیں۔

ظلم وعدوان اور کسی کی کوئی چیز اس کی اجازت اور

مرضی کے بغیر لینا گناہ و حرام ہے

عَنْ أَبِي حَسْرَةَ الرَّقَاشِيِّ عَنِ عَمِّهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَلَا لَا تَظْلِمُوا أَلَا لَا يَحِلُّ مَالُ امْرِيٍّ إِلَّا بِطَيْبِ نَفْسٍ مِنْهُ (بیہقی، دارقطنی، مشکوٰۃ)

حضرت ابو حزرہ رقاشیؓ اور وہ اپنے چچا سے راوی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ خبردار ظلم نہ کرنا خبردار۔ کسی مسلمان کا مال کسی دوسرے کو حلال نہیں مگر اس کی اجازت سے (مشکوٰۃ)

## قاتل و مقتول دونوں جہنمی

وَعَنْ أَبِي بَكْرَةَ نَجِيعِ بْنِ الْحَارِثِ الثَّقَفِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ "إِذَا التَّقَى الْمُسْلِمَانِ بِيَفِيهِمَا فَالْقَاتِلُ وَالْمَقْتُولُ فِي النَّارِ" قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ هَذَا الْقَاتِلُ فَمَا بِالْمَقْتُولِ؟ قَالَ: إِنَّهُ كَانَ حَرِيصًا عَلَى قَتْلِ صَاحِبِهِ مُتَّفِقًا عَلَيْهِ -

حضرت ابو بکرہؓ ثقفی بیان کرتے ہیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جب دو مسلمان تلواریں میان سے نکال کر آپس میں ایک دوسرے پر وار کرتے ہیں تو قاتل اور مقتول دونوں جہنم کے مستحق ہیں۔ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ

قاتل تو جہنم کا حقدار ہے لیکن مقتول کس لیے۔ فرمایا اس لیے کہ یہ بھی تو اپنے  
مقابل کو قتل کرنا چاہتا تھا۔ (بخاری، مسلم)

(۴۱۶)

**شکر والدین کی نافرمانی، قتل ناحق اور جھوٹی قسم**

**گناہ کبیرہ ہے**

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
الْكِبَايِرُ أَلَا شُرَاكُ بِاللَّهِ وَعُقُوقُ الْوَالِدَيْنِ وَقَتْلُ النَّفْسِ  
وَالْيَمِينِ الْغَمُوسِ (مشکوٰۃ باب الكبائر وعلامات النفاق)

حضرت عبداللہ بن عمرو سے روایت ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم  
نے فرمایا۔ "بڑے بڑے گناہ یہ ہیں۔ خدا کا شریک ٹھہرانا، ماں باپ کی نافرمانی  
کرنا، کسی بے گناہ کی جان لینا اور جھوٹی قسم کھانا۔"

(۴۱۷)

**قیامت کے دن حقداروں کو ان کا حق ملیگا**

وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
وَسَلَّمَ قَالَ: لَتُؤَدَّنَ الْحَقُّوْقُ إِلَى أَهْلِهَا يَوْمَ الْقِيَامَةِ  
حَتَّى يُقَادَ لِلشَّاةِ الْجُلْحَاءِ مِنَ الشَّاةِ الْفَرْنََاءِ  
رَوَاهُ مُسْلِمٌ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ  
وسلم نے فرمایا۔ قیامت کے دن حقداروں کو ان کا حق ضرور ملے گا۔ حتیٰ کہ بے سینگ



بجری کو بھی (اگر اس نے زیادتی کی ہے) سنگ والی بجری سے بدلہ دلایا جائیگا۔

(۴۱۸)

## جھوٹی قسم کے فریعی کسی مسلمان کا حق مارنے والا جہنمی ہے

عَنْ أَبِي أُمَامَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ  
مَنْ اقْتَطَعَ حَقَّ امْرِئٍ مُسْلِمٍ بِسَيِّئَةٍ فَقَدْ أَوْجَبَ اللَّهُ لَهُ النَّارَ  
وَحَرَّمَ عَلَيْهِ الْجَنَّةَ فَقَالَ لَهُ رَجُلٌ وَإِنْ كَانَ شَيْئًا  
يَسِيرًا يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ وَإِنْ كَانَ قَضِيبٌ مِّنْ أَرَاكِ  
مسلم جلد ۲ صفحہ ۸

حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جو کسی مسلمان کے حق کو جھوٹی قسم کھا کر لینا چاہے گا تو خدا اس پر دوزخ کی آگ کو واجب کر دیگا اور جنت کو حرام کر دیگا۔ صحابہؓ نے پوچھا۔ یا رسول اللہ! کیا اگرچہ کوئی معمولی سی چیز ہو۔ فرمایا درخت (اراک) کی ڈالی ہی کیوں نہ ہو۔

(۴۱۹)

## جس نے کسی کی زمین ظلماً لے لی تو ساتوں زمینوں میں

اسے دھنسا دیا جائے گا

عَنْ سَعِيدِ بْنِ زَيْدٍ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
مَنْ أَخَذَ مِنَ الْأَرْضِ شَيْئًا بِغَيْرِ حَقِّهِ خُسْفًا بِه  
يَوْمَ الْقِيَامَةِ إِلَى سَبْعِ أَرْضِينَ (بخاری)  
حضرت سعید بن زیدؓ سے روایت ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ میں نے نبی علیہ السلام

کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ جس نے ناحق کسی کی ذرا سی زمین لے لی تو قیامت کے دن ساتوں زمینوں تک اسے دھنسا یا جائیگا (بخاری)

(۴۲۰)

جس نے کسی مسلمان کی ایک باشت بھرز زمین ناحق  
لی قیامت کے دن ساتوں زمینوں کے طوق اسکے گلے میں آئے جائیگے

عَنْ سَعِيدِ بْنِ زَيْدٍ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
مَنْ أَخَذَ شَيْئاً مِّنَ الْأَرْضِ ظُلماً فَإِنَّهُ يُطَوَّقُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ  
مِنْ سَبْعِ أَرْضِينَ (بخاری)

حضرت سعید بن زید سے روایت ہے۔ وہ کہتے ہیں میں نے نبی علیہ السلام  
کو یہ فرماتے ہوئے سنا۔ جس شخص نے کسی کی ایک باشت بھرز زمین ناحق لے لی  
قیامت کے دن اس کی گردن میں ساتوں زمینوں کے طوق ڈالے جائیگے (بخاری)

(۴۲۱)

قرض کی ادائیگی کی نیت ہو تو اللہ تعالیٰ ادائیگی کے

سامان مہیا فرما دیتا ہے

وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ  
مَنْ أَخَذَ أَمْوَالَ النَّاسِ يُرِيدُ أَدَاءَهَا أَدَّى اللَّهُ عَنْهُ  
وَمَنْ أَخَذَ يُرِيدُ إِتْلَافَهَا أَتْلَفَهُ اللَّهُ عَلَيْهِ (مشکوٰۃ)  
حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم  
نے فرمایا۔ جو لوگوں کا مال قرض لے جس کے ادا کر دینے کا پختہ ارادہ رکھے تو

اللہ تعالیٰ اس سے ادا کرا ہی دیتا ہے اور جو ان کے قرض کو تلف کرنے کا ارادہ رکھے  
(یعنی ادائیگی کی نیت نہ ہو) تو اللہ تعالیٰ اس کو تلف کر دیتا ہے۔ (مشکوٰۃ)

(۲۲۲)

## تنگ دست کو مہلت دینے والی آیات کی سختیوں سے محفوظ رہنا

وَعَنْ أَبِي قَتَادَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ مَنْ سَرَّ أَنْ يُنَجِّيَهُ اللَّهُ مِنْ كُرْبٍ يَوْمَ الْقِيَامَةِ  
فَلْيُفْسِسْ عَنِ مُعْسِرٍ أَوْ يَضَعْ عَنْهُ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت ابو قتادہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ  
وسلم نے فرمایا کہ جو چاہے کہ اللہ اسے روز قیامت کی تکالیف سے نجات دے  
تو چاہیے کہ وہ تنگ دست کو مہلت دے یا (قرض) معاف کر دے۔ (مسلم)

(۲۲۳)

## جب تک قرض ادا نہ کر دیا جائے راہِ خدا میں شہید

ہونے والا بھی جنت میں نہیں جاسکتا

عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ جَحْشٍ قَالَ قَالَ فِي السَّيِّئِ وَالَّذِي  
نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهِ لَوْ أَنَّ رَجُلًا قُتِلَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ ثُمَّ  
عَاشَ ثُمَّ قُتِلَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ ثُمَّ عَاشَ ثُمَّ قُتِلَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ وَعَلَيْهِ  
دَيْنٌ مَّا دَخَلَ الْجَنَّةَ حَتَّى يَقْضَى دَيْنُهُ رَوَاهُ أَحْمَدُ (مَشْكَوٰة)

حضرت محمد بن عبد اللہ بن جحش رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ نبی کریم علیہ السلام نے  
قرض کے متعلق فرمایا۔ مجھے اس ذات مقدس کی قسم جس کے قبضہ قدرت میں محمد

صلی اللہ علیہ وسلم کی جان ہے۔ اگر کوئی شخص اللہ کی راہ میں مارا جائے۔ پھر زندہ ہو پھر راہِ خدا میں شہید ہو۔ پھر زندہ ہو پھر راہِ خدا میں مارا جائے اور اس پر کسی کا قرض ہو۔ وہ جنت میں داخل نہیں ہو سکتا۔ حتیٰ کہ اس پر جو قرض ہے وہ ادا کر دیا جائے۔ (احمد)

(۲۲۳)

## مسلمان کو گالی دینا فسق ہے اور اس کے قتل کو

### حلال جاننا کفر ہے

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَبَابُ الْمُسْلِمِ فُسُوقٌ وَقِتَالُهُ كُفْرٌ (رواه البخاری وغیرہ)

حضرت عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ مسلمان کو گالی دینا فسق ہے اور اس کے قتل کو حلال جاننا کفر ہے (بخاری)

(۲۲۵)

## بلا وجہ شرعی کسی بھی چیز پر لعنت کرنا جائز نہیں ہے

عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَجُلًا لَعَنَ الرَّيْحَ وَقَالَ مُسْلِمٌ إِنَّ رَجُلًا نَارَ عَثَّةِ الرَّيْحِ رِدَاؤُهُ عَلَى عَهْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَعَنَهَا فَقَالَ النَّبِيُّ لَا تَلْعَنُهَا فَإِنَّهَا مَأْمُورَةٌ (ابوداؤد باب اللعن کتاب اللادب)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ ایک شخص نے ہوا پر

لعنت بھیجی اور سلم نے کہا۔ ایک بار ہوا ایک شخص کی چادر کو ادھر ادھر اڑانے لگی۔ اس نے ہوا پر لعنت بھیجی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اس پر لعنت نہ بھیجو، وہ تو صرف خدا کی فرماں بردار ہے (ابوداؤد، کتاب الادب)

(۲۲۶)

## منافق کی تین بڑی بڑی علامتیں

وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ "أَيُّ الْمُنَافِقِ ثَلَاثٌ : إِذَا حَدَّثَ كَذَبًا ، وَإِذَا وَقَعَدَ أَخْلَفَ ، وَإِذَا أُوْتِيَ خَانَ (متفق علیہ)

منافق کی تین علامتیں ہیں۔ جب بات کرے جھوٹ سے کام لے، جب وعدہ کرے تو خلاف ورزی کرے۔ جب اس کے پاس امانت رکھی جائے تو اس میں خیانت کرے۔ (بخاری و مسلم)

(۲۲۷)

## ظلم اور سخیل برائیوں پر برا بیچہ کرتے ہیں

وَعَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اتَّقُوا الظُّلْمَ فَإِنَّ الظُّلْمَ ظُلُمَاتٌ يَوْمَ الْقِيَامَةِ ، وَاتَّقُوا الشُّحَّ فَإِنَّ الشُّحَّ أَهْلَكَ مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ حَمَلَهُمْ عَلَى أَنْ سَفَكُوا دِمَاءَهُمْ وَاسْتَحَلُّوا مَحَارِمَهُمْ (رواه مسلم)

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ ظلم سے بچو۔ ظلم قیامت کے دن تاریکیوں کا باعث ہوگا۔ اور

بخل سے بھی پرہیز کرو۔ بخل نے تم سے پہلی امتوں کو ہلاک کیا۔ خوئیزی اور حرام کو حلال قرار دینے پر برا بیچتہ کیا۔ (مسلم)

(۴۲۸)

کسی مسلمان کے پوشیدہ عیوب کی ٹوہ لگانا اور اسکی کمزوریوں کی تلاش میں ہنا حرام ہے اور سخت شدید گناہ

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
إِيَّاكُمْ وَالظَّنَّ فَإِنَّ الظَّنَّ أَكْذَبُ الْحَدِيثِ وَلَا تَحْتَسُمُوا  
وَلَا تَجَسَّسُوا وَلَا تَنَاجَشُوا وَلَا تَخَاسَدُوا وَلَا تَبَاغَضُوا  
وَلَا تَدَابَرُوا وَكُونُوا عِبَادَ اللَّهِ إِخْوَانًا۔ (رواه البخاری و مسلم)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ بدگمانی سے بچو۔ بدگمانی سب سے زیادہ جھوٹی بات ہے۔ نہ کسی کی کمزوریوں کو ڈھونڈو اور نہ لوگوں کے عیوب کی ٹوہ لگاؤ۔ نہ باہم حسد کرو۔ نہ باہم بغض رکھو نہ ایک دوسرے سے لاتعلق رہو۔ بلکہ اسے اللہ کے بندوں بھائی بھائی ہو جاؤ۔ (بخاری و مسلم)

(۴۲۹)

حسد نیکیوں کو برباد کر دیتا ہے

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِيَّاكُمْ  
وَالْحَسَدَ فَإِنَّ الْحَسَدَ يَأْكُلُ الْحَسَنَاتِ كَمَا تَأْكُلُ النَّارُ  
الْحَطَبَ۔ (رواه ابوداؤد، مشکوٰۃ باب ما یمنی من ۴۲۰)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "حسد سے بچو"۔ اس لیے کہ حسد نیکیوں کو ایسے کھا جاتا ہے جیسے آگ لکڑی کو۔ (ابوداؤد)

(۲۳۰)

## کینہ، حسد، بغض، چغل خوئی کنا و کبیر ہے

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَبَاغَضُوا وَلَا تَحَاسَدُوا وَلَا تَدَابَرُوا وَكُونُوا عِبَادَ اللَّهِ إِخْوَانًا وَلَا يَجْعَلُ لِمُسْلِمٍ أَنْ يَهْجُرَ أَخَاهُ فَوْقَ ثَلَاثِ لَيَالٍ (كتاب الادب ص ۳۱۷)

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: آپس میں کینہ نہ رکھو، حسد نہ کرو اور ایک دوسرے کو پیٹھ پیچھے برا نہ کہو۔ اسے خدا کے بندو بھائی بھائی ہو جاؤ اور کسی مسلمان کے لیے حلال نہیں کہ وہ اپنے بھائی سے تین دن سے زیادہ بولنا چالنا چھوڑ دے (ابوداؤد کتاب الادب ج ۲ ص ۱۹۲)

(۲۳۱)

عَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ قَتَاتٌ (رواه البخاری فی روایہ مسلم)

حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے کہ چغلخو آدمی جنت میں داخل نہ ہو سکے گا۔ (بخاری، مسلم)

## غیبت کرنے والوں کا انخام ،

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
لَمَّا عَرَّجَ بِي مَرَرْتُ بِقَوْمٍ لَهُمْ أَظْفَارٌ مِّنْ نُّحَاسٍ يَخْمِشُونَ  
وَجُوهَهُمْ وَصُدُودَهُمْ فَقُلْتُ مَنْ هَؤُلَاءِ يَا جِبْرِيلُ قَالَ  
هَؤُلَاءِ الَّذِينَ يَأْكُلُونَ لُحُومَ النَّاسِ وَيَقَعُونَ فِي أَعْرَاضِهِمْ —  
(رواه ابوداؤد)

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بیان فرمایا کہ جب مجھے معراج ہوئی تو میرا گزر کچھ ایسے لوگوں پر ہوا جن کے ناخن سُرخ تانبے کے تھے جن سے وہ اپنے چہروں اور اپنے سینوں کو فوج رہے تھے۔ میں نے جبریل سے پوچھا کہ یہ کون لوگ ہیں۔ جبریل امین نے عرض کی۔ یہ وہ لوگ ہیں جو زندگی میں لوگوں کا گوشت کھایا کرتے تھے۔ (یعنی اللہ کے بندوں کی غیبتیں کب کرتے تھے) اور ان کی آبروؤں سے کھیلتے تھے۔ (ابوداؤد)

## غیبت زنا سے زیادہ سنگین جرم ہے

عَنْ أَبِي سَعِيدٍ وَجَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
وَسَلَّمَ الْغَيْبَةُ أَشَدُّ مِنَ الزَّانَا قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ وَكَيْفَ  
الْغَيْبَةُ أَشَدُّ مِنَ الزَّانَا قَالَ إِنَّ الرَّجُلَ لَيَزْنِي فَيَتُوبُ  
فَيَتُوبُ اللَّهُ عَلَيْهِ وَإِنَّ صَاحِبَ الْغَيْبَةِ لَا يُفْرَلُهُ حَتَّىٰ



يُغْفِرُ هَالِكًا صَاحِبُهُ (رواه البيهقي في شعب الایمان)

حضرت ابو سعید خدری اور حضرت جابر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ غیبت زنا سے بھی زیادہ سخت ہے بعض صحابہ نے عرض کی کہ غیبت زنا سے زیادہ سنگین کیونکر ہے؟ آپ نے فرمایا۔ آدمی اگر زنا کر لیتا ہے تو توبہ کرنے سے اس کی معافی اللہ کی طرف سے ہو سکتی ہے مگر غیبت کرنے والے کو جب تک خود وہ شخص معاف نہ کر دے جس کی اس نے غیبت کی ہے، اس کی معافی اور بخشش اللہ کی طرف سے نہیں ہوگی۔  
(شعب الایمان للبیہقی)

(۲۳۲)

## دو نئے پن پر وعید

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَجِدُونَ شَرَّ النَّاسِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ ذَا الْوَجْهَيْنِ الَّذِي يَأْتِي هُوَ لَاءٌ بَوَجْهِ وَهُوَ لَاءٌ بَوَجْهِ (رواه البخاری و مسلم)  
حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ تم قیامت کے دن سب سے بُرے حال میں اس آدمی کو پاؤ گے جو کچھ لوگوں کے پاس جاتا ہے تو اس کا رخ اور ہوتا ہے اور دوسروں کے پاس جاتا ہے تو اور۔ (بخاری و مسلم)

(۲۳۵)

## ظالم کا ساتھ دینا گناہ کبیرہ ہے

عَنْ أَوْسِ بْنِ شَرْحَبِيلٍ أَنَّ سَمِيعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ مَشَىٰ مَعَ ظَالِمٍ لِيُقَوِّمَهُ وَهُوَ  
يَعْلَمُ أَنَّهُ ظَالِمٌ فَقَدْ خَرَجَ مِنَ الْإِسْلَامِ

(رواه البيهقي في شعب الایمان)

حضرت اوس بن ثربیل سے روایت ہے کہ انھوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ  
وسلم سے سنا، آپ فرماتے تھے کہ جو شخص کسی ظالم کی مدد کے لیے اور اوس کا  
ساتھ دینے کے لیے چلا اور اس کو اس بات کا علم تھا کہ یہ ظالم ہے تو وہ اسلام  
سے نکل گیا (یعنی ایسے شخص نے شریعت اسلامیہ کی خلاف ورزی کر کے سخت

(۲۳۶)

گناہ کا کام کیا)

## خیانت کی ایک بڑی سخت اور بھیانک مثال

عَنْ سُفْيَانَ بْنِ أُسَيْدٍ الْحَضْرَمِيِّ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ كَبُرَتْ خِيَانَةٌ أَنْ تُحَدِّثَ أَخَاكَ  
حَدِيثًا وَهُوَ لَكَ بِهِ مُصَدِّقٌ وَأَنْتَ بِهَا كَاذِبٌ (رواه ابوداؤد)

حضرت سفیان بن اسید حضرمی سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ

علیہ وسلم سے سنا۔ آپ فرماتے تھے۔ یہ بہت بڑی خیانت ہے کہ تم اپنے مسلمان  
بھائی سے کوئی بات بیان کرو اور وہ تم کو اس بیان میں سچا بھی سمجھتا ہو اور وہ بات  
تمہارے نزدیک جھوٹی ہو۔ (ابوداؤد)

(۲۳۷)

## نسب اور قوم کو تبدیل کرنے والے کے لیے وعینہم

جیسے آج کل جعلی سید و شیخ بن جاتے ہیں

حَدَّثَنِي سَعْدُ بْنُ مَالِكٍ قَالَ سَمِعْتُهُ أَذْنًا يَوْمَ غَاهُ قَلْبِي

مِنْ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ مَنْ أَدْعَى إِلَى غَيْرِ أَبِيهِ  
وَهُوَ يَعْلَمُ أَنَّهُ غَيْرُ أَبِيهِ فَالْجَنَّةُ عَلَيْهِ حَرَامٌ

(ابوداؤد باب فی الرجل ینتمی الی غیر موالیہ) ص ۳۳۱، ج ۲

حضرت سعد بن مالک کہتے ہیں۔ نبی علیہ السلام کی زبان مبارک سے یہ بات  
میرے کانوں نے سنی اور دل نے اسے جگہ دی۔ بے شک آپ نے فرمایا۔ جو کوئی  
جان بوجھ کر اپنے آپ کو اپنے باپ کے سوا کسی اور کی طرف منسوب کرے اس پر  
جنت حرام ہے۔ (ابوداؤد)

(۲۳۸)

## صحیفہ الہی میں سچ بولنے والے صدیق اور جھوٹ بولنے والے کذاب لکھے جاتے ہیں

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ الصِّدْقَ  
يَهْدِي إِلَى الْبِرِّ وَإِنَّ الْبِرَّ يَهْدِي إِلَى الْجَنَّةِ وَإِنَّ الرَّجُلَ  
لَيَصْدُقُ حَتَّى يُكْتَبَ عِنْدَ اللَّهِ صِدْقًا وَإِنَّ الْكَذِبَ  
يَهْدِي إِلَى الْفُجُورِ وَإِنَّ الْفُجُورَ يَهْدِي إِلَى النَّارِ وَإِنَّ  
الرَّجُلَ لَيَكْذِبُ حَتَّى يُكْتَبَ عِنْدَ اللَّهِ كَذَابًا

(مسلم باب حسن الصدق و قبح الكذب) ص ۳۲۵، ج ۲

حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے  
فرمایا۔ سچ بولنا بیکلی کا راستہ بتاتا ہے اور نیکی جنت کو لے جاتی ہے اور آدمی  
سچ بولتا جاتا ہے حتیٰ کہ صحیفہ الہی میں وہ صدیق لکھا جاتا ہے اور جھوٹ بدکاری کا  
راستہ بتاتا ہے اور بدکاری دوزخ کو لے جاتی ہے اور آدمی جھوٹ بولتا جاتا ہے۔  
اور وہ خدا کے ہاں جھوٹا لکھ لیا جاتا ہے۔ (مسلم)

(۲۳۹)

## جھوٹی قسم کے ذریعہ کسی مسلمان کا حق ناجائز

طور پر مارنے والا جہنمی ہے

عَنْ أَبِي أُمَامَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
مَنْ اقْتَطَعَ حَقَّ امْرِئٍ مُسْلِمٍ بِيَمِينِهِ فَقَدْ أَوْجَبَ اللَّهُ لَهُ النَّارَ  
وَحَرَّمَ عَلَيْهِ الْجَنَّةَ فَقَالَ لَهُ رَجُلٌ وَإِنْ كَانَ شَيْئًا يَسِيرًا  
يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ وَإِنْ كَانَ قَضِيْبًا مِّنْ إِزَالِكِ (رواه مسلم)

حضرت ابو امامہ باہلی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ  
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس شخص نے قسم کھا کر کسی مسلمان کا حق ناجائز طور  
سے مار لیا، تو اللہ نے ایسے آدمی کے لیے دوزخ واجب کر دی ہے اور جنت کو  
اس پر حرام کر دیا ہے۔ حاضرین میں سے کسی شخص نے عرض کیا۔ یا رسول اللہ!  
اگرچہ وہ معمول ہی چیز ہو؟۔ حضور نے فرمایا۔ اگرچہ وہ (جنگل درخت) پیلو  
کی ٹہنی ہی ہو (مسلم)

(۲۴۰)

## تجارت میں بہت قسمیں کھانے سے برکت جاتی رہتی ہے

عَنْ أَبِي قَتَادَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
إِيَّاكُمْ وَالْحَلْفَ فِي الْبَيْعِ فَإِنَّهُ يُنْفِقُ ثُمَّ يُنْحِقُ  
(ابن ماجہ باب کراہیۃ الایمان فی البیع) ص ۱۴۱

حضرت ابو قتادہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ

تجارت میں بہت قسمیں کھانے سے پرہیز کرو، کیونکہ اس طرح پہلے کامیابی ہوتی ہے پھر بے برکتی ہو جاتی ہے۔ (مسلم و نسائی و ابن ماجہ)

۲۲۱

## جھوٹی قسم مال کی برکت ختم کر دیتی ہے

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ الْحَلْفُ مُنْفِقٌ لِلْسَّلْعَةِ مُصْحَفٌ لِلْبِرْكَاتِ

(بخاری)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ جھوٹی قسم سے مال زیادہ ہو جاتا ہے اور اس کی برکت جاتی رہتی ہے۔

۲۲۲

## جھوٹی قسم کے ذریعہ کسی کے مال کو مارنے پر وعید شدید

عَنْ ابْنِ مَسْعُودٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ حَلَفَ عَلَى يَمِينٍ صَدْرٍ وَهُوَ فِيهَا فَاجِرٌ يَقْتَطِعُ بِهَا مَالَ امْرِئٍ مُسْلِمٍ لَفِيَ اللَّهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَهُوَ عَلَيْهِ غَضَبَانُ (رواه البخاری و مسلم)

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس شخص نے حاکم کے سامنے جھوٹی قسم کھائی تاکہ کسی مسلمان کا مال مار لے تو قیامت کے دن اللہ کے حضور اس حال میں پیش ہوگا کہ اللہ تعالیٰ اس پر سخت غضبناک ہوگا (بخاری و مسلم)

۲۲۳

جب کوئی شخص جھوٹ بولتا ہے تو فرشتہ رحمت  
اس سے دُور چلا جاتا ہے

عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
إِذَا كَذَبَ الْعَبْدُ تَبَاعَدَ عَنْهُ الْمَلَكُ مِثْلًا مِنْ مِثْلِ  
مَا جَاءَ بِهِ (رواه الترمذی)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ  
علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب آدمی جھوٹ بولتا ہے تو فرشتہ اس کے جھوٹ کی بدولت  
کی وجہ سے ایک میل دُور چلا جاتا ہے۔ (ترمذی)

۲۲۴

محض سُنی سنائی بات کو بلا تحقیق بیان کرتے  
پھر نا بھی جھوٹ کی ایک قسم ہے

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَفَى  
بِالْمَرْءِ كَذِبًا أَنْ يُحَدِّثَ بِكُلِّ مَا سَمِعَ (رواه مسلم)  
حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم  
نے فرمایا کہ آدمی کے لیے یہی جھوٹ کافی ہے کہ وہ جو کچھ سنے اُسے بیان کرتا پھرے۔  
(صحیح مسلم)



(۲۲۵)

## بچوں کو بہلانے کیلئے جھوٹے وعدے کرنا بھی جھوٹ ہے

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
إِيَّاكُمْ وَالْكَذِبَ فَإِنَّ الْكَذِبَ يَهْدِي إِلَى الْفُجُورِ وَ  
إِنَّ الْفُجُورَ يَهْدِي إِلَى النَّارِ وَإِنَّ الرَّجُلَ لَيَكْذِبُ وَ  
يَتَحَرَّمِي الْكَذِبَ حَتَّى يُكْتَبَ عِنْدَ اللَّهِ كَذَابًا

(ابوداؤد باب التشديد في الكذب) ۲۷ ص ۳۲۵

حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جھوٹ سے بچو کیونکہ جھوٹ گناہ (فجور) کی طرف لے جاتا ہے اور گناہ دوزخ میں اور جھوٹ بولتے بولتے آدمی خدا کے ہاں جھوٹا لکھ لیا جاتا ہے۔ (بخاری کتاب الادب)

(۲۲۶)

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَامِرٍ أَنَّهُ قَالَ رَعَيْتَنِي أُمَّيْ يَوْمًا وَرَسُولُ اللَّهِ  
قَاعِدٌ فِي بَيْتِنَا فَقَالَتْ مَا تَعَالَ أُعْطِيكَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَا أَرَدْتِ أَنْ تُعْطِيَهُ قَالَ أُعْطِيَهُ  
تَمْرًا قَالَ لَهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَا إِنَّكَ  
لَوْ لَمْ تُعْطِيَهُ شَيْئًا كُتِبَتْ عَلَيْكَ كَذِبَةٌ (ابوداؤد ج ۲ ص ۳۲۵)

ایک کم سن صحابی عبداللہ بن عامر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ایک دفعہ میری ماں نے مجھے بلایا اور حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم میرے گھر تشریف رکھتے تھے تو ماں نے میرے بلانے کے لیے کہا کہ یہاں آؤ تجھے کچھ دوں گی۔ حضور علیہ السلام نے فرمایا۔ تم نے اسے کیا چیز دینے کا ارادہ کیا۔ عرض کی میں اسے کھجور دوں گی۔ نبی علیہ السلام نے فرمایا۔ اگر تو اس کو کچھ نہ دیتی تو تجھ پر جھوٹ لکھا جاتا۔

(۲۲۷)

## مومن کی یہ شان نہیں کہ وہ خیانت اور عہدی کا ترک ہو

عَنْ أَنَسٍ قَالَ فَلَمَّا خَطَبَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
الْأَقَالَ لَا إِيمَانَ لِمَنْ لَا أَمَانَةَ لَهُ وَلَا دِينَ لِمَنْ لَا  
عَهْدَ لَهُ (رواه البيهقي في شعب الایمان)

حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ بہت کم ایسا ہوا ہے کہ رسول اللہ  
صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم کو خطبہ دیا ہو اور اس میں یہ نہ فرمایا ہو کہ "جس  
میں امانت نہیں اس میں ایمان نہیں اور جس میں عہد کی پابندی نہیں،  
اس میں دین نہیں۔" (شعب الایمان للبیہقی)

(۲۲۸)

## نشہ اور چیز کا استعمال منع ہے

عَنْ جَابِرٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا  
أَسْكَرَ كَثِيرٌ وَلَا فَعَلِيلٌ حَرَامٌ (رواه ابو داؤد و الترمذی و ابن ماجہ)  
حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم  
نے فرمایا کہ جس چیز کی زیادہ مقدار نشہ پیدا کرے اس کی تھوڑی مقدار بھی حرام  
ہے (ترمذی و ابن ماجہ)۔

(۲۲۹)

## شراب کا بطور دوا استعمال بھی منع ہے

عَنْ وَائِلِ بْنِ الْحَضْرَمِيِّ أَنَّ طَارِقَ بْنَ سُوَيْدٍ سَأَلَ النَّبِيَّ



صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْخَمْرِ فَتَهَاهُ فَقَالَ إِنَّمَا أَصْنَعُهَا  
لِلدَّوَاءِ فَقَالَ إِنَّهُ لَيْسَ بِدَوَاءٍ وَلَكِنَّهُ دَاءٌ (رواه مسلم)  
حضرت وائل بن حجر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ طارق بن سويد  
رضی اللہ عنہ نے شراب کے بارے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت  
کیا تو آپ نے ان کو شراب پینے سے منع فرمایا۔ انہوں نے عرض کیا کہ میں تو اس  
کو دوا کے لیے استعمال کرتا ہوں۔ آپ نے فرمایا کہ وہ دوا نہیں بلکہ بیماری ہے۔

(۲۵۰)

### حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے شرابیوں اور شراب سے تعلق رکھنے والے آدمیوں پر لعنت فرمائی

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
مُدَّ مِنْ الْخَمْرِ إِنْ مَاتَ لَقِيَ اللَّهَ تَعَالَى كَعَابِدٍ وَثِنْ (رواه احمد)  
حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ  
علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہمیشہ شراب پینے والا اگر توبہ کیے بغیر مرے گا تو خدا کے حضور  
اس کی پیشی بُت پرست کی طرح ہوگی۔ (مسند احمد)

(۲۵۱)

عَنْ أَنَسٍ قَالَ لَعَنَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْخَمْرِ  
عَشْرَةَ عَاصِرَهَا وَ مُعْتَصِرَهَا وَ شَارِبَهَا وَ سَاقِيَهَا وَ حَامِلَهَا  
وَ الْمَخْمُولَةَ إِلَيْهِ وَ بَايِعَهَا وَ مُبْتَاعَهَا وَ وَابِعَهَا وَ أَكَلَ  
ثَمَنَهَا (رواه الترمذی)

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

نے شراب سے تعلق رکھنے والے دس آدمیوں پر لعنت فرمائی۔ ۱۔ شراب بنانا والا۔  
 ۲۔ شراب بنوانے والا ۳۔ شراب پینے والا ۴۔ شراب پلانے والا ۵۔ جو شراب  
 لے کر جائے ۶۔ جس کے لیے شراب لی جانی جائے ۷۔ شراب بیچنے والا ۸۔ شراب  
 خریدنے والا ۹۔ شراب بطور ہدیہ و تحفہ دینے والا ۱۰۔ شراب کو فروخت کر کے اس  
 کی قیمت کھانے والا۔ (ترمذی)

۲۵۲

## شرابِ خمر کا پینا ہر حال میں حرام و ناجائز ہے

عَنْ دَيْلَمِ الْحَمِيرِيِّ قَالَ سَأَلْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
 فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَنَا بِأَرْضٍ بَارِدَةٍ نَعَالِجُ فِيهَا عَمَلًا  
 شَدِيدًا أَوْ أَتَانَتْخِدُ شَرَابًا مِّنْ هَذَا الْقُبْحِ نَتَقَوَّى بِهِ  
 عَلَى أَعْمَالِنَا وَعَلَى بَرْدِ بِلَادِنَا قَالَ هَلْ يُسْكِرُ قُلْتُ  
 نَعَمْ قَالَ فَاجْتَنِبُوهُ فَقُلْتُ فَإِنَّ النَّاسَ غَيْرَ تَارِكِيهِ  
 قَالَ فَإِنْ لَمْ يَتْرُكُوهُ فَقَاتِلُوهُمْ (ابوداؤد ص ۱۶۲)

حضرت دیلم حمیری سے روایت ہے۔ وہ کہتے ہیں میں نے نبی صلی اللہ علیہ  
 وسلم سے عرض کی۔ یا رسول اللہ ہم سرد ملک میں رہتے ہیں اور سخت کام کرتے  
 ہیں۔ اس لیے گہیوں کی شراب پیتے ہیں تاکہ محنت اور سردی برداشت کرنے کی  
 طاقت قائم رہے۔ آپ نے فرمایا۔ کیا اس سے نشہ ہوتا ہے۔ انہوں نے کہا۔ ہاں  
 آپ نے فرمایا تو اس کو چھوڑ دو۔ انہوں نے عرض کی۔ لیکن اور لوگ نہیں چھوڑیں  
 گے۔ ارشاد ہوا کہ "اگر نہ چھوڑیں تو ان سے جہاد کرو۔"

(ابوداؤد کتاب الاشراب)

۲۵۳

کچھ لوگ شراب پیئیں گے اور اس کا نام کچھ اور رکھ لیں گے

عَنْ أَبِي مَالِكٍ الْأَشْعَرِيِّ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَيْشْرَبَنَّ نَاسٌ مِنْ أُمَّتِي الْخَمْرَ يُسَمُّوْنَهَا بِغَيْرِ اسْمِهَا (رواه ابوداؤد وابن ماجه)

حضرت ابومالک اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے خود سنا۔ آپ ارشاد فرماتے تھے کہ میری امت میں سے کچھ لوگ شراب پیئیں گے اور (ازراہ فریب) اس کا نام کچھ اور رکھیں گے۔  
(ابوداؤد)

۲۵۴

سودی لین دین کرنیوالوں کیلئے سخت و شدید وعید

عَنْ جَابِرِ قَالَ لَعَنَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَكِلَ الرِّبَا وَمُؤْكِلَهُ، وَكَاتِبَهُ، وَشَاهِدِيَهُ وَقَالَ هُمْ سَوَاءٌ  
حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے سود لینے والوں، سود دینے والوں، سودی دستاویز لکھنے والوں اور اس کے گواہوں پر لعنت فرمائی ہے اور فرمایا کہ وہ سب (گناہ میں) برابر کے شریک ہیں۔

۲۵۵

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ حَنْظَلَةَ غَسِيلِ الْمَلَائِكَةِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَرَّهَمٌ رِبَا يَأْكُلُهُ الرَّجُلُ وَهُوَ

يَعْلَمُ أَشَدُّ مِنْ سِتْنَةٍ وَثَلَاثِينَ زَنْبَةً

حضرت عبداللہ بن حنظلہ غیل الملائکہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے کہا کہ حضور  
علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا کہ سوڈ کا ایک درہم جو آدمی جان بوجھ کر کھائے  
اس کا گناہ چھتیس بار زنا کرنے سے زیادہ ہے۔ (احمد، دارقطنی، مشکوٰۃ)

(۲۵۶)

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
وَسَلَّمَ الرَّبِيبُ سَبْعُونَ جُزْءًا أَيْسَرُهَا أَنْ يَتَكَبَّرَ الرَّجُلُ  
أُمَّةً -

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ رسول کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام  
نے فرمایا کہ سوڈ (کا گناہ) ایسے ستر گناہوں کے برابر ہے جن میں سب سے کم  
درجہ کا گناہ یہ ہے کہ مرد اپنی ماں سے زنا کرے۔ (ابن ماجہ، بیہقی)

(۲۵۷)

## جواری اور شراب کے عادی کے لیے وعید

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو وَعَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ  
لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ عَاتٌّ وَلَا فَتْمَةٌ وَلَا مَنَانٌ وَلَا مَدْمَنٌ  
حَمْرٍ

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ حضور  
علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا کہ والدین کی نافرمانی کرنے والا، جو ا کھیلنے والا،  
احسان جتانے والا اور شراب کا عادی جنت میں داخل نہ ہوگا۔

(۲۵۸)

## نامحرم عورتوں سے تنہائی میں لمس منع ہے

عَنْ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَخْلُونَ  
رَجُلٌ بِامْرَأَةٍ إِلَّا كَانَ تَالِثُهُمَا الشَّيْطَانُ (رواه الترمذی)

حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے  
فرمایا کہ ایسا ہرگز نہیں ہو سکتا کہ کوئی (نامحرم) آدمی کسی عورت سے تنہائی میں  
ملے اور وہاں تیسرا شیطان موجود نہ ہو۔ (ترمذی)

(۲۵۹)

## ستورات کھلیے باریک لباس کی ممانعت

عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ أَسْمَاءَ بِنْتَ أَبِي بَكْرٍ دَخَلَتْ عَلَى رَسُولِ  
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَلَيْهَا ثِيَابٌ رِقَاقٌ فَأَعْرَضَ  
عَنْهَا وَقَالَ يَا أَسْمَاءُ إِنَّ الْمَرْأَةَ إِذَا بَلَغَتْ الْمَحِيضَ  
لَنْ يَصْلَحَ أَنْ يُبْزَى مِنْهَا إِلَّا هَذَا وَهَذَا وَأَشَارَ إِلَى  
وَجْهِهِ وَكَفْفِيهِ (رواه ابوداؤد)

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ اسماء بنت  
ابی بکر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئیں اور وہ باریک کپڑے  
پہنے ہوئے تھیں تو آپ نے ان کی طرف سے منہ پھیر لیا اور فرمایا۔ اسے  
اسمار عورت جب بلوغ کو پہنچ جائے تو یہ جائز نہیں کہ اس کے جسم کا  
کوئی حصہ نظر آئے سوائے چہرے اور ہاتھوں کے (سنن ابی داؤد)

(۳۶۰)

## مردوں اور عورتوں دونوں کو سونے چاندی کے برتنوں میں کھانا منع ہے

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنِ الْأَكْلِ وَالشُّرْبِ فِي إِنْسَاءِ الذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ (رواه النسائي)  
حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سونے اور چاندی کے برتن میں کھانے سے منع فرمایا۔ (سنن نسائی)

(۳۶۱)

## مردوں کے لیے ریشم اور سونا پہننا منع ہے اور مستورات کو جائز

عَنْ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أُحِلَّ لِلذَّهَبِ وَالْحَرِيرِ لِلنِّسَاءِ مِنْ أُمَّتِي وَحُرِّمَ عَلَى ذُكُورِهَا (رواه الترمذی والنسائی)

حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ سونا اور ریشمی کپڑے کا استعمال میری امت کی عورتوں کے لیے حلال ہے اور مردوں کے لیے حرام۔

(۳۶۲)

## بلاوجہ بات بات پر ہنسا دل کو مردہ بنا دیتا ہے

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَكْثُرِ الضَّحْكَ فَإِنَّ كَثْرَةَ الضَّحْكَ تُمِيتُ الْقَلْبَ  
حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ

علیہ وسلم نے فرمایا کہ زیادہ نہ ہنسو۔ اس لیے کہ زیادہ ہنسنا دل کو مُردہ بنا دیتا ہے۔  
(احمد - ترمذی)

(۴۶۳)

## بدکلامی اور فحش گوئی منع ہے

عَنْ ابْنِ مَسْعُودٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
لَيْسَ الْمُؤْمِنُ بِالطَّعَّانِ وَلَا بِالْفَاحِشِ وَلَا الْبَدِيءِ  
(رواه الترمذی وابیہقی فی شعب الایمان)

حضرت عبداللہ بن مسعودؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم  
نے ارشاد فرمایا کہ "مومن لعن طعن کرنے والا فحش گو اور بدکلام نہیں ہو سکتا"

(۴۶۴)

## جانوروں پر ظلم و زیادتی جائز نہیں ہے اور ان کے

### ساتھ اچھا برتاؤ کرنا واجب ہے

عَنْ سَهْلِ بْنِ الْمُعْظَلِيَّةِ قَالَ سَأَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ بِبَعِيرٍ قَدْ لَحِقَ ظَهْرُهُ بِبَطْنِهِ قَالَ اتَّقُوا اللَّهَ  
فِي هَذِهِ الْبَهَائِمِ الْمُعْجَمَةِ فَإِنَّ كَبُورَهَا صَالِحَةٌ وَ  
كُلُّوْهَا صَالِحَةٌ (ابوداؤد باب ما يرم به من القيام عمل الدواب) ص ۳۲۵

حضرت سہل بن خطیبہؓ کہتے ہیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک  
اونٹ کو دیکھا۔ جس کا پیٹ بھوک کی وجہ سے پیٹھ سے لگ گیا تھا۔ فرمایا۔ ان  
بے زبان جانوروں کے بارے میں خدا سے ڈرو۔ ان پر سوار ہو تو ان کو اچھی حالت

میں رکھ کر سوار ہوا اور ان کو کھاؤ تو ان کو اچھی حالت میں رکھ کر کھاؤ۔ (ابوداؤد)

(۴۶۵)

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ جَعْفَرٍ قَالَ فَدَخَلَ حَائِطًا لِرَجُلٍ مِّنَ الْأَنْصَارِ  
فَإِذَا جَمَلٌ فَلَمَّا رَأَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَنَّ وَ  
ذَرَفَتْ عَيْنَاهُ فَأَتَاهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَمَسَحَ  
ذَفْرَاهُ فَسَكَتَ فَقَالَ مَنْ رَبُّ هَذَا الْجَمَلِ لِمَنْ هَذَا الْجَمَلُ  
فَجَاءَ فَتَى مِّنَ الْأَنْصَارِ فَقَالَ لَيْتَ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ  
أَفَلَا تَتَّقِي اللَّهَ فِي هَذِهِ الْبَهِيمَةِ الَّتِي مَلَكَكَ اللَّهُ  
إِيَّاهَا قَاتِلًا شَكَاةً إِلَىٰ إِيَّاكَ تُجِيعُهُ وَتُدْبِيهِ

(ابوداؤد باب ما یوم بہ من النبیام علی الدواب)

والبہائم) ص ۳۲۵

عبداللہ بن جعفر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک بار نبی کریم  
علیہ السلام ایک انصاری کے باغ میں تشریف لے گئے۔ اس میں ایک  
اونٹ تھا جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھ کر بلبلایا اور آبدیدہ ہو گیا۔  
آپ اس کے پاس گئے اور اس کی کنپٹی پر ہاتھ پھیرا وہ خاموش ہو گیا تو فرمایا کس کا  
اونٹ ہے؟ ایک انصاری نوجوان نے آکر کہا کہ "میرا یا رسول اللہ" فرمایا  
اس جانور کے بارے میں جس کا خدا نے تم کو مالک بنایا ہے۔ خدا سے نہیں  
ڈرتے۔ اس نے مجھ سے شکایت کی کہ تم اس کو بھوکا رکھتے ہو اور اس پر  
جبر کرتے ہو۔ (ابوداؤد)



## جب ہوگا تو تمہارا مرنا چلنے سے بہتر ہوگا

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا كَانَ  
أَمْرًاكُمْ خَيْرًا دَرَكُمْ وَأَغْنِيَاءَكُمْ سُمَحَاءَكُمْ وَأُمُورَكُمْ  
بَيْنَكُمْ فَظَهَرَ الْأَرْضِ خَيْرٌ لَكُمْ مِنْ بَطْنِهَا وَإِذَا كَانَ أَمْرًاكُمْ  
شَرًّا دَرَكُمْ وَأَغْنِيَاءَكُمْ بُخَلَاءَكُمْ وَأُمُورَكُمْ الْفِ  
سَاءُكُمْ فَبَطْنُ الْأَرْضِ خَيْرٌ لَكُمْ مِنْ ظَهْرِهَا

(مشکوٰۃ شریف، کتاب لرفاق)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے۔ کہتے ہیں فرمایا رسول اللہ  
صلی اللہ علیہ وسلم نے جب تمہارے حاکم تم میں سے بہترین لوگ ہوں اور تمہارے  
دولت مند سخی اور فراضل ہوں اور تمہارے کام آپس میں شورے سے طے پاتے  
ہوں تو زمین کی پیٹھ تمہارے لیے اس کے پیٹ سے بہتر ہے (یعنی تمہارا چلنا  
مرنے سے بہتر ہے) اور جب تمہارے شری ترین لوگ حاکم ہوں اور تمہارے  
مالدار بخیل اور تنگدل ہوں اور تمہارے کام عورتوں کے ہاتھ میں چلے تو تمہارے لیے  
زمین کا پیٹ اس کی پیٹھ سے بہتر ہے۔ (یعنی تمہارا مر جانا تمہارے چلنے سے بہتر ہے)

بِعَظْمِكَ وَفِرْسَانِكَ  
وَلِسَانِكَ

## خودکشی حرام ہے

عَنْ جُنْدُبِ بْنِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
كَانَ بِرَجُلٍ جَرَّاحٌ فَقَتَلَ نَفْسَهُ قَالَ اللَّهُ تَعَالَى بَدَرَنِي عَبْدِي كَتَبَ  
بِنَفْسِهِ حَرَّمَ عَلَيْهِ الْجَنَّةَ (بخاری)

حضرت جندب رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔  
ایک شخص کو کچھ زخموں لگ گیا تھا۔ جس نے اپنے آپ کو مار ڈالا۔ پس اللہ  
نے فرمایا کہ چونکہ میرے بندے نے اپنی جان خود دیدی۔ لہذا میں نے اس پر  
جنت کو حرام کر دیا۔

## نجد سے شیطانی گروہ کے خروج کی پیشگوئی

عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
قَالَ اللَّهُمَّ بَارِكْ لَنَا فِي شَامِنَا وَفِي يَمِينِنَا قَالُوا وَفِي مَجْدِنَا  
قَالَ اللَّهُمَّ بَارِكْ لَنَا فِي شَامِنَا وَفِي يَمِينِنَا قَالُوا وَفِي مَجْدِنَا  
قَالَ هُنَاكَ الزَّلْزَلَةُ وَالْفِتْنَةُ وَبِهَا يَطْلَعُ قَرْنُ الشَّيْطَانِ  
(بخاری)

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی علیہ السلام نے بارگاہِ  
الہی میں عرض کی (الہی ہمارے شام میں برکت عطا فرما۔ الہی ہمارے یمن میں برکت  
عطا فرما۔ لوگوں نے عرض کی۔ ہمارے نجد کے لیے (بھی دعا فرمائیے) فرمایا الہی  
ہمارے شام اور یمن میں برکت عطا فرما۔ لوگوں نے عرض کی ہمارے نجد کے لیے بھی  
فرمایا۔ وہاں زلزلے آئیں گے اور فتنے پیدا ہوں گے اور نجد میں شیطان کا سینگ طلوع ہوگا۔

۸

اللہ تعالیٰ کی شانِ رحمت و مغفرت

دعا عبادت کا جوہر ہے۔ بندے کی عبادت

کا تقاضا یہی ہے کہ وہ اپنے رب سے

مانگتا ہے۔ تو یہ اور دعا کے آداب



## اللہ تعالیٰ کی شانِ رحمت و مغفرت

عَنْ ابْنِ مُرَيَّةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قَالَ  
رَجُلٌ لَمْ يَكُنْ يَحْسِنُ قَطُّ لِأَهْلِهِ إِذَا مَاتَ فَحَرَّقُوهُ ثُمَّ  
أَذَرُوا نِصْفَهُ فِي الْبَرِّ وَنِصْفَهُ

فِي الْبَحْرِ فَوَاللَّهِ لَئِنْ قَدَّرَ اللَّهُ عَلَيْهِ لَيُعَذِّبَنَّهُ  
عَذَابًا لَا يُمَدُّ بِهِ أَحَدًا مِنَ الْعَالَمِينَ فَلَمَّا مَاتَ الرَّجُلُ فَعَلُوا مَا  
أَمَرَ اللَّهُ الْبَرِّ فَجَمَعَ مَا فِيهِ وَأَمَرَ الْبَحْرَ فَجَمَعَ مَا فِيهِ  
ثُمَّ قَالَ لِمَا فَعَلْتَ هَذَا قَالَ مِنْ خَشْيَتِكَ يَا رَبِّ وَأَنْتَ أَعْلَمُ  
فَغَفَرَ اللَّهُ لَهُ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ  
وسلم نے فرمایا کہ ایک شخص جس نے کبھی کوئی نیک عمل نہ کیا تھا۔ اپنے گھر والوں کو  
یہ وصیت کی کہ دیکھو جب اس کی وفات ہو جائے تو اسے جلانا پھر اس کی نصف خاک  
جنگل میں اڑا دینا اور نصف دریا میں بہا دینا۔ خدا کی قسم اگر کہیں حق تعالیٰ نے اس  
کو جمع کر لیا تو ایسا عذاب دے گا کہ تمام جہان میں ایسا عذاب کسی کو نہ دے گا۔ اس  
شخص کا انتقال ہو گیا اور گھر والوں نے اس کی وصیت پوری کر دی۔ اللہ تعالیٰ  
نے زمین کو حکم دیا کہ اس کے اجزاء پریشان کر جمع کرے۔ اس نے سب جمع کر دیئے  
اور (اسی طرح) سمندر کو حکم دیا تو اس نے بھی اس کے جو اجزاء اس میں تھے جمع  
کر دیئے۔ پھر اللہ تعالیٰ نے فرمایا۔ یہ بتاؤ نے ایسا کیوں کیا؟ اس نے عرض کی  
الہی تیرے خوف سے اور تو خود خوب جانتا ہے۔ اس پر اللہ تعالیٰ نے اس کی  
مغفرت فرمادی۔

## رحمتِ الہی ہر رات متوجہ نہائش ہوتی ہے

وَعَنْ أَبِي مُوسَى عَبْدِ اللَّهِ بْنِ قَيْسِ الْأَشْعَرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ  
عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ اللَّهَ تَعَالَى يَبْسُطُ يَدَهُ  
بِاللَّيْلِ لِيَتُوبَ مُسِيءُ النَّهَارِ وَيَبْسُطُ يَدَهُ بِالنَّهَارِ لِيَتُوبَ مُسِيءُ  
اللَّيْلِ حَتَّى تَطْلُعَ الشَّمْسُ مِنْ مَغْرِبِهَا (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت ابو موسیٰ اشعری سے روایت ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے  
فرمایا۔ ہر رات اللہ تعالیٰ اپنا یدِ رحمت پھیلاتا ہے۔ تاکہ دن بھر گناہ کرنے والوں کو  
توبہ کر لے اور دن کو ہاتھ پھیلاتا ہے تاکہ رات بھر گناہ کرنے والوں کو توبہ کر لے۔ (اور یہ  
سلسلہ اس وقت تک جاری رہیگا) حتیٰ کہ سورج مغرب سے طلوع ہو۔ (مسلم)

## رحمتِ خداوندی سے یارس کر دینے والے کا انجام

عَنْ جُنْدُبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ رَجُلًا  
قَالَ وَاللَّهِ لَا يَعْفِرُ اللَّهُ لِفُلَانٍ وَ أَنَّ اللَّهَ تَعَالَى قَالَ مَنْ ذَا الَّذِي  
يَتَأَلَّى عَلَيَّ إِلَّا أَعْفِرَ لِفُلَانٍ فَإِنِّي قَدْ غَفَرْتُ لِفُلَانٍ وَأَحْبَبْتُ  
عَمَلَكَ (مُسْلِمٌ)

حضرت جندب رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ ایک  
شخص نے خدا کو قسم کھا کر کہا۔ اللہ تعالیٰ فلاں شخص کو نہیں بخشے گا۔ خدا تعالیٰ  
نے فرمایا۔ یہ کون ہے جو مجھ پر قسم کھا رہا ہے کہ میں فلاں کو نہیں بخشوں گا (جا) میں نے  
فلاں کو بخشا اور تیرے عمل اکارت کیے (مسلم)

(۲۶۲)

اللہ تعالیٰ غفور رحیم ہے تو یہ کرمیوں کی توبہ قبول فرماتا،

وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ تَابَ قَبْلَ أَنْ تَطْلُعَ الشَّمْسُ مِنْ مَغْرِبِهَا تَابَ اللَّهُ عَلَيْهِ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص مغرب کی طرف سے سورج طلوع ہونے سے پہلے توبہ کرتا، اللہ تعالیٰ اس کی توبہ قبول فرماتا ہے۔ (مسلم)

(۲۶۳)

دُعا عبادت کا جوہر ہے

عَنِ الثَّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الدُّعَاءُ مَخُّ الْعِبَادَةِ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: دُعا عبادت کا مغز اور جوہر ہے (جامع ترمذی)

(۲۶۴)

دُعا نہ مانگنے سے اللہ تعالیٰ ناراض ہوتا ہے

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ لَمْ يَسْأَلِ اللَّهَ يَغْضَبْ عَلَيْهِ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جو اللہ سے نہ مانگے۔ اس پر اللہ تعالیٰ ناراض ہوتا ہے۔ (ترمذی)

(۳۷۵)

## دُعَا اللّٰہِ تَعَالٰی کُو بہت عَزِی زَہے

عَنْ ابْنِ مُسْرِيَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ شَيْءٌ أَكْرَهَ عَلَيَّ اللَّهُ مِنَ الدُّعَاءِ - (رواه الترمذی وابن ماجہ)  
حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ کے یہاں کوئی چیز دُعَا سے زیادہ عزیز نہیں (ترمذی، ابن ماجہ)

(۳۷۶)

## اللّٰہِ تَعَالٰی سے خیر و عافیت ہی کی دُعا کرنی چاہئے

عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ فَتِحَ لَهُ مِنْكُمْ بَابُ الدُّعَاءِ فَتَحَتْ لَهُ أَبْوَابُ الرَّحْمَةِ وَمَا سُئِلَ اللَّهُ شَيْئًا يَعْزِي أَحَبَّ إِلَيْهِ مِنْ أَنْ يُسْأَلَ الْعَافِيَةَ (رواه الترمذی)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ تم میں سے جس کے لیے دُعا کا دروازہ کھل گیا اُس کے لیے رحمت کے دروازے کھل گئے۔ اور اللہ کو۔۔۔ دُعاؤں میں سب سے زیادہ محبوب یہ ہے کہ بندے اُس سے عافیت کی دُعا کریں۔ (ترمذی)

## دُعا کرنے سے پہلے اللہ کی حمد اور رسولِ کریم پر درود پڑھا جائے

عَنْ فَضَالَةَ بْنِ عُبَيْدٍ قَالَ سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلًا يَدْعُو فِي صَلَاتِهِ لَمْ يَحْمَدِ اللَّهَ وَلَمْ يُصَلِّ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَجَّلْ هَذَا ثُمَّ دَعَاهُ فَقَالَ لَهُ أَوْ لِعَيْرِمٍ إِذَا صَلَّى أَحَدُكُمْ فَلْيَبْدَأْ بِتَحْمِيدِ رَبِّهِ وَالتَّحْنَاءِ عَلَيْهِ ثُمَّ يُصَلِّ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ يَدْعُو بَعْدَ بِمَا شَاءَ (رواه الترمذی و ابوداؤد والنسائی)

فضالہ بن عبید راوی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو سنا اس نے نماز میں دُعا کی۔ جس میں اللہ کی حمد کی نہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجا تو حضور نے فرمایا کہ اس آدمی نے دعا میں جلدی کی۔ پھر آپ نے اسی کو یا اس کی موجودگی میں دوسرے آدمی کو مخاطب کر کے فرمایا۔ جب تم میں سے کوئی نماز پڑھے تو دُعا کرنے سے پہلے اس کو چاہیے کہ اللہ کی حمد و ثناء کرے پھر اس کے رسولِ کریم پر درود بھیجے، اس کے بعد جو چاہے اللہ سے مانگے۔  
(جامع ترمذی، ابوداؤد و نسائی)

## حضور اکرم ﷺ کے توسل سے دعا کرنے والے کی آنکھیں روشن رہیں

عَنْ عُمَانَ بْنِ حَنِيفٍ قَالَ إِنَّ رَجُلًا ضَرِبَ بَصْرًا فِي النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَدْعُ اللَّهَ أَنْ يُعَافِيَنِي فَقَالَ إِنَّ شِئْتَ دَعْوَتُ وَإِنْ شِئْتَ صَبْرَتَ فَهُوَ خَيْرٌ لَكَ قَالَ فَادْعُهُ



قَالَ فَاَمْرًا أَنْ يَتَوَضَّأَ فَيُحْسِنُ الْوُضُوءَ يَدُ عُرَا بِهَذَا الدُّعَاءِ  
 اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ وَأَتَوَجَّهُ إِلَيْكَ بِبَيْتِكَ مُحَمَّدٍ نَبِيِّ الرَّحْمَةِ  
 إِنِّي تَوَجَّهْتُ بِكَ إِلَى رَبِّي لِيَقْضِيَ لِي فِي حَاجَتِي هَذِهِ اللَّهُمَّ  
 فَشَفِّعْهُ فِيَّ - قَالَ فَرَجَعَ وَقَدْ كَشَفَ اللَّهُ عَنْ بَصَرِهِ

(رواه الترمذی)

عثمان بن حنیف کہتے ہیں کہ ایک شخص کی نظر میں کچھ نقصان تھا وہ آپ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کی آپ اللہ تعالیٰ سے میری صحت کے لیے دُعا فرمادیجئے۔ آپ نے فرمایا چاہو تو دعا کروں اور چاہو تو صبر کرو اور یہ تمہارے لیے بہتر ہے۔ اس نے عرض کی۔ آپ دُعا ہی فرمادیجئے۔ آپ نے فرمایا اچھا تو اچھی طرح وضو کرو۔ پھر اس طرح دُعا کرو۔ اے اللہ میں تجھ سے دُعا کرتا ہوں اور تیرے نبی محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا جو نبی الرحمتہ ہیں تیرے دربار میں وسیلہ اختیار کرتا ہوں۔ اے نبی میں نے اپنے رب کے دربار میں آپ کا وسیلہ اس لیے اختیار کیا ہے تاکہ وہ میری یہ ضرورت پوری فرمادے۔ اے اللہ تو ان کی سفارش میرے حق میں قبول فرمالے۔ راوی کہتے ہیں۔ اس دُعا کے بعد اللہ تعالیٰ نے اس کی آنکھیں کھول دیں (یعنی نابینا تھے دُعا کے بعد بینا ہو گئے)

شفا ج ۱ ص ۲۴۳ مناقب الصفا ص ۲۴، ترمذی، نسائی حاکم بیہقی)

(۳۷۹)

دُعا کے آخر میں آمین کہنی چاہیے

عَنْ أَبِي زُهَيْرٍ ثَمِيْرِي رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فَقَالَ رَجُلٌ مِّنَ الْقَوْمِ  
 بِأَيِّ شَيْءٍ بَخْتِمِ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ يَا مَسِيْن (رواه البردآد)

حضرت ابو ذر غفیری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم میں سے ایک شخص نے عرض کی (یا رسول اللہ) دعا کو ختم کرنے کا طریقہ کیا ہے؟ فرمایا دعا کے آخر میں آمین کہے (ابوداؤد)

(۲۸۰)

## دُعَا رُذُو النَّوْنِ بھي حصول مقصد کیلئے مجرب ہے

وَعَنْ سَعْدِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَعْوَةُ ذِي النُّونِ إِذَا دَعَا رَبَّهُ، وَهُوَ فِي بَطْنِ الْحُوتِ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ سُبْحَانَكَ إِنِّي كُنْتُ مِنَ الظَّالِمِينَ لَمْ يَدْعُ بِهَا رَجُلٌ مُسْلِمٌ فِي شَيْءٍ إِلَّا اسْتَجَابَ لَهُ (رواه احمد والترمذی)

حضرت سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ حضرت ذوالنون نے جب اپنے پروردگار کو پھلی کے پیٹ میں پکارا تھا تو یوں پکارا تھا لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ سُبْحَانَكَ إِنِّي كُنْتُ مِنَ الظَّالِمِينَ کوئی مسلمان کسی حاجت میں خدا تعالیٰ کو ان کلمات سے یاد نہیں کرتا مگر وہ ضرور اس کی سنتا ہے۔ (احمد و ترمذی)

(۲۸۱)

## یا حی یا قیوم الخ کا کثرت سے ورد کرنا ہر مطلب مقصد

کے لیے مجرب ہے

عَنْ أَنَسٍ قَالَ كَانَ السَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا كَرِهَ بَدَأَ أَمْرًا يَقُولُ "يَا حَيُّ يَا قَيُّوْمُ بِرَحْمَتِكَ أَسْتَغِيْثُ" (رواه الترمذی)

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو جب کوئی پریشانی لاحق ہوتی تو آپ کی دعا یہ ہوتی۔ "یا حیُّ یا قیوم برحمتک استغینت" (اے حی و قیوم تیری رحمت سے مدد چاہتا ہوں) (ترمذی)

(۲۸۲)

## مہینہ کا نیا چاند دیکھنے کے وقت کی دعا

حضرت طلحہ بن عبید اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب کسی مہینہ کا چاند دیکھتے تو فرماتے۔

اللَّهُمَّ أَهْلَهُ عَلَيْنَا بِأَلَمِنٍ وَالْإِيمَانِ وَالسَّلَامَةِ وَالْإِسْلَامِ  
رَبِّيَّ وَرَبُّكَ اللَّهُ

اے اللہ! یہ چاند ہمارے لیے امن و ایمان اور سلامتی و اسلام کا چاند ہو۔  
اے چاند تیرا رب اور میرا رب اللہ ہے۔ (ترمذی)

(۲۸۳)

## جب چھینک آئے تو الحمد للہ کہو ،

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا عَطَسَ أَحَدُكُمْ فَلْيَقُلْ الْحَمْدُ لِلَّهِ وَلْيَقُلْ أَخُوهُ أَوْ صَاحِبُهُ بِرَحْمَتِكَ اللَّهُ فَإِذَا قَالَ لَهُ بِرَحْمَتِكَ اللَّهُ فَلْيَقُلْ يَهْدِيكُمْ اللَّهُ وَيُصْلِحْ بَالَكُمْ (بخاری)

حضرت ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب تم میں سے کسی کو چھینک آئے تو الحمد للہ کہو اور اس کا جو بھائی یا اس کا جو

ساتھی اس کے پاس ہو وہ "یرحمک اللہ" (تم پر خدا کی رحمت) کہے اور جب یہ "یرحمک اللہ" کہے تو چھینکنے والا "يَهْدِيكُمْ اللَّهُ وَيُصْلِحْ بِالْكُمُومِ" (اللہ تعالیٰ تمہیں ہدایت دے اور تمہارے حالات سنوارے) کہے (بخاری)

(۲۸۲)

## فکر پریشانی کے وقت کی دعائیں

عَنْ أَبِي مُوسَى أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا خَافَ قَوْمًا قَالَ "اللَّهُمَّ إِنَّا نَجْعَلُكَ فِي نُحُورِهِمْ وَنَعُوذُ بِكَ مِنْ شُرُورِهِمْ" (ابوداؤد)

حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو جب کسی دشمن گروہ کے حملہ کا خطرہ ہوتا تھا تو آپ ان الفاظ سے دعا فرماتے "اللَّهُمَّ إِنَّا نَجْعَلُكَ فِي نُحُورِهِمْ وَنَعُوذُ بِكَ مِنْ شُرُورِهِمْ" ابھی ہم تجھے ان دشمنوں کے مقابلہ میں کرتے ہیں تو ان کو دفع فرما۔ اور ان کے شر سے تیری پناہ مانگتے ہیں (ابوداؤد)

(۲۸۵)

## کسی کو مصیبت میں مبتلا دیکھے تو یہ دعا کرے

عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ وَآبِي هُرَيْرَةَ قَالَا قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ رَجُلٍ رَأَى مُبْتَلًى فَقَالَ "الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي عَاقَبَنِي مِنْهَا ابْتِلَاؤَكَ بِهِ وَفَضَّلَنِي عَلَى كَثِيرٍ مِمَّنْ خَلَقَ تَفْضِيلًا" إِلَّا لَمْ يُصِبْهُ ذَلِكَ الْبَلَاءُ كَأَنَّمَا كَانَ (رواه الترمذی ورواه ابن ماجہ عن ابن عمرؓ)

امیر المؤمنین حضرت عمر بن الخطاب اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جو کسی کو مبتلا سے مصیبت دیکھے اور یہ کہے الحمد للہ الذی نا تقضیلا (حمد ہے اللہ تعالیٰ کے لیے جس نے مجھے عافیت دی اور محفوظ رکھا اس بلا و مصیبت سے جس میں تو گرفتار ہے) تو اس دعا کی برکت سے اس بلا و مصیبت سے محفوظ رہیگا خواہ وہ کوئی بھی مصیبت و بلا ہو۔ (ترمذی)

۳۸۶

## لیلۃ القدر کی خصوصی دعا

عَنْ عَائِشَةَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنْ وَافَقَتْ لَيْلَةَ الْقَدْرِ مَا  
أَدْعُو بِهِ؟ قَالَ قُولِي اللَّهُمَّ إِنَّكَ عَفُوفٌ تُحِبُّ الْعَفْوَ فَاعْفُ  
عَنِّي (رواه الترمذی)

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کی۔ اگر میں لیلۃ القدر کو پا لوں تو کن لفظوں سے دعا کروں۔ فرمایا۔ (یوں عرض کرو)۔

اللَّهُمَّ إِنَّكَ عَفُوفٌ تُحِبُّ الْعَفْوَ فَاعْفُ عَنِّي

۳۸۷

## باپ، مسافر اور مظلوم کی دعا خصوصیت سے قبول ہوتی ہے

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
ثَلَاثُ دَعَوَاتٍ مُسْتَجَابَاتٍ لَا شَكَّ فِيهِنَّ دَعْوَةُ الْوَالِدِ وَ

دَعْوَةُ الْمَسَافِرِ وَدَعْوَةُ الْمَظْلُومِ (ترمذی و ابوداؤد)  
 حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم  
 نے فرمایا۔ تین دعائیں ایسی ہیں جو خاص طور پر قبول ہوتی ہیں۔ ان کی قبولیت میں  
 شک نہیں۔ باپ کی دُعا، مسافر کی دُعا اور مظلوم کی دُعا (ترمذی و ابوداؤد)

(۲۸۸)

## مُسلِمَانِ بَھائی کے حق میں غائبانہ دُعا مستجاب ہے

عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَعْوَةُ  
 الْمُسْلِمِ لِأَخِيهِ لِيُظْهِرَ الْغَيْبَ مُسْتَجَابَةٌ (رواه مسلم)  
 حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم  
 نے فرمایا۔ کسی مسلمان کی اپنے بھائی کے لیے غائبانہ دُعا قبول ہوتی ہے۔

(۲۸۹)

## اللہ تعالیٰ ہر مسلمان کی دُعا قبول فرماتا ہے مگر دُعا کی

### قبولیت تین طرح ہوتی ہے

عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ  
 مَا مِنْ مُسْلِمٍ يَدْعُو بِدَعْوَةٍ لَيْسَ فِيهَا إِشْمٌ وَلَا قَطِيعَةٌ رَحِيمٌ  
 إِلَّا أَعْطَاهُ اللَّهُ بِهَا إِحْدَى ثَلَاثٍ إِمَّا أَنْ يُعَجِّلَ لَهُ دَعْوَتَهُ وَإِمَّا  
 أَنْ يَدَّخِرَ هَالِكًا فِي الْآخِرَةِ وَإِمَّا أَنْ يَصْرِفَ عَنْهُ مِنَ الشُّوْعِ  
 مِثْلَهَا قَالُوا إِذَا نُكِّرُ قَالَ اللَّهُ أَكْثَرُ (رواه احمد)

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ

علیہ وسلم نے فرمایا۔ جو مومن بندہ دعا کرتا ہے۔ جس میں نہ گناہ کی بات ہو اور نہ قطع رحمی کی تو اللہ تعالیٰ اس کو تین چیزوں میں سے کوئی ایک عطا فرماتا ہے یا تو جو اس نے مانگا وہی اس کو عطا کر دیا جاتا ہے یا اس کی دعا کو آخرت میں اس کا ذخیرہ بنا دیا جاتا ہے یا آنے والی کسی مصیبت اور تکلیف کو اس دعا کے حساب میں روک دیتا ہے۔ صحابہؓ نے عرض کیا۔ پھر تو ہم کثرت سے دعا کریں گے۔ حضور علیہ السلام نے فرمایا۔ اللہ تعالیٰ اکثر ہے (بہت زیادہ دینے والا ہے)۔

(۲۹۰)

### بار بار گناہ اور بار بار توبہ، اللہ تعالیٰ پھر بھی غفور رحیم ہے

عَنْ أَبِي بَكْرٍ الصِّدِّيقِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا أَصْرٌّ مَنِ اسْتَفْفَرَ وَإِنْ عَادَ فِي الْيَوْمِ سَبْعِينَ مَرَّةً (رواه الترمذی ابو داؤد)  
حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ (اللہ کے نزدیک) وہ گناہ پر اصرار کرنے والوں میں کہیں جو گناہ کر کے استغفار کر لے یعنی سچے دل سے اللہ سے معافی مانگے اگرچہ دن میں ستر دفعہ بھی پھر وہی گناہ کرے۔ (ترمذی)

(۲۹۱)

### سچی توبہ کرنے سے گناہ معاف ہو جاتے ہیں

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
التَّائِبُ مِنَ الذَّنْبِ كَمَنْ لَا ذَنْبَ لَهُ (رواه ابن ماجہ والبیہقی  
فی شعب الایمان)

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ گناہ سے توبہ کر لینے والا اس بندے کی طرح ہے۔ جس نے گناہ کیا ہی نہ ہو۔ (ابن ماجہ)

(۲۹۲)

حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم باوجود معصوم و مغفور ہونے

کے اللہ کے حضور عجز و انکساری اور تعلیم امت کیلئے

دن میں سو سو مرتبہ توبہ فرماتے تھے

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
 "وَاللَّهِ إِنِّي لَا أَسْتَغْفِرُ اللَّهَ وَأَتُوبُ إِلَيْهِ فِي الْيَوْمِ أَكْثَرَ  
 مِنْ سَبْعِينَ مَرَّةً" (رواه البخاری)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ خدا کی قسم میں دن میں ستر دفعہ اللہ تعالیٰ کے حضور میں توبہ اور استغفار کرتا ہوں (صحیح بخاری)

(۲۹۳)

عَنْ الْأَعْرَابِيِّ الْمِزَنِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
 يَا أَيُّهَا النَّاسُ تُوْبُوا إِلَى اللَّهِ فَإِنَّ آتُوبَ إِلَيْهِ فِي الْيَوْمِ  
 مِائَةَ مَرَّةٍ (رواه مسلم)

حضرت اعرابی مزنئی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ لوگو اللہ کے حضور توبہ کرو۔ میں خود دن میں سو سو دفعہ اس کے حضور توبہ کرتا ہوں۔ (صحیح مسلم)



(۲۹۴)

## توبہ کا دروازہ آخری سانس تک کھلا رہتا ہے

عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللَّهَ يَقْبَلُ تَوْبَةَ الْعَبْدِ مَا لَمْ يُعْرَ عِزًّا -

(رواہ الترمذی وابن ماجہ)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ بندہ کی اس وقت تک توبہ قبول فرماتا ہے جب تک سزائے کی حالت پیدا نہ ہو۔ (ترمذی)



حضور سید المرسلین - خاتم النبیین - رحمۃ للعالمین  
سید عالم - نور مجسم - رہبر مکرم - جان کائنات -

## صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

سے محبت اور آپ کا احترام روشنی ہے اور اس کے بغیر اندھیرا ہی  
اندھیرا ہے۔ اپنے دلوں کو عشقِ رسول کے پاک جذبہ سے معمور رکھیے  
کہ یہی ایمان بلکہ ایمان کی جان ہے۔



## سُنَّتْ مُصْطَفَىٰ عَلَيْهِ السَّلَامُ وَالسَّلَامُ

علامہ قاضی عیاض قدس العزیز نے کتاب اشعار میں حدیث ذیل بروایت  
امیرالمومنین علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ بیان کی ہے۔ اس سے نبی صلی اللہ علیہ  
وسلم کے محاسن اخلاق اور مکارم عادات کا وضوح بخوبی ہوتا ہے۔

عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ سَأَلْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ عَنْ سُنَّتِهِ فَقَالَ

حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ

وسلم سے سوال کیا کہ حضور کا طریقہ سنت کیا ہے؟ فرمایا۔

- |   |                             |                         |
|---|-----------------------------|-------------------------|
| ○ | الْمَعْرِفَةُ رَأْسُ مَالِي | معرفت میرا راس المال ہے |
| ○ | وَالْعَقْلُ أَهْلُ دِينِي   | عقل میرے دین کی اصل ہے۔ |
| ○ | وَالْحُبُّ أَسَاسِي         | محبت میری بنیاد ہے۔     |
| ○ | وَالشَّوْقُ مَرْكَبِي       | شوق میری سواری ہے       |
| ○ | وَذِكْرُ اللَّهِ أَنْبِيِي  | ذکر الہی میرا انیس ہے۔  |
| ○ | وَالثِّقَةُ كَنْزِي         | اعتماد میرا خزانہ ہے۔   |
| ○ | وَالْحُزْنُ رَفِيقِي        | حُزن میرا رفیق ہے۔      |

- وَالْعِلْمُ سَلَاحِيٌّ  
 علم میرا ہتھیار ہے۔  
 ○ وَالصَّبْرُ دَائِيٌّ  
 صبر میرا لباس ہے۔  
 ○ وَالرِّضَا غَنِيَّتِي  
 رضا میری غنیمت ہے۔  
 ○ وَالْعِجْزُ فَخْرِي  
 عجز میرا فخر ہے۔  
 ○ وَالزُّهْدُ حِرْفَتِي  
 زہد میرا حشر ہے۔  
 ○ وَالْيَقِينُ قُوَّتِي  
 یقین میری خوراک ہے۔  
 ○ وَالصِّدْقُ شَفِيْعِي  
 صدق میرا ساتھی ہے۔  
 ○ وَالطَّاعَةُ حَسْبِي  
 طاعت میرا بچاؤ ہے۔  
 ○ وَالْجِهَادُ خُلُقِي  
 جہاد میرا خلق ہے۔  
 ○ وَقُرَّةُ عَيْنِي فِي  
 اور میری آنکھوں کی ٹھنڈک نماز  
 الصَّلَاةِ  
 میں ہے۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ  
 الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ  
 وَالصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ  
 عَلَى رَسُوْلِنَا مُحَمَّدٍ  
 وَآلِهِ الطَّيِّبِیْنَ  
 وَبَارِكْ وَسَلِّمْ

## لاکھوں سلام

مصطفیٰ احسانِ رحمت پہ لاکھوں سلام  
 شمعِ بزمِ ہدایت پہ لاکھوں سلام  
 جس کے آگے کھچی گردنیں جھک گئیں  
 اس خدا داد شوکت پہ لاکھوں سلام  
 شہریارِ ارم تا حیدرِ حرم  
 نوبہارِ شفاعت پہ لاکھوں سلام  
 وہ دہن جس کی ہر بات وحیِ خدا  
 چشمِ علم و حکمت پہ لاکھوں سلام  
 فتحِ بابِ نبوت پہ بے حد درود  
 ختمِ دورِ رسالت پہ لاکھوں سلام  
 شبِ اسری کے دولہا پہ دائم درود  
 نوشتہٴ بزمِ جنت پہ لاکھوں سلام  
 عرشِ تافرش ہے جس کے زیرِ نگین  
 اس کی قاہر ریاست پہ لاکھوں سلام  
 وصفِ جس کا ہے آئینہ حقِ نما،  
 اس خدا ساز طلعت پہ لاکھوں سلام

جس کے ماتھے شفاعت کا سہرا رہا  
 اس جبینِ سعادت پہ لاکھوں سلام  
 جس طرف اٹھ گئی دم میں دم آگیا  
 اس نگاہِ عنایت پہ لاکھوں سلام  
 ہاتھ جس سمت اٹھتا غنی کر دیا  
 موج بحرِ سخاوت پہ لاکھوں سلام  
 وہ زباں جس کو سب کھن کی کنجی کہیں  
 اس کی نافذ حکومت پہ لاکھوں سلام  
 ان کے مولیٰ کے ان پر کروڑوں دُور  
 ان کے اصحاب و عترت پہ لاکھوں سلام  
 پارہائے صحفِ غنچہائے قدس  
 اہل بیتِ نبوت پہ لاکھوں سلام  
 اہلِ اسلام کی مادرانِ شفیق ،  
 بانوانِ طہارت پہ لاکھوں سلام  
 جس سہانی گھڑی چمکا طیبہ کا چاند  
 اس دل افروز ساعت پہ لاکھوں سلام  
 اعلیٰ حضرت بریلوی رحمۃ اللہ علیہ



نظم و تلاش منزل



بھی۔ بھئی میرے دل میں خیال آئے  
بھی تجھے بنایا لیا ہے میرے لیے

کہ زندگی تیری نوم زلفوں کے سائے میں زندگی

تو شاداب ہو بھی سکتی تھی

یہ رنج و غم تو سیا بھی جو دل پہ میرے چھا گیا

تیری نظر کے نور میں رہتی تو شفاف ہو بھی سکتی تھی

مگر یہ ٹیسونہ کا

مگر یہ ٹیسونہ کا اب تو یہ عالم ہے

تو نہیں تیرا غم نہیں تیری جستجو بھی نہیں

گزر رہی ہے زندگی تجھے اس طرح سے جیسے

اسے آتی سہا رہے تھے آرزو تو بھی نہیں

نہ روشنی نہ رات نہ منزل کا سراخ

بھٹک رہی ہے اندھیروں میں نہ زندگی اپنی

انہی اندھیروں میں آتے رہ جاؤں گا اک دن

ہیں جانتا ہوں میرے ہم نفس۔ مسافر مگر بھی ہے

مکرم	تعریف والا	نکار	منع کرنے والا	بِسْمِ	اللہ
احد	سب زیادہ حمد کرنے والا	رِسْوَال	رسول	مُرْتَضَى	برگزیدہ
خامد	سراہنے والا	شَیْخ	نبی	حَم	حَم
مستود	سراہا گیا	ارمى	اُن پرٹھ	مضطربا	چٹا ہوا
قاسم	بانٹنے والا	ہمای	تہامی	یل	یس
خافک	پیچھے آنے والا	ہالیمی	ہاشمی	اولی	بہتر
کولت	کھولنے والا	ابطحی	ابطح والا	مزمون	کھلی والا
گواری	گواری دینے والا	کولت	کولت	کولت	دوست
اٹھنے والا	اٹھنے والا	کولت	کولت	کولت	جادو اٹھنے والا
نیک	نیک	کولت	کولت	کولت	مضبوط
گواری دیا گیا	گواری دیا گیا	کولت	کولت	کولت	بچ بولنے والا
خوشخبری دینے والا	خوشخبری دینے والا	کولت	کولت	کولت	پاک
ڈرانے والا	ڈرانے والا	کولت	کولت	کولت	مدد دینے والا
بلانے والا	بلانے والا	کولت	کولت	کولت	مدد دیا گیا
شفایا دینے والا	شفایا دینے والا	کولت	کولت	کولت	چسراغ
ہادی	ہادی	کولت	کولت	کولت	حکم دینے والا
ہدایت والا	ہدایت والا	کولت	کولت	کولت	حجاز والا
محو کرنے والا	محو کرنے والا	کولت	کولت	کولت	مغزینہ تار کی اولاد
نجات والا	نجات والا	کولت	کولت	کولت	شریشی



حکمت والا	حَکِيمٌ	خبر رکھنے والا	خَبِيرٌ	الرحیم	الرَّحِيمُ	الرحمن	الرَّحْمَنُ
رسولوں کو ختم کرنے والا	خَاتِمُ الرُّسُلِ	امن والا	أَمِنٌ	مضر والا	مَضْرُوعٌ	مُضَرِيٌّ	مُضَرِيٌّ
سردار	سَيِّدٌ	علم والا	عِلْمٌ	متوجہ ہونے والا نبی	مَعْلُومٌ	نَبِيُّ التَّوْبَةِ	نَبِيُّ التَّوْبَةِ
چمکتا ہوا	سِرَاجٌ	سچا	سَچٌ	یاد رکھنے والا	حَاقٍ	حَافِظٌ	حَافِظٌ
چسراغ	مُنِيرٌ	ظاہر	ظَاهِرٌ	کامل (پورا)	مُبِينٌ	كَامِلٌ (پُورًا)	كَامِلٌ
قابلِ عزت	مُحَرَّمٌ	تابع دار	تَابِعٌ	سچا	مُطِيعٌ	صَادِقٌ	صَادِقٌ
عزت والا	مُكْرَمٌ	راحت والا رسول	رَاحَتٌ وَ الرُّسُولُ	امانت دار	سِرْوَالُ الرِّاحَةِ	أَمِينٌ	أَمِينٌ
خوشخبری سنانے والا	مُبَشِّرٌ	اللہ کا بندہ	عَبْدُ اللَّهِ	اللہ کے کلام کرنے والا	كَلِمَةُ اللَّهِ	عَبْدُ اللَّهِ	عَبْدُ اللَّهِ
نصیحت کرنے والا	مُنْذِرٌ	اللہ کا دوست	وَدِيُّ اللَّهِ	اللہ کا راز دار	رَازِي اللَّهِ	كَلِمَةُ اللَّهِ	كَلِمَةُ اللَّهِ
پاکیزہ	مُطَهَّرٌ	اللہ کا مخلص دوست	وَدِيُّ اللَّهِ	اللہ کا راز دار	رَازِي اللَّهِ	حَبِيبُ اللَّهِ	حَبِيبُ اللَّهِ
قریب	قَرِيبٌ	اللہ کا راز دار	رَازِي اللَّهِ	اللہ کا مخلص دوست	وَدِيُّ اللَّهِ	حَبِيبُ اللَّهِ	حَبِيبُ اللَّهِ
دوست جانی	خَلِيكٌ	اللہ کا مخلص دوست	وَدِيُّ اللَّهِ	اللہ کا راز دار	رَازِي اللَّهِ	حَبِيبُ اللَّهِ	حَبِيبُ اللَّهِ
دعوت دیا ہوا	مَدْعُوٌّ	اللہ کا راز دار	رَازِي اللَّهِ	اللہ کا مخلص دوست	وَدِيُّ اللَّهِ	حَبِيبُ اللَّهِ	حَبِيبُ اللَّهِ
سخی	جَوَادٌ	اللہ کا مخلص دوست	وَدِيُّ اللَّهِ	اللہ کا راز دار	رَازِي اللَّهِ	حَبِيبُ اللَّهِ	حَبِيبُ اللَّهِ
ختم کرنے والا	خَاتِمٌ	اللہ کا راز دار	رَازِي اللَّهِ	اللہ کا مخلص دوست	وَدِيُّ اللَّهِ	حَبِيبُ اللَّهِ	حَبِيبُ اللَّهِ
عدل کرنے والا	عَادِلٌ	اللہ کا مخلص دوست	وَدِيُّ اللَّهِ	اللہ کا راز دار	رَازِي اللَّهِ	حَبِيبُ اللَّهِ	حَبِيبُ اللَّهِ
شہرت والا	شَهِيرٌ	اللہ کا راز دار	رَازِي اللَّهِ	اللہ کا مخلص دوست	وَدِيُّ اللَّهِ	حَبِيبُ اللَّهِ	حَبِيبُ اللَّهِ
گواہ	شَهِيدٌ	اللہ کا مخلص دوست	وَدِيُّ اللَّهِ	اللہ کا راز دار	رَازِي اللَّهِ	حَبِيبُ اللَّهِ	حَبِيبُ اللَّهِ
رسول الملائم	رَسُولُ الْمَلَائِمِ	اللہ کا راز دار	رَازِي اللَّهِ	اللہ کا مخلص دوست	وَدِيُّ اللَّهِ	حَبِيبُ اللَّهِ	حَبِيبُ اللَّهِ

مُحَمَّدٌ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ